ناقتی واخی علی علی ناقة من نوق الجنة
الی ان قال واخی صالح علی ناقة الله التی عقرت
رواه مطولا الخطیب وذکر فیه اوصافا للبراق
وللناقة التی من نوق الجنة عن ابن عباس رض
مرفوعا قال ابن الجوزی موضوع وقال فی المیزان
آفته المتهم به عبد الجبار بن احمد بن عبد الله
السمسار وقد رواه الخطیب من طریق اخر فیها
مجاهیل **حدیث** اذا کان یوم القیمة نصب لی
منبر طوله ثلثون میلا ثم ینادی منادی من
بطنان العرش این محمد فاجیب فیقال لی ارق فاکون
اعلاه ثم ینادی الثانیة این علی فیکون دونی
بمرقاة فتعلم الخلائق ان محمدا سید المرسلین و
ان علیا سید المؤمنین فقام الیه رجل فقال
یا رسول الله من یبغض علیا بعد هذا فقال لا
یبغضه من قریش الا شقی ولا من الانصار الا
یهودی ولا من العرب الا دعی ولا من سائر الناس الا
شقی رواه الدارقطنی عن انس مرفوعا وفی اسناده
اسمعیل بن موسی وهو رافضی غالی وشیخه مجهول
والحدیث قال ابن الجوزی موضوع وقال فی المیزان
هذا خبر کذب **حدیث** یکسی یوم القیمة
ابراهیم ثوبین ابیضین ثم یقام عن یمین العرش
ثم ادعی فاکسی ثوبین اخضرین ثم اقام عن
یسار العرش ثم تدعی انت یا علی فتکسی ثوبین
اخضرین ثم تقام عن یمینی فما ترضی ان تدعی
اذا دعیت وتکسی اذا کسیت وان تشفع اذا

میری اونٹنی پر ہوگا اور میرا بھائی علی ایک اونٹنی پر جنت کی
اونٹنیون سے ہوگا تا کہ فرمایا میرا بھائی صالح اللہ تعالی کی اونٹنی پر ہوگا
وہ جو زخمی کی گئی تھی۔ اسکو خطیب نے مطولا بیان کیا ہے اور اسمین
صفات براق کے اور جنت کی اونٹنی کے ابن عباس سے مرفوعا
بیان کیے ہین۔ کہا ابن جوزی نے موضوع ہے اور کہا میزان
مین آفت اسکی عبد الجبار بن احمد بن عبد اللہ سمسار ہے اور
خطیب نے دوسرے طریق سے جسمین کئی مجہول ہین روایت کیا ہے
حدیث جب قیامت کا دن ہوگا میرے لیے منبر کھڑا کیا جائیگا
اوسکا طول تیس میل ہوگا پھر وسط عرش سے ایک آوازہ دینے والا آوازہ
دیگا۔ کہان ہے محمد مین اوسکو جواب دونگا مجھے کہا جائیگا اسکے اوپر
چڑھو مین اوسکے اعلی پر چڑھونگا۔ پھر دوسری مرتبہ آوازہ دیگا
کہان ہے علی وہ میرے قریب نیچے کی سیڑھی پر ہوگا پس خلقت جان لیگی
کہ محمد سید المرسلین ہے اور علی سید المومنین ہے۔ پھر ایک آدمی کھڑا ہوگا
اور کہا یا رسول اللہ جو شخص بعد اسکے علی سے بغض رکھے (اوسکا کیا
حال ہے) فرمایا نہ بغض رکھیگا اوس سے قریش سے مگر بدبخت اور نہ
انصار سے مگر یہودی اور نہ عرب سے مگر حرام زادہ اور نہ تمام لوگون سے مگر
بدبخت اسکو دارقطنی نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد
مین اسمعیل بن موسی ہے اور وہ رافضی غالی ہے اور شیخ اوسکا مجہول
ہے اور حدیث کو ابن جوزی نے کہا ہے موضوع ہے اور کہا میزان مین
یہ خبر کذب ہے **حدیث** قیامت کے دن ابراہیم دو کپڑے سفید پہنائے
جائینگے پھر داہنی طرف عرش کے کھڑا کیا جائیگا پھر مین بلایا جاؤنگا
اور دو کپڑے سبز پہنونگا پھر بائین طرف عرش کے کھڑا کیا جاؤنگا
پھر اے علی تو بلایا جائیگا تو بھی وہ کپڑے سبز پہنیگا پھر تو میری داہنی
طرف کھڑا کیا جائیگا کیا تو راضی نہین ہوتا کہ جب مین بلایا جاؤن
تو بھی بلایا جائے اور جب مین پہنایا جاؤن تو بھی پہنایا جائے اور جب مین شفاعت

شفعت رواه الدارقطني عن علي مرفوعا وفي
اسناده الحكم بن ظهير وميسرة بن حبيب وهما
كذابان والحديث موضوع ورواه الطبراني من غير
طريقهما قال الحافظ الهيثمي لا يصح حديث
مثلي مثل شجرة انا اصلها وعلي فرعها والحسن و
الحسين ثمرتها والشيعة ورقها فاي شيء يخرج
من الطيب الا الطيب رواه ابن مردويه عن علي
مرفوعا وفي اسناده عباد بن يعقوب وهو رافضي
والحديث اورده ابن الجوزي في موضوعاته ولم
يتعقبه صاحب اللآلي وفي لفظ انا الشجرة وفاطمة
فرعها وعلي لقاحها والحسن والحسين ثمرها وشيعتنا
اوراقها واصلها في جنة عدن وقد اخرج هذا
الحديث الحاكم في المستدرك وقال متن شاذ
وتعقب بان في اسناده من يكذب وان هذا الحديث
موضوع حديث انه صلى الله عليه وآله وسلم
قال لعلي انت وشيعتك في الجنة رواه الخطيب عن
علي مرفوعا وفي اسناده جميع بن عمر البصري وهو
وضاع حديث انه قال صلى الله تعالى عليه
وآله وسلم لعلي انت واصحابك في الجنة انت و
شيعتك في الجنة الا ان ممن يحبك قوما يصفون
الاسلام بالسنتهم يقرؤن القرآن لا يجاوز تراقيهم
لهم نبز يسمون الرافضة فاذا لقيتهم فجاهدهم
فانهم مشركون قالوا يا رسول الله ما علامة ذلك
قال يتركون الجمعة والجماعة ويطعنون في السلف
الاول رواه الخطيب عن ام سلمة مرفوعا وفي

تو بھی شفاعت کرے اسکو دارقطنی نے علی سے مرفوعا روایت
کیا ہے۔ اور اسکی اسناد مین الحکم بن ظہیر اور میسرہ بن جبیب ہین
وہ دونو کذاب ہین اور حدیث موضوع ہے
اور طبرانی نے غیر ان دو طرق سے روایت کیا ہے کہا حافظ
ہیثمی نے صحیح نہین ہے، حدیث میری مثال درخت کی ہے
مین اوسکا اصل ہون اور علی فرع اوسکی ہے اور حسن اور حسین
میوہ اوسکا ہے اور شیعہ پتے اوسکے ہین پس پاک ہی پاک شی نکلتی ہے
اسکو ابن مردویہ نے علی سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد
مین عباد بن یعقوب ہے اور وہ رافضی ہے اور حدیث کو ابن جوزی
موضوعات مین لایا ہے اور صاحب لآلی نے اسکا تعقب نہین کیا
اور ایک روایت مین ہے مین درخت ہون اور فاطمہ فرع اوسکی
ہے اور علی گابہ اوسکا ہے اور حسن اور حسین اوسکے پھل اور ہمارا شیعہ پتے اوسکے
ہین اور اصل اسکا جنت عدن مین ہے اور اس حدیث کو حاکم
مستدرک مین لایا ہے اور کہا متن شاذ ہے اور اسطرح تعقب کیا
گیا ہے کہ اسکی اسناد مین کذاب ہے اور یہ حدیث موضوع ہے حدیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو کہا تو اور تیرے گروہ جنت
مین ہے اسکو خطیب نے علی سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد
مین جمیع بن عمر البصری ہے اور وہ وضاع ہے حدیث رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کو کہا تو اور تیرے اصحاب جنت مین ہین
اور تیرے گروہ جنت مین ہے مگر جو لوگ تجکو دوست رکھتے ہین ان مین سے ایک قوم
انکی اپنی زبان سے اسلام کی صفت کرتی ہے قرآن پڑھتی ہے حالانکہ
اونکے گلے سے نیچے نہین اترتا اونکا لقب ہے جس سے وہ بلائے جاتے ہین رافضی
جب تو اونسے ملاقات کرے اونسے جہاد کر اسلیے کہ مشرک ہین کہا
لوگون نے یا رسول اللہ انکی کہا فرمایا جمعہ اور جماعت ترک کرینگے
اور سلف کی عیب طعن کرتے ہین اسکو خطیب نے ام سلمہ سے مرفوعا روایت

اسنادہ سوار بن مصعب وہو متروک حدیث
ان ابا بکر قال لعلی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یقول علی الصراط عقبۃ لا یجوز احد الا
بجواز من علی بن ابی طالب فقال علی سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لی یا علی لا
تکتب جواز المن یسب ابابکر وعمر رواہ الخطیب وقال
موضوع من عمل القصاص حدیث اذا جمع
اللہ الاولین والاخرین یوم القیمۃ ونصب الصراط
لم یجز احد الا من کان معہ براۃ بولایۃ علی رواہ
الحاکم عن علی مرفوعا قال ابن الجوزی موضوع
وقال صاحب المیزان ہذا خبر باطل وروی الخطیب عن
ابن عباس قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یا رسول اللہ للنار جواز قال نعم قلت وما ہو
قال حب علی بن ابی طالب وفی اسنادہ محمد بن فارس
ابن حمدان العبدی قال ابو نعیم رافضی غال وقال
الخطیب ہذا حدیث باطل وفی المیزان ہذا
موضوع حدیث ان اللہ لما اراد ان یزوج
علیا فاطمۃ امر ملکا ان یہز شجرۃ طوبی فہزہا
فنثرت رقاقا یعنی صکاکا وانشا اللہ ملئکۃ
فالتقطوہا فاذا کانت القیمۃ ثارت ملئکۃ
فی الخلق فلا یرون محبا لنا اہل البیت محضا
الا دفعوا الیہ منہا کتابا براءۃ لہ من النار رواہ
الخطیب عن بلال مرفوعا وقال رجالہ کلہم مجہولون
حدیث اذا کان یوم القیمۃ قال اللہ لی ولعلی
ابن ابی طالب ادخلا الجنۃ من احبکما وادخلا النار

اسکی اسناد مین سوار بن مصعب ہی اور وہ متروک ہی حدیث
ابو بکر نے علی کو کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی کہ فرماتے
تھے پل صراط پر ایک گہاٹی ہی اوس سے کوئی نہ گذریگا مگر وہ شخص وہ
شخص جسکے پاس علی کا پروانہ ہوگا کہا علی نے مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی کہ فرماتے تھے ای علی پروانہ او شخص کو
لکھہ دینا جو ابوبکر اور عمر کو گالی نہ دے۔ اسکو خطیب نے روایت کیا ہے
اور کہا یہ قصہ خوانون کی بناوٹ ہی حدیث جب قیامت کے
دن اللہ تعالی پہلون اور پچھلون کو جمع کریگا اور پل صراط بچھایا
جائیگا اوس سے نہ گذریگا مگر وہ شخص جسکے پاس علی کی دوستی
کا پروانہ ہوگا۔ اسکو حاکم نے علی سے مرفوعا روایت کیا ہے
کہا ابن جوزی نے موضوع ہے اور کہا صاحب میزان نے یہ خبر باطل
ہے اور خطیب نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہا اوسنے مینے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ آگ کے لیے پروانہ ہی فرمایا
ہان مینے کہا وہ کیا ہی فرمایا محبت علی بن ابی طالب کی۔ اور اسکی
اسناد مین محمد بن فارس بن حمدان العبدی ہے کہا ابو نعیم نے
رافضی غالی ہی اور کہا خطیب نے یہ حدیث باطل ہی اور میزان
مین ہے کہ یہ موضوع ہی حدیث اللہ تعالی نے جب علی سے فاطمہ کے
نکاح کردینے کا ارادہ کیا ایک فرشتے کو حکم دیا کہ طوبی کا درخت
ہلائے اوسنے اوسکو ہلایا پس اوس سے ہنڈ گرے اللہ تعالی نے فرشتے پیدا
کیے انہون نے اونکو چن لیا جب قیامت کا دن ہوگا خلقت
مین فرشتے کہڑے ہونگے پس جو شخص خالص اہل بیت کا محب
دیکھینگے اوسکی طرف ان مین سے ایک کتاب آگ سے برات کی دفع
کرینگے اسکو خطیب نے بلال سے مرفوعا روایت کیا ہی اور کہا کل
راوی اسکے مجہول ہین حدیث جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالی
مجہے اور علی کو کہیگا داخل کرو جنت مین اس شخص کو جو تمکو دوست

من البغضکما فذلك قوله تعالے القیا فی جہنم
کل کفار عنید فی اسنادہ یحیی بن عبد الحمید
الحمانی وھو کذاب و اسحق بن محمد بن ابان
النخعی وھو الواضع له **حدیث** من خیر
الناس بعدك قال ابو بکر قلت ثم من قال
عمر قالت فاطمة یا رسول الله لم تقل فی علی شیئا
فقال یا فاطمة علی کنفسی من رایته یقول
فی نفسه شیئا فی اسنادہ خالد بن اسمعیل و
ھو وضاع **حدیث** ان الله خلق الارواح
قبل الاجساد بالفی عام ثم جعلها تحت العرش
ثم امرھا بالطاعة لی فاول روح سلمت علی
روح علی رواہ الازدی عن علی مرفوعا و فی
اسنادہ عبد الله بن ایوب بن ابی علاج عن ابیه
وھما کذابان و اوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات
حدیث اللھم ائتنی باحب الخلق الیك یاکل
معی ھذا الطیر قال فی المختصر له طرق کثیرة
کلھا ضعیفة وقد ذکرہ ابن الجوزی فی الموضوعات
واما الحاکم فاخرجه فی المستدرك وصححه و اعترض
علیه کثیر من اھل العلم ومن اراد استیفاء
البحث فلینظر ترجمة الحاکم فی النبلاء **قول**
علی غسلت النبی صلی الله علیه و اله وسلم
فشربت ماء محاجر عینیه فورثت علم الاولین و
الاخرین قال النووی لیس بصحیح **حدیث**
امرنا بقتال الناکثین و القاسطین و المارقین مع
علی فی اسنادہ متروکان و ھو من قول ابی ایوب و

جو تم سے بغض رکھتا تھا یہ آیت اسیطرف اشارہ کرتی ہی ڈالو تم
دونو جہنم مین ہر کافر سرکش کو) اسکی اسناد مین یحیی بن عبد الحمید الحمانی
ہے اور وہ کذاب ہی اور اسحق بن محمد بن ابان النخعی ہے اور
وہی اسکا واضع ہے **حدیث** آپکے بعد سب سے بہتر کون ہے
فرمایا ابو بکر مینے کہا بعد اوسکے کون فرمایا عمر کہا فاطمہ نے اے
رسول اللہ آپنے علی کے حقمین کچھہ نہین کہا فرمایا اے فاطمہ علی میرے
نفس کی مانند ہی کسکو تو نے دیکھا کہ اپنے نفس کے حقمین کچھ کہتا ہے اسکی
اسناد مین خالد بن اسمعیل ہے اور وہ وضاع ہی **حدیث** اللہ تعالے
نے روحون کو پہلے جسمون سے دو ہزار برس پیدا کیا ہی پہر اونکو نیچے
عرش کے کیا پہر اونکو میری اطاعت کا حکم دیا پس پہلی سب روحون
سے جس نے مجھے سلام کیا وہ علی کا روح ہے اسکو آزدی نے
علی سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین عبد اللہ بن
ایوب بن ابی علاج اپنے باپ سے روایت کرتا ہے وہ دونون
کذاب ہین۔ اور ابن جوزی اسکو موضوعات مین لایا ہی **حدیث**
اے اللہ لا میرے پاس وہ شخص جو تمکو تمام خلقت سے زیادہ محبوب ہے
میرے ساتھہ یہ جانور کہائے کہا مختصر مین اسکے بہت طرق ہین سب
کے سب ضعیف ہین اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین ذکر
کیا ہے۔ اور لیکن حاکم نے اسکو مستدرک مین نکالا ہی اور اسکی
تصحیح کی ہی اور اسپر بہت علم والون نے اعتراض کیے ہین اور جو شخص
پوری بحث کا ارادہ کرے تو نبلا مین ترجمہ حاکم کا دیکھے **قول**
علی کا مینے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کو غسل دیا اور اونکی دونو آنکہون
کے گہر کا پانی پیا پہر مین علم پہلون اور پچہلون کا دیا گیا۔ کہا نووی
نے صحیح نہین ہے **حدیث** ہمکو پہرنے والون اور ظالمون اور
خارجیون سے لڑنے کا حکم ہوا ہے اسکی اسناد مین
دو متروک ہین اور یہ قول ابی ایوب کا ہے اور

روی عن ابن مسعود وابی سعید حدیث
لن یموت هذا الا مقتولا یعنی علیا فی اسناده
متروکان حدیث لما عرج بی رایت مکتوبا
علی ساق العرش لا اله الا الله محمد رسول الله ایدته
بعلی نصرته بعلی قال فی الذیل هذا باطل و
اختلاق بین حدیث من احبنی فلیحب علیا
ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی
فقد ابغض الله ومن ابغض الله ادخله النار
قال الخطیب موضوع حدیث ان الله لما اخذ
میثاق النبیین اخذ میثاقک وانت فی صلب
ادم فجعلک سید الانبیاء وجعل وصیک سید
الاوصیاء قال الدارقطنی موضوع حدیث
یا علی ان الله قد غفر لک ولذریتک ولوالدیک
ولاهلک ولشیعتک ولمحبی شیعتک فی اسناده
وضاع حدیث ان الله امرنی ان اتخذ ابا بکر
والدا وعمر مشیرا وعثمان سندا وانت یا علی
ظهیرا انتم اربعة قد اخذ الله لکم المیثاق فی ام
الکتاب لا یحبکم الا من هو تقی ولا یبغضکم الا
منافق مسیء انتم خلفاء نبوتی وعقد ذمتی
رواه الخطیب عن انس مرفوعا وقال منکر جدا
وفی اسناده مجهولان وقد اخرجه ابن عساکر من
طریق الدارقطنی عن عبد الله بن جحش مرفوعا و
ابو نعیم فی فضائل الصحابة حدیث ینادی
مناد یوم القیمة من تحت العرش این اصحاب
محمد فیؤتی بابی بکر وعمر وعثمان وعلی فیقال

ابن مسعود اور ابی سعید سے بھی مروی ہے حدیث نہ مریگا مگر شہید ہوکر
یعنے علی۔ اسکی اسناد مین دو متروک ہین حدیث
جب مجھے معراج ہوئی مینے ساق عرش پر یہ لکھا ہوا دیکھا نہین کوئی
لائق عبادت کی مگر اللہ محمد رسول اسکا ہے مینے اسکو علی سے مدد
دی اور علی سے اسکو تقویت دی۔ کہا ذیل مین یہ باطل ہے
اور بناوٹ اسکی ظاہر ہے حدیث جو شخص مجھے دوست رکھے
چاہیے کہ علی کو دوست رکھے۔ اور جسنے علی سے بغض رکھا اوسنے
میرے ساتھ بغض رکھا اور جس نے میرے ساتھ بغض رکھا اوسنے اللہ
تعالی کے ساتھ بغض رکھا اور جس نے اللہ تعالی سے بغض رکھا اسکو
اللہ تعالی آگ مین داخل کریگا کہا خطیب نے موضوع ہے حدیث
جب اللہ تعالی نے نبیون سے میثاق لیا تہا تجھسے بھی میثاق لیا حالانکہ تو
اوسوقت آدم کی پیٹھ مین تہا پس اللہ تعالی نے تجھے سردار نبیوں کا کیا اور تیرے
وصی کو وصیوں کا سردار کیا کہا دارقطنی نے موضوع ہے حدیث
اے علی اللہ تعالی نے تجھے اور تیری اولاد کو اور تیرے ماں باپ کو اور تیرے اہل کو
اور تیرے گروہ کو اور محبان تیرے گروہ کو بخشدیا ہے اسکی اسناد مین وضاع ہے
حدیث اللہ تعالی نے مجھے حکم دیا ہے کہ ابا بکر کو والد اور عمر کو مشیر اور
عثمان کو سند اور تجھکو اے علی پشت پناہ بناؤن تم چار ہو اللہ تعالی نے
قرآن مجید مین تمہارے لیے عہد لیا ہے تمکو نہ دوست رکھیگا مگر وہ شخص جو
متقی ہو اور تم سے بغض رکھیگا مگر جو منافق بد اخلاق ہو تم میری نبوت کے
خلیفہ اور عقد ذمہ ہو اسکو خطیب نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا بہت
منکر ہے اور اسکی اسناد مین دو مجہول ہین اور اسکو ابن عساکر نے طریق
دارقطنی سے اوسنے عبد اللہ بن جحش سے مرفوعا اور ابو نعیم نے فضائل
صحابہ مین نکالا ہے حدیث قیامت کے دن عرش کے
نیچے سے آوازہ دینے والا آواز دیگا کہان ہین اصحاب
محمد کے پس ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی کو لایا جائے گا

لابی بکر قف علی باب الجنة فادخل من شئت
بعلم الله و یقال ثم قف علی المیزان فثقل من
شئت برحمة الله وخفف من شئت بعلم الله و
یکسی عثمان حلتین فیقال له البسهما فانی
خلقتهما و ادخرتهما لک حین انشات خلق
السموٰت والارض و یعطی علی بن ابی طالب عصی من
عوسج الشجرة التی غرسها الله بیده فی الجنة فیقال
ذد الناس عن الحوض رواه ابو بکر الشافعی فی
الغیلانیات عن ابن عباس مرفوعا وفی اسناده
اصبغ بن الفرج والیسع بن محمد وقد اورده ابن
الجوزی فی الموضوعات وله طرق ذکرها صاحب اللآلی
حدیث ابو بکر وزیری والقائم بامر امتی من
بعدی وعمر حبیبی ینطق علی لسانی وانا من عثمان
وعثمان منی وعلی اخی وصاحب لوائی رواه
ابن عدی وابن حبان عن جابر مرفوعا وفی اسناده
کادح بن رحمة والحسن بن ابی جعفر وهما متروکان
والحدیث موضوع وقد اخرجه ابو نعیم فی فضائل
الصحابة وابن النجار والخطیب و آخرون **حدیث**
سب صحابی ذنب لا یغفر قال ابن تیمیة موضوع
حدیث اذا استقر اهل الجنة فی الجنة
قالت الجنة یا رب الیس وعدتنی ان تزیننی برکنین
من ارکانک قال اولم ازینک بالحسن والحسین
فماست الجنة میسا کما تمیس العروس رواه
الطبرانی عن عقبة بن عامر مرفوعا وفی اسناده
حمید بن علی البجلی ولیس بشیء ورشدین بن

پہر ابو بکر کو کہا جائیگا جنت کے دروازے پر ٹہیرو اور اللہ کی رحمت سے
جسکو چاہو داخل کرو اور اللہ کے علم سے جسکو چاہو چہوڑو اور عمر کو کہا
جائیگا میزان پر ٹہیرو اور اللہ تعالی کی رحمت سے جسکے لیے چاہو اوسکو گران
کرو اور اللہ کے علم سے جسکے لیے چاہو ہلکا کرو۔ اور عثمان کو کپڑے پہنایا جائیگا
اوسکو کہا جائیگا ان دونوکو پہنے انکو اوس وقت سے پیدا کیا ہے جس
وقت آسمان و زمین پیدا کیے تہے اور تیرے لیے رکہہ چہوڑی تہی اور علی بن ابی طالب
کو ایک عصا درخت عوسج سے جسکو اللہ تعالی نے جنت مین اپنے ہاتہ سے
بویا ہے دیا جائیگا اور اوسکو کہا جائیگا حوض سے آدمیون کو دور کر اسکو
ابو بکر شافعی نے غیلانیات مین ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہے
اور اسکی اسناد مین اصبغ بن الفرج اور الیسع بن محمد ہے اور اسکو ابن
جوزی نے موضوعات مین لایا ہے اور اسکے لیے بہت طرق ہین اسکو صاحب
لآلی نے ذکر کیا ہے **حدیث** ابو بکر میرا وزیر ہے اور میرے بعد میری امت
کے امر کا قائم رکہنے والا ہے اور عمر میرا حبیب ہے میری زبان پر بولتا ہے اور
مین عثمان سے ہون اور عثمان مجہسے اور علی میرا بہائی ہے اور صاحب جہنڈے
کا ہے۔ اسکو ابن عدی اور ابن حبان نے جابر سے مرفوعا روایت کیا ہے
اور اسکی اسناد مین کادح بن رحمہ اور حسن بن ابی جعفر ہین وہ دونو متروک ہین
اور حدیث موضوع ہے اور اسکو ابو نعیم نے فضائل صحابہ مین اور
ابن النجار اور خطیب وغیرہ نے روایت کیا ہے **حدیث** میرے
اصحابون کو گالی دینا ایسا گناہ ہے کہ بخشا نہین جاتا کہا ابن تیمیہ نے
موضوع ہے **حدیث** جب جنت والے جنت مین قرار پکڑینگے بہشت
کہیگا اے میرے رب کیا تو نے میرے ساتہہ وعدہ نہین کیا کہ مجہے اپنے رکنو
سے دو رکنون کے ساتہہ زینت دیگا فرمایگا کیا تجہکو مین نے حسن اور حسین
سے زینت نہین دی پس جنت بہت خوش ہوگی جیسے دلہن خوش
ہوتی ہے اسکو طبرانی نے عقبہ بن عامر سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی
اسناد مین حمید بن علی البجلی ہے اور وہ کچہہ شی نہین ہے اور رشدین بن

سعد فی قد کذبوہ واورد هذا الحدیث ابن
الجوزی فی الموضوعات وتعقبه فی اللآلی بان ابن شندین
کان من حفاظ الحدیث وانکر علیه اشیاء وهو
همن یکتب حدیثه مع ضعفه وقد رواه الازدی
باسناد فیه کذابان ورواه ابن حبان وفی اسناده
الحسن بن صابر قال فی المیزان فی ترجمته هذا
الحدیث کذب **حدیث** کنت عند النبی صلی
الله علیه واله وسلم وعلی فخذه الایسر ابنه
ابرهیم وعلی فخذه الایمن الحسین بن علی تقبل
هذا تارة وتارة تقبل هذا فهبط جبریل و
قال یا محمد ان ربك یقرأ علیك السلام و
یقول لك لست اجمعهما لك فافد احدهما بصاحبه
ثم یا جبریل فدیت الحسن بابرهیم رواه الخطیب
عن ابن عباس مرفوعا قال الدارقطنی الحدیث
باطل **حدیث** اوحی الله الی النبی صلی الله علیه
واله وسلم انی قد قتلت بیحیی بن زکریا سبعین
الفا وانی قاتل بابنك سبعین الفا وسبعین
الفا قال ابن حبان لا اصل له وفی اسناده محمد بن
شداد ضعیف جدا وقد تابعه القسم بن ابرهیم
الکوفی وهو منکر الحدیث قال فی اللآلی اخرجه
الحاکم فی المستدرك من طریق ثقة انفس عن
ابی نعیم وقال صحیح ووافقه الذهبی فی تلخیصه و
قال انه علی شرط مسلم **حدیث** جابر قال
رایت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم وهو
یفحج مابین فخذی الحسین ویقبل زبیبته و

سعد اسکی لوگون نے تکذیب کی ہے اور ابن جوزی اس حدیث کو
موضوعات مین لایا ہی اور لآلی مین اسطرح اسکا تعقب کیا ہی کہ ابن شندین
حفاظ حدیث سے تہا اور اسپر کچہہ اشیاء اسکے منکر ہونے کے لکہی ہین
اور یہ شخص باوجود ضعف کے لوگون سے ہی جنکی حدیث لکہی جاتی ہی اور
اسکو ازدی نے ایسی اسناد سے روایت کیا ہی جسمین دو کذاب ہین اور
ابن حبان نے روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین الحسن بن صابر ہی کہا
میزان مین اس حدیث کو ترجمہ مین کذب ہی **حدیث** مین نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اونکی بائین جانب آپکا بیٹا ابراہیم تہا اور
داہنی پر حسین بن علی تہا کبہی اسکا منہ چومتے کبہی اوسکا چومتے
اتنے مین جبرئیل علیہ السلام اترے اور کہا ای محمد ربتیرا تجہکو سلام
کہتا ہی اور کہتا ہی مین دونون کو تیرے پاس رہنے دونگا ایک کو دوسرے
صاحب کے بدلے قربان کر دے آنحضرت نے کہا مین حسن کے بدلے ابراہیم کو قربان
کرتا ہون - اسکو خطیب نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہی کہا
دارقطنی نے یہ حدیث باطل ہی **حدیث** اللہ تعالے نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کیا ہے کہ مینے یحیے بن زکریا
کے بدلے ستر ہزار قتل کیے ہین اور تیرے بیٹے کے
بدلے ستر ہزار اور ستر ہزار قتل کرونگا - کہا ابن حبان نے اسکا کچہ
اصل نہین ہے اور اسکی اسناد مین محمد بن شداد ہی جو بہت ضعیف
ہے - اور قاسم بن ابراہیم الکوفی اسکا تابع ہوا ہے اور وہ منکر
الحدیث ہی کہا لآلی مین اسکو حاکم نے مستدرک مین طریق جید
نفسون سے ابو نعیم سے نکالا ہے - اور کہا صحیح ہے اور
ذہبی تلخیص مین موافق اسی کے ہوا ہے اور کہا یہ
شرط مسلم پر ہے - **حدیث** جابر کی مینے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ حسین کی دونون رانون
مین فراخی کرتے تھے اور اوسکے گھنٹی چومتے تھے اور

يقول لعن الله قاتلك قال فقلت من قاتله
قال رجل من امتى يبغض عترتى ولا تناله شفاعتى
الخ رواه الخطيب وقال موضوع اسنادا ومتنا
حديث ان الله امر النبى صلى الله عليه وآله
وسلم ان ياكل من طبق جاءبه اليه جبريل
من رطب الجنة وامره ان يواقع خديجة فحملت
بفاطمة رواه ابو بكر الشافعى عن عمر بن الخطاب
مرفوعا قال ابن الجوزى موضوع وفى اسناده
وضاع هو عمرو بن زياد وقال فى الميزان انه
واضعه وقال ابن حجر فى اللسان ذكره ابن حبان
فى الثقات انتهى والحديث لاشك انه موضوع
كذب ففاطمة ولدت قبل النبوة **حديث**
ان فاطمة وعلى فى خطيرة القدس فى قبة
بيضاء سقفها عرش الرحمن وهو موضوع وقد
رواه الطبرانى **حديث** لما اسرى بى الى السماء
ادخلنى جبريل الجنة فناولنى تفاحة فاكلتها
فصارت نطفة فى صلبى فلما نزلت واقعت
خديجة ففاطمة من تلك النطفة رواه الخطيب عن
عائشة مرفوعا وفى اسناده محمد بن الجليل مجهول
وقال ابن الجوزى كذاب يضع وفاطمة
ولدت قبل النبوة بخمس سنين وقال فى الميزان
موضوع انتهى وقد ورد هذا الكذب من
طرق لا ينبغى الالتفات اليها والعجب من الحاكم
حيث يروى فى المستدرك نحو هذا وجعل مكان
التفاحة سفرجلة ولكنه قال بعد اخراجه

فرماتے لعنت کرے اللہ تعالیٰ تیرے قاتل پر کہا (راوی نے) مینے
کہا اسکا کون قاتل ہی فرمایا ایک شخص میری امت سے میری اولاد سے
بغض رکھتا ہی اوسکو میری شفاعت نہ پہونچیگی الخ اسکو خطیب نے
روایت کیا ہی اور کہا اسناداً و متناً موضوع ہی **حدیث** اللہ تعالیٰ نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک طشت سے کہانیکا حکم دیا جبرائیل آپکی طرف
کہجورین جنت سے لایا تہا اور حکم دیا کہ خدیجہ سے جماع کرین پس انکو فاطمہ
کا حمل ہوا اسکو ابو بکر شافعی نے عمر بن الخطاب سے مرفوعاً روایت کیا
کہا ابن جوزی نے موضوع ہے اور اسکی اسناد مین عمرو بن زیاد وضاع
ہے اور کہا میزان مین بھی اسکا واضع ہے اور کہا ابن حجر نے لسان
مین اسکو ابن حبان نے ثقات مین ذکر کیا ہے انتہے اور حدیث
مین شک نہین کہ یہ موضوع کذب ہی اسلیے کہ فاطمہ نبوۃ سے پہلے
پیدا ہوئی ہے **حدیث** فاطمہ اور علی پاک حجرہ مین سفید خیمون
سے ہین چہت انکا عرش رحمن کا ہے یہ موضوع ہے۔ اور اسکو
طبرانی نے بھی روایت کیا ہے **حدیث** جب مجھکو آسمان
کیطرف سیر کرایا گیا مجھے جبرائیل نے جنت مین داخل کیا پہر
مجھے ایک سیب پکڑایا مینے اوسکو کہایا پس وہ نطفہ میری
پیٹھ مین ہوگیا جب مین اترا خدیجہ سے جماع کیا پس فاطمہ اسی
نطفہ سے پیدا ہوئی ہی اسکو خطیب نے عائشہ سے مرفوعاً روایت کیا
ہے اور اسکی اسناد مین محمد بن الجلیل مجہول ہی اور کہا ابن جوزی
نے کذاب وضاع ہے اور فاطمہ پانچ برس پہلے نبوۃ سے پیدا ہوئی
ہے اور کہا میزان مین موضوع ہے انتہے اور یہ کذب ایسے
طرق سے وارد ہوا ہے کہ اونکی طرف التفات کرنی لائق نہین
ہے۔ اور حاکم سے بڑا تعجب ہی کہ اسکی مثل مستدرک
مین لایا ہے۔ اور مکان سیب کے بہی کے میوے کا نطفہ
لایا ہے۔ لیکن بعد لانے اس حدیث کے اوسنے کہا ہے

حدیث غریب وفیه شهاب بن حرب مجهول و
قال الذهبی فی تلخیص المستدرک هذا کذب جلی
و قال ابن حجر فاطمة ولدت قبل لیلة الاسرا
بالاجماع وقال الذهبی فی التلخیص فاطمة ولدت
قبل النبوة فضلا عن الاسرا حدیث ان الله
لما خلق ادم وحوی تبخترا فی الجنة وقالا ما
خلق الله خلقا احسن منا فبینما هما کذلک
اذ هما بصورة جاریة لم یر الراؤن احسن منها
لها نور شعشانی تکاد یطفی الابصار علی راسها
تاج وفی اذنیها قرطان فقالا یا رب ما هذه
الجاریة فقال صورة فاطمة بنت محمد سید ولدک
فقال ما هذا التاج علی راسها قال بعلها
علی بن ابی طالب قالا فما هذا القرطان قال
ابناها الحسن والحسین وجد ذلک فی غامض علمی
قبل ان اخلقک بالفی عام رواه جابر مرفوعا
وهو موضوع حدیث ان الله امرنی ان
ازوج فاطمة من علی ففعلت فقال لی جبریل
ان الله قد بنا جنة من لؤلؤ الخ رواه العقیلی
عن ابن مسعود مرفوعا مطولا وقال وضعه
عبد النور المسمعی حدیث یا علی ان الله زوجک
فاطمة وجعل صداقها الارض فمن مشی علیها
مبغضا لک یمشی حراما هو موضوع حدیث
ان الله امرنی ان ازوج فاطمة من علی الخ رواه
الخطیب مطولا عن انس مرفوعا وهو موضوع
وضعه محمد بن دینار العوفی حدیث

کہ یہ غریب ہے اور شہاب بن حرب مجہول ہے اور کہا ذہبی نے
تلخیص المستدرک مین یہ ظاہر کذب ہے اور کہا ابن حجر نے فاطمہ
بالاجماع معراج کی رات سے پہلے پیدا ہوئی ہے اور کہا ذہبی نے
تلخیص مین فاطمہ نبوت سے پہلے پیدا ہوئی ہے چہ جائیکہ معراجکی رات
سے پہلے نہ ہو حدیث جب اللہ تعالی نے آدم اور حوا کو پیدا کیا
تو دونو جنت مین چلے اور کہا دونون نے کوئی پیدایش اللہ تعالی کی
ہمسے اچہی نہین پیدا کی وہ اسی حالت مین تہے کہ ایک لڑکی
کی صورت پر گذرے کسی دیکہنے والے نے اوسکی مثل نہین دیکہی
اوسکا نور چمک ہے قریب ہے کہ آنکہون کو چہٹ لیجائے اوسکے سر پر
تاج ہے اور دونون کانون مین دو بالیان ہین کہا ان دونون نے
ای رب یہ لڑکی کون ہے فرمایا یہ صورت فاطمہ بیٹی محمد کی ہے جو تیری اولاد
سے سردار ہوگا پہر کہا دونون نے یہ تاج اسکے سر پر کیسا ہے فرمایا خاوند
اسکا علی بن ابی طالب ہے پہر کہا دونون نے یہ بالیان کیا ہین فرمایا
دونون بیٹے اسکے حسن اور حسین ہین اور تہا یہ امر تیری پیدا
کرنے سے پہلے دو ہزار برس میرے علم مین چہپا ہوا تہا اسکو جابر نے
مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے حدیث اللہ تعالی نے مجہکو حکم
دیا ہے کہ فاطمہ کا نکاح علی سے کر دون پس مین نے کر دیا جبرائیل نے مجہے کہا
اللہ تعالی نے جنت کو موتیون سے آراستہ کیا ہے الخ اسکو عقیلی نے
ابن مسعود سے مرفوعا مطولا روایت کیا ہے اور کہا اسکو عبد النور المسمعی نے
بنایا ہے حدیث ای علی تجہے اللہ تعالی نے فاطمہ کا نکاح
کر دیا ہے اور مہر اوسکا زمین مقرر کیا ہے پس جو شخص زمین پر
تیرے بغض مین چلیگا وہ حرام چلے گا موضوع ہے حدیث
اللہ تعالی نے فاطمہ کے نکاح کرنیکا علی سے حکم دیا ہے الخ اسکو خطیب نے
مطولا انس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے
محمد بن دینار العوفی نے اسکو بنایا ہے حدیث

خطب النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حین زوج
فاطمۃ بعلی فقال الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود
بقدرتہ الخ رواہ ابن ناصر مطولا وھو موضوع
وضعہ محمد بن دینار العوفی **حدیث** ان جبریل
خطب فی السماء فزوج فاطمۃ من علی ثم امر اللہ
شجر الجنان فحملت من الحلی و الحلل ثم امرھا
فنثرتہ علی الملئکۃ فمن اخذ منھم یومئذ
شیئا اکثر مما اخذ غیرہ افتخر بہ الی یوم القیمۃ
وھو موضوع والمتھم بہ رجلان وضاعان
فی اسنادہ وقال فی المیزان ھذا الحدیث کذب
وقال ابن الجوزی انہ موضوع **حدیث** لما زفت
فاطمۃ رضی اللہ عنھا الی علی کان النبی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم امامھا وجبریل عن یمینھا و
میکائیل عن یسارھا وسبعون الف ملک
خلفھا یسبحون اللہ و یقدسونہ حتی طلع الفجر
رواہ الخطیب عن ابن عباس مرفوعا وفی
اسنادہ کذاب وھو عبد الرحمن بن محمد بن اخت
عبد الرزاق وقال ابن الجوزی موضوع وقال
فی المیزان ھذا کذب صراح **حدیث**
ان اسماء بنت عمیس قالت یا رسول اللہ خطب
الیک فاطمۃ ذو و الانساب و الاموال فی قریش
فلم تزوجھم و زوجتھا ھذا الغلام وذکر قصۃ
وفیھا ان جبریل و میکائیل و اسرافیل و جمیع
من الملئکۃ نزلوا الزفافھا رواہ الاجری قال
ابن الجوزی موضوع وقال فی المیزان کذب

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب فاطمہ کا نکاح علی سے کیا یہ خطبہ پڑھا
سب حمد واسطے اللہ کے جو محمود ہے ساتھہ نعمت اپنی کے معبود ہے ساتھہ
قدرت اپنی کے الخ ابن ناصر نے اسکو بڑے طول سے ذکر کیا ہی اور یہ
موضوع ہے محمد بن دینار عوفی نے اسکو بنایا ہی **حدیث** جبرائیل
نے آسمان مین خطبہ پڑھا اور فاطمہ کا علی سے نکاح کر دیا پہر اللہ تعالی
نے جنت کی درختون کو حکم دیا وہ زیور اور لباس سے آراستہ ہوئے پہر اللہ تعالی
نے اونکو حکم دیا اونہون نے فرشتون پر پراگندہ کر دیا پس جسنے اوس دن
کوئی شے زیادہ لی وہ قیامت تک دوسرون پر فخر کریگا یہ موضوع
ہے اور متہم ساتھہ اسکے دو آدمی وضاع اسکی اسناد مین ہین اور
کہا میزان مین یہ حدیث کذب ہی اور کہا ابن جوزی نے یہ موضوع
ہے **حدیث** جب فاطمہ زفاف کی رات مین علی کیطرف
بھیجی گئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے آگے تھے۔ اور جبرائیل
داہنی طرف اور میکائیل اوسکی بائین طرف اور ستر ہزار فرشتے
اوسکے پیچھے اللہ تعالی کی تسبیح اور پاکی بیان کرتے تھے تا کہ فجر
ہوگئی اسکو خطیب نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہی اور
اسکی اسناد مین کذاب ہی اور وہ عبد الرحمان بن محمد بن بہن
عبد الرزاق ہی اور کہا ابن جوزی نے موضوع ہے اور کہا
میزان مین یہ کذب صریح ہے **حدیث** اسما بنت
عمیس نے کہا یا رسول اللہ آپ کی طرف فاطمہ کے خطبہ کی
بابت لوگ عالی نسب والے اور مال دارون نے کہا تہا
اونکو آپنے نکاح نہین کر دیا۔ اور اس لڑکے کو آپنے
نکاح کر دیا ہے اور قصہ ذکر کیا اور اسی مین ہے کہ جبرائیل
اور میکائیل اور اسرافیل۔ اور تمام فرشتے اسکے زفاف کی
واسطے نازل ہوئے ہین اسکو اجری نے روایت کیا ہے
کہا ابن جوزی نے موضوع ہے اور کہا میزان مین کذب ہے

حدیث ابنتی فاطمة حوراء آدمیة لم تحض ولم تطمث وانما سماها فاطمة لان الله فطمها ومحبیها من النار رواه الخطیب عن ابن عباس مرفوعا وفی روایة اخری عن ابی هریرة ان الله فطم محبیها عن النار وفی اسناد الاول احمد بن جمیع الغسانی وفی اسناد الثانی محمد بن زکریا العلائی وهو واضعه والحدیث ذکره ابن الجوزی فی الموضوعات **حدیث** ان فاطمة احصنت فرجها فحرمها وذریتها علی النار رواه ابن عدی عن ابن مسعود مرفوعا وفی اسناده عمر بن غیاث من شیوخ الشیعة وقد ضعفه الدارقطنی وقد حمل علی اولادها اعنی الحسنین کما قال محمد بن علی بن موسی الرضی وقال ابو کریب هذا للحسن والحسین ولمن اطاع الله منهم وقال العقیلی فی هذا الحدیث نظر واخرجه الحاکم فی المستدرک من طریق عمر المذکور وقال صحیح وتعقبه الذهبی فقال بل ضعیف تفرد به معویة بن هشام وفیه ضعف عن عمر بن غیاث وهو واه بمرة واخرجه ابن شاهین وابن عساکر من طریق اخر وفیهما رافضی ورواه المهروانی عن حذیفة بن الیمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان فاطمة احصنت فرجها فحرمها الله وذریتها علی النار ورواه الخطیب ایضا من طریق ابی نعیم بلفظ انها احصنت فرجها فحرم ذریتها علی النار وللحدیث شاهد اخرجه الطبرانی عن ابن عباس

حدیث بیٹی میری فاطمہ سیاہ چشم اور گندم گون ہی اوسکو حیض اور نفاس نہین آیا نام اوسکا فاطمہ اسلیے رکھا ہے کہ اللہ تعالی نے اوسکو اور اوسکے محب کو آگ سی چھوڑا ہی اسکو خطیب نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہی اور دوسری روایت مین ابی ہریرہ سی ہے اللہ تعالی نے اوسکے محب کو آگ سی چھوڑا ہی اور پہلی اسناد مین احمد بن جمیع الغسانی ہی اور دوسری اسناد مین محمد بن زکریا العلائی ہے اور یہی واضع اسکا ہی اور حدیث کو ابن جوزی نے موضوعات مین ذکر کیا ہی **حدیث** فاطمہ نے اپنی فرج کو نگاہ رکھا ہی (اللہ نے) اوسکو اور اوسکی اولاد کو آگ پر حرام کر دیا ہی اسکو ابن عدی نے ابن مسعود سے مرفوعا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین عمرو بن غیاث شیعونکا شیخ ہی اور اسکو دارقطنی نے ضعیف کیا ہے اور اسکو اوسکی اولاد پر ہی حمل کیا ہے یعنی حسنین پر جیسا کہ محمد بن علی بن موسی الرضی نے کہا ہی اور کہا ابو کریب نے یہ حسن اور حسین کیلیے ہی اور جو اونسے اللہ تعالی کی اطاعت کرے۔ اور کہا عقیلی نے اس حدیث مین نظر ہی اور حاکم نے مستدرک مین طریق عمر مذکور سے نکالا ہے اور کہا صحیح ہی اور ذہبی نے اسکا تعقب کیا ہی اور کہا ہی بلکہ یہ ضعیف ہے معویہ بن ہشام عمر بن غیاث سے ساتھ اسکے متفرد ہوا ہے پہلا ضعیف ہے اور دوسرا واہی ہے اور ابن شاہین اور ابن عساکر نے دوسرے طریق سے روایت کیا ہی ان مین رافضی ہے اور مہروانی نے حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہی کہا اونہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ نے اپنا فرج نگاہ رکھا ہی پس اللہ تعالی نے اوسکو اور اوسکی اولاد کو آگ پر حرام کیا ہے۔ اور خطیب نے بھی طریق ابی نعیم سے ساتھ ان الفاظ کو روایت کیا ہے اوس نے اپنا فرج نگاہ رکھا ہے پس اوسکی اولاد آگ پر حرام کی گئی ہے اور حدیث کیلیے شاہد ہے اسکو طبرانی ابن عباس سے لایا

قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم
لفاطمة ان الله غیر معذبک ولا ولدک
حدیث ان فاطمة تتعلق بقائمة من قوائم
العرش وعلیها ثیاب مصبوغة ویقول احکم
بینی وبین قاتل ولدی قال فی المیزان باطل
وقال ابن الجوزی موضوع **حدیث**
اذا کان یوم القیمة نادی مناد من وراء الحجاب
یا اهل الجمع غضوا ابصارکم عن فاطمة بنت
محمد حتی تمر فی اسناده العباس بن الولید بن
بکار العتبی کذبه الدارقطنی و اخرجه الحاکم
فی المستدرک من طریقه وقال صحیح علی شرط
الشیخین الا ان العباس لم یخرجا له ورواه
باسناد اخر من طریقه وقال صحیح الاسناد و تعقبه
الذهبی ولم یتعقبه ابن حجر فی الاطراف وله طرق
کثیرة **حدیث** ان ابن عباس قال سالت النبی
صلی الله علیہ و آلہ وسلم عن الکلمات التی تلقاها
ادم من ربه قال سال بحق محمد وعلی و فاطمة
والحسن والحسین الا تبت علی فتیب علیه قال
الدارقطنی تفرد به عمرو بن ثابت و قد قال یحیی انه
لا ثقة ولا مامون وقال ابن حبان یروی الموضوعات
حدیث ان النبی صلی الله علیہ و آلہ وسلم سجد
خمس سجدات لیس فیهن رکوع قال اتانی
جبریل فقال ان الله یحب فاطمة فسجدت ثم رفعت
راسی ثم اتانی فقال الله یحب فاطمة فسجدت
ثم اتانی فقال ان الله یحب فاطمة فسجدت ثم

کہا اونے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کو اللہ
تعالے تجھکو اور تیری اولاد کو عذاب نہ دیگا **حدیث** فاطمہ
عرش کی پاؤن سے ایک کے ساتھ لٹکے گی اور اوپر رنگ والے کپڑے
ہونگے اور کہیگی درمیان میرے اور درمیان میری اولاد کے قاتلون
کے حکم کر۔ کہا میزان مین باطل ہی۔ اور کہا ابن جوزی نے
موضوع ہے **حدیث** جب قیامت کا دن ہوگا پردہ کے پیچھے ایک
آوازہ کرنیوالا آواز کریگا۔ ای اہل جمع اپنی آنکھیں فاطمہ بنت محمد
سے بند کرلو تاکہ وہ گذر ہی۔ اسکی اسناد مین عباس بن الولید
بن بکار العینی ہے اسکی دارقطنی نے تکذیب کی ہی اور حاکم
نے مستدرک مین اسی طریق سے روایت کی ہی۔ اور کہا
شیخین کی شرط پر صحیح ہے مگر یہ کہ عباس کو وہ دونو نہین لائے
اور اونے دوسری اسناد سے اوسکے طریق سی روایت
کی ہی۔ اور کہا صحیح الاسناد ہی۔ اور ذہبی نے اسکا تعقب کیا ہی
اور ابن حجر نے اطراف مین اسکا تعقب نہین کیا اور اسکیلیے
بہت طرق ہین **حدیث** ابن عباس نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے وہ کلمے پوچھے جو آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے سیکھے تھے فرمایا
سوال کیا اونے ساتھ حق محمد اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین
کے ضرور تو میری توبہ قبول کر پس اوسکی توبہ قبول کی گئی کہا
دارقطنی نے عمرو بن ثابت اس سے متفرد ہوا ہے اور کہا یحییٰ نے وہ ثقہ
ہے اور نہ امین ہے اور کہا ابن حبان نے موضوعات روایت کرتا
حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ سجدے کیے اونمین رکوع نہ تھا
فرمایا میرے پاس جبرائیل آیا کہا اونے اللہ تعالے فاطمہ کو دوست
رکھتا ہی پس مین سجدہ کیا پھر مینے سر اوٹھایا پھر میرے پاس آیا کہا اللہ
تعالے فاطمہ کو دوست رکھتا ہی پس مینے سجدہ کیا پھر میرے پاس آیا اور
کہا اللہ تعالے فاطمہ کو دوست رکھتا ہے پس مینے سجدہ کیا

اتانی فقال ان اللہ یحب الحسن و الحسین فسجدت
ثم اتانی فقال ان اللہ یحب من یحبہما فسجدت
ثم اتانی فقال ان اللہ یحب من یحبہما فسجدت
قال ابن عدی باطل و کذب بارد حدیث من احب
فلیحب علیا و من احب علیا فلیحب فاطمۃ و من احب فاطمۃ
فلیحب الحسن و الحسین و ان اہل الجنۃ لیتباشرون
و یسارعون الی رؤیتہم ینظرون الیہم محبتہم
ایمان و بغضہم نفاق و من ابغض احدا من اہل
بیتی فقد حرم شفاعتی فاننی نبی مکرم بعثنی
اللہ بالصدق فاحبوا اہلی و احبوا علیا قال ابن
عدی باطل و فی اسنادہ و اسناد الذی قبلہ عبد
اللہ بن حفص و ہو الواضع لہما حدیث
ان ال محمد شجرۃ النبوۃ و ال الرحمۃ و موضع الرسالۃ
ہو موضوع و فی اسنادہ متروکان بمرۃ حدیث
انہ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم قال لعلی ادن منی
اضع جسمک فی جسمی یا علی خلقت انا و انت من
شجرۃ انا اصلہا و انت فرعہا و الحسن و الحسین
اغصانہا من تعلق بغصن منہا ادخلہ اللہ الجنۃ
یا علی لو ان امتی صاموا حتی یکونوا کالحنایا
و صلوا حتی یکونوا کالاوتار ثم ابغضوک کبہم
اللہ علی وجوہہم فی النار قال ابن عدی ہذا لا
یرویہ غیر عثمان بن عبد اللہ الشامی و لہ احادیث
موضوعۃ حدیث من ابغضنا اہل البیت
حشرہ اللہ یہودیا قلت یا رسول اللہ و ان صلی و
صام و زعم انہ مسلم قال نعم و ان صلی و صام و

پہر میرے پاس آیا اور کہا اللہ تعالی حسن اور حسین کو دوست رکہتا ہی
پس مینے سجدہ کیا پہر میرے پاس آیا اور کہا اللہ تعالی دوست رکہتا
ہے اوس شخص کو جو ان دونون کو دوست رکہتا ہی پس مینے سجدہ کیا
پہر میرے پاس آیا اور کہا اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اوس شخص کو
جو انکو دوست رکہتا ہی پس مینے سجدہ کیا۔ کہا ابن عدی نے باطل ہے
اور کذب فاحش ہی حدیث جو شخص مجہی دوست رکہتا ہو تو چاہیے کہ علی کو دوست
رکہے اور جو شخص علی کو دوست رکہے تو چاہیے کہ فاطمہ کو دوست رکہے اور جو
شخص فاطمہ سے محبت رکہے تو چاہیے کہ حسن اور حسین سے دوستی رکہے اور اہل
جنت ایک دوسرے کو بشارت دینگے اور انکو دیکہنے کی طرف جلدی کرینگے
اونکی طرف دیکہینگے محبت انکی ایمان اور بغض ان کا نفاق ہی اور
جو شخص کسی سے میرے اہل بیت سے بغض رکہیگا وہ میری شفاعت سے محروم رہیگا
مین نبی مکرم ہون مجہے اللہ تعالی نے صدق دیکر بہیجا ہی پس میرے اہل کو
دوست رکہو اور علی کو دوست رکہو۔ کہا ابن عدی نے باطل ہی اور اسکی اسناد
مین اور پہلی اسناد مین عبد اللہ بن حفص ہے اور یہی ان دونوں کا واضع ہے حدیث
آل محمد کی نبوت کا درخت ہے اور آل رحمت کی ہی اور رسالت کی جگہ ہی یہ موضوع
ہی اور اسکی اسناد مین دو متروک ہین حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم
نے علی کو فرمایا میرے نزدیک ہو تاکہ تیرا جسم اپنے جسم مین رکہون اے علی مین اور تو
ایک درخت سے پیدا کیے گئے ہین مین اسکا اصل ہون اور تو اوسکی فرع ہے
اور حسن اور حسین اوسکی ٹہنیان ہین جو شخص کسی ٹہنی سے متعلق ہوا اوسکو
اللہ تعالی جنت مین داخل کریگا اے علی اگر میری امت روزے رکہے تاکہ
کمان کی طرح ہو جاے اور نماز پڑہے تاکہ تانت کی طرح ہو جاے پہر تجہ سے بغض رکہین
اونکو اللہ تعالی منہ کے بل آگ مین ڈالیگا۔ کہا ابن عدی نے اس حدیث کو
سوائے عثمان بن عبد اللہ شامی کے کوئی روایت نہین کرتا اور اسکی واسطے احادیث
موضوعہ ہین حدیث جو میرے اہل بیت سے بغض رکہیگا اوسکو اللہ تعالی
یہودی اٹہائیگا مینے کہا یا رسول اللہ اگرچہ نماز پڑہے اور روزہ رکہے

زعم انه مسلم الخ قال العقيلي لا اصل له وفي اسناده
شريف المكي غال في الرفض وقال ابن حبان دخلت
مع ابي على جعفر بن محمد فحدثه ابي بهذا الحديث
عن ابيه محمد بن علي الباقر فقال ما كنت اری
ان ابي حدث بهذا الحديث حديث ان
شيعتنا يخرجون من قبورهم يوم القيمة على
ما بهم من الذنوب والعيوب كالقمر ليلة البدر الخ
هو موضوع وفي اسناده من لا يحتج به حديث
اشتد غضب الله على من اهرق دمي واذاني
في عترتي قال في المختصر هو موضوع حديث
اربعة انا لهم شفيع يوم القيمة المكرم لذريتي
والقاضي لهم حوائجهم والساعي لهم امورهم ما
اضطروا اليه والمحب لهم بقلبه ولسانه هو
موضوع كما قال في المختصر حديث يا علي اذا
كان يوم القيمة اخذت بحجزة الله واخذت
انت بحجزتي واخذ ولدك بحجزتك واخذت
شيعة ولدك بحجزهم قال في المختصر موضوع
حديث اهل بيتي كالنجوم بايهم اقتديتم
اهتديتم قال في المختصر هو من نسخة نبيط الكذاب
حديث كل بني ادم ينتمون الى عصبة ابيهم الا
ولد فاطمة فاني انا ابوهم وانا عصبتهم قال في
المقاصد فيه ارسال وضعف ولكن له شاهد عن
جابر رفعه ان الله جعل ذرية كل نبي في صلبه وان
الله جعل ذريتي في صلب علي وبعضها يقوي بعضا
وقال ابن الجوزي انه لا يصح حديث لو عاش ابراهيم

اور مسلمانی کا دعوی کرے الخ کہا عقیلی نے اسکا کچھہ اصل نہین ہے اور
اسکی اسناد مین شریف المکی ہے جو رفض مین غلو کرتا ہے اور کہا ابن حبان
نے مین اپنے باپ کے ساتھہ جعفر بن محمد پر داخل ہوا میرے باپ نے اسکو یہ حدیث
اوسکے باپ محمد بن علی الباقر سے سنائی کہا اوسنے مین نہین گمان کرتا کہ
میرے باپ نے یہ حدیث بیان کی ہو حدیث قیامت کے دن ہمارا گروہ باوجود
ساتھہ گناہون اور عیبون کے ہونگے اپنی قبرون سے چودھوین رات کے چاند
کی طرح نکلین گے الخ یہ موضوع ہے اور اسکی اسناد مین وہ شخص ہے جو
حجت پکڑنے کے لائق نہین حدیث سخت ہوتا ہے غضب اللہ کا اوس
شخص پر جو میرا خون گرائے اور مجھے میری اولاد مین ایذا دے کہا مختصر
مین یہ موضوع ہے حدیث چار آدمیون کا مین قیامت کے دن
شفیع ہون میری اولاد کی تعظیم کرنیوالا اور اونکی حاجتین پورا کرنیوالا
اور اونکے امور مین کوشش کرنیوالا جسکی طرف وہ مضطر ہون اور دل
اور زبان سے اونسے محبت رکھنے والا یہ موضوع ہے جیسا کہ مختصر مین
کہا ہے حدیث اے علی جب قیامت کا دن ہوگا مین اللہ تعالی کی
کمر پکڑون گا۔ اور تو میری کمر پکڑیگا۔ اور اولاد تیری تیری کمر پکڑیگی
اور تیری اولاد کا گروہ اونکی کمر پکڑے گا۔ کہا مختصر مین موضوع ہے
حدیث میرے اہل بیت ستارون کی مثل ہین اونمین سے
جس کسی کے ساتھہ تم اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے کہا مختصر مین
یہ نسخہ نبیط کذاب سے ہے حدیث ہر بنی آدم اپنے باپ کی
طرف منسوب ہوتا ہے مگر اولاد فاطمہ کی مین اونکا باپ ہون اور مین
اونکا عصبہ ہون۔ کہا مقاصد مین اسمین ارسال اور ضعف ہے
لیکن اسکے لیے ایک شاہد مرفوع جابر سے ہے کہ اللہ تعالی نے اولاد
ہر نبی کی اوسکی پیٹھہ مین کی ہے اور میری اولاد اللہ تعالی نے
علی کی پیٹھہ مین کی ہے۔ بعض بعض کو قوی کرتی ہے اور
کہا ابن جوزی نے یہ صحیح نہین حدیث اگر ابراہیم جیتا رہتا

لكان نبيا قال النووي ما روي عن بعض المتقدمين
لو عاش ابرهيم الخ فباطل وجسارة على الغيب وقال ابن
عبد البر لا ادري ما هذا فقد ولد نوح غير نبي و
قال ابن حجر لا يلزم من الحديث المذكور ما ذكره لما لا يخفى
وكانه سلف النووي وهو عجيب من النووي مع وروده عن
ثلاثة من الصحابة وكانه لم يظهر له تاويله فان
الشرطية لا تستلزم الوقوع ولا يظن بالصحابي
الهجوم على مثله بالظن **حديث** ان الله
يقول لك تزوج ابنة ابي بكر فمضى عليه فقال
يا ابا بكر ان الله امرني ان اتزوج هذه الجارية و
هي عائشة فتزوجها قال الخطيب رجاله ثقات
غير محمد بن الحسن الازهري ونراه من عمله وقال
في الميزان هذا اكذب **قول** عائشة اسقطت
من النبي صلى الله عليه وآله وسلم فسماه عبد الله
وكانت تكنى ام عبد الله هو موضوع **حديث**
يا عائشة انت اطيب من اللبن بالتمر وفي لفظ
انت احب الي من الزبد بالعسل قيل لا يصح وفي اسناده
رجلان ليسا بشيء **حديث** خذوا شطر
دينكم من الحميرا قال ابن حجر لا اعرف له اسنادا
ولا رايته في شيء من كتب الحديث الا في نهاية
ابن الاثير والا في الفردوس بغير اسناد وسئل المزي
والذهبي فلم يعرفاه كذا في المقاصد **حديث**
ان عائشة كانت تقول للنبي صلى الله عليه و
آله وسلم كيف حبك لي فيقول كعقد الحبل
قالت فكنت اقول له كيف العقدة فيقول على

تو نبی ہوتا کہا نووی نے یہ جو بعض متقدمین سے مروی ہے کہ اگر ابراہیم
زندہ رہتا الخ پس باطل ہے اور غیب پر (کسی نے) دلیری کی ہے اور کہا
ابن عبد البر نے میں نہیں جانتا یہ کیا ہے اسلیے کہ نوح نے غیر نبی جنا
ہے اور کہا ابن حجر نے اس حدیث مذکور سے جو اوسنے ذکر کیا ہے لازم نہیں
آتا جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے گویا نووی نے سب سے پہلے کہا ہے اور نووی سے بڑا
تعجب ہے حالانکہ یہ تین اصحابوں سے مروی ہے گویا اسکیلیے اسکی تاویل ظاہر
نہیں ہوئی اسلیے کہ شرط وقوع کو لازم نہیں پکڑتی ہے اور صحابی بھی
ایسی مثل پر ظن سے ہجوم نہیں کر سکتا **حدیث** اللہ تعالیٰ تجھے کہتا
ہے کہ ابو بکر کی لڑکی نکاح کر پس آنحضرت اوسپر گذرے اور کہا اے ابا بکر
اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تیری لڑکی نکاح کروں اور وہ عائشہ ہے
پس آنحضرت نے اوسکو نکاح کر لیا کہا خطیب نے راوی اسکے ثقہ ہیں سوائے
محمد بن الحسن الازہری کے اور یہ ہم اسکا کام دیکھتے ہیں اور کہا میزان
میں یہ کذب ہے **قول** عائشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک لڑکا جنا
اوسکا نام آپ نے عبد اللہ رکھا اور عائشہ کی کنیت ام عبد اللہ تھی
یہ موضوع ہے **حدیث** اے عائشہ تو کھجوروں سے جو دودھ میں ملی
ہوں پاکیزہ ہے اور ایک روایت میں ہے تو میرے نزدیک اس شہد
سے جسمیں مکھن ہو زیادہ محبوب ہے کہا گیا ہے صحیح نہیں اور اسکی اسناد
میں دو آدمی ہیں وہ کچھ شی نہیں **حدیث** نصف دین حمیرا سے اخذ کرو
کہا ابن حجر نے میں اسکی اسناد نہیں جانتا اور میں نے اسکو کسی کتب حدیث
میں نہیں دیکھا مگر نہایہ ابن اثیر اور فردوس میں سوائے اسناد کے
اور مزی اور ذہبی سے سوال ہوا پس اوسکو ان دونوں نے نہ معلوم کیا ایسا
ہی مقاصد میں ہے **حدیث** عائشہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہتی تھی آپ کی محبت میرے ساتھ کیسی ہے
فرماتے رسی کی گنڈھ کی طرح کہا عائشہ نے پھر میں پوچھتی
تھی اب عقدہ کس طرح ہے فرماتے تھے اوسی حال پر ہے

حالها قال في الذيل هو حديث باطل **حديث**
انه قيل لابي ايوب الانصاري عند منصرفه من
صفين يا ابا ايوب ان الله اكرمك بكذا و كذا
ثم جئت بسيفك على عاتقك لتضرب اهل لا
اله الا الله فقال ما هذا ان الرائد لا يكذب اهله
وان رسول الله صلى الله عليه و اله وسلم امرنا بقتال
ثلثة مع علي امرنا بقتال الناكثين و القاسطين و
المارقين فاما الناكثون فقد قاتلناهم يوم
الجمل طلحة و الزبير و اما القاسطون فهذا منصرفنا
من عندهم يعني معاوية و عمرو و اما المارقون فهم
اهل الطرفاوات و اهل السقيفات و اهل النهروانات
و الله ما ادري اين هم و لكن لا بد من قتلهم ان
اراد الله وسمعت رسول الله صلى الله عليه و اله
وسلم يقول لعمار يا عمار تقتلك الفئة الباغية
وانت اذ ذاك مع الحق والحق معك يا عمار بن
ياسر ان رايت عليا قد سلك واديا وسلك
الناس واديا غيره فاسلك مع علي الخ قال ابن
الجوزي هو موضوع وفي اسناده المعلى بن عبد الرحمن
وهو وضاع وفيه ايضا ان ابا ايوب الانصاري
لم يشهد صفين و قد روي من طريق اخر فيهما
وضاع وله طريق اخر رواها الحاكم في الاربعين
ورواه ايضا الطبراني والخطيب وغيرهما مقتصرا
على اول الحديث واما حديث يقتل عمارا الفئة الباغية
فهو في صحيح البخاري **حديث** قد رايت عبد الرحمن
بن عوف يدخل الجنة حبوا رواه احمد في اسناده

کہا ذیل مین یہ حدیث باطل ہے **حدیث** جب ابو ایوب انصاری
صفین سے واپس آیا اوسکو کہا گیا ای ابا ایوب اللہ تعالی نے تیری
ایسی ایسی تعظیم کی ہی پہر تو تلوار کو کاندہو پر رکہکر لا اله الا اللہ کہنے
والون کو مارنے کو واسطے آیا ہی کہا اوسنے یہ کیا ہی لخت جگر
کبہی اپنے اہل کی تکذیب نہین کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ و سلم نے ہمکو علی کے ساتہہ ملکر تین جنگ کرنیکا حکم دیا ہے
ہمکو بیعت توڑنے والون اور ظالمون اور خارجیون سے جنگ کرنیکا
حکم دیا ہی لیکن بیعت توڑنے والونکے ساتہہ ہمنے جمل کے دن
طلحہ اور زبیر سے جنگ کیا ہی اور لیکن ظالمون کے ساتہہ پس اب ونسے
لوٹ کر آئی ہین یعنی معاویہ اور عمار اور خارجی پس وہ اہل الطرفاوات
اور اہل السقیفات و اہل النہروانات مین ہین قسم اللہ کی مین
نہین جانتا کہ وہ کہان ہین لیکن قتل کرنا اونکا ضروری ہے
اگر اللہ نے چاہا اور مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے سنا ہی کہ عمار کو فرماتی
تہے ای عمار تجہی گروہ باغی قتل کریگا اور تو اوسوقت ساتہہ حق کے
ہوگا اور حق تیرے ساتہہ ای عمار بن یاسر اگر تو علی کو دیکہی کہ ایک
وادی کو چلا ہی اور لوگ دوسری وادی کو تو تو علی کے ساتہہ چل الخ
کہا ابن جوزی نے موضوع ہی اور اسکی اسناد مین معلی بن عبد الرحمان ہے اور
وہ وضاع ہی اور بہی اسمین یہ شبہہ ہی کہ ابا ایوب انصاری صفین مین
حاضر نہین ہوا اور دوسرے طریق سے مروی ہے اسمین بہی وضاع ہے
اور اسکے لیے اور طریق ہی اسکو حاکم نے اربعین مین روایت کیا ہے
اور بہی طبرانی اور خطیب وغیرہ نے پہلی حدیث کی اقتصار کیا ہے
اور لیکن حدیث تجہی ای عمار گروہ باغی قتل کریگا یہ صحیح بخاری
مین ہے **حدیث** مینے عبد الرحمان بن عوف
کو دیکہا ہے کہ جنت مین گھٹنون کے بل داخل ہوتا
تہا۔ اسکو احمد نے روایت کیا ہے اس کی اسناد مین

عمارة وهو يروي المناكير وقد قال احمد هذا
الحديث كذب منكر قال ابن حجر لم ينفرد به عمارة
ابن زادان فقد رواه البزار من طريق اغلب بن
تميم واغلب شبيه عمارة بن زادان في الضعف
لكن لم ار من اتهمه بالكذب وقد روي من طريق
اخر فيها متروك وقال النسائي الحديث موضوع
وقال في اللآلي ان رجال اسناد البزار ثقات
وقال المنذري في الترغيب والترهيب ورد من
حديث جماعة من الصحابة ان عبد الرحمن بن عوف
يدخل الجنة حبوا لكثرة ماله ولا يسلم اجودها
من مقال ولا يبلغ شيء منها بانفراده درجة
الحسن انتهى حديث العباس بن عبد المطلب ابي
وامي وصيي ووارثي رواه ابن حبان عن ابن
عباس وفي اسناده جعفر بن عبد الواحد وهو
وضاع حديث عمي العباس حصن فرجه في
في الجاهلية والاسلام فحرم الله بدنه على
النار وولده اللهم هب مسيئهم لمحسنهم هو موضوع
وفي اسناده مجاهيل حديث ان الله اتخذني
خليلا كما اتخذ ابراهيم خليلا ومنزلي ومنزل
ابراهيم في الجنة تجاهين والعباس بيننا
مؤمن بين خليلين رواه العقيلي عن ابن عمر مرفوعا
وهو موضوع وقال ابن عدي ليس لهذا الحديث
اصل عن ثقة وقد اخرجه ابن ماجة حديث
ان جماعة من بني هاشم سالوا النبي صلى الله
عليه واله وسلم ان يحولوا الكتابة من معوية

عمارہ ہی اور یہ مناکیر روایتین بیان کرتا ہی اور کہا احمد نے یہ
حدیث کذب منکر ہے کہا ابن حجر نے اس عمارہ بن زادان
ہی منفرد نہین ہوا بلکہ بزار نے طریق اغلب بن تمیم سے روایت
کیا ہی اور اغلب ضعف مین مشابہ عمارہ بن زادان کے ہے لیکن
مین نہین جانتا کہ کسی نے اسکو کذب سے متہم کیا ہو اور دوسرے طریق
سے بھی مروی ہے اسمین متروک ہی اور کہا نسائی نے یہ حدیث
موضوع ہی اور کہا لآلی مین بزار کی اسناد کے راوی ثقہ ہین اور کہا
منذری نے ترغیب و ترہیب مین یہ حدیث جماعت صحابہ سے وارد ہوئی
ہے کہ عبد الرحمان بن عوف جنت مین گھٹنون کے بل بسبب کثرت
مال کے داخل ہوگا - اور اجود طریق اسکا بھی مقال سے خالی نہین
اور بانفرادہ کوئی شئے اسمین درجہ حسن کو نہین پہونچتی انتہے
حدیث عباس بن عبد المطلب میرا باپ اور چچا اور وصی اور
وارث ہی - اسکو ابن حبان نے ابن عباس سے روایت کیا
ہے اور اسکی اسناد مین جعفر بن عبد الواحد ہی اور وہ وضاع ہے
حدیث میرے چچا عباس نے اپنا فرج جاہلیت اور اسلام مین نگاہ
رکھا ہی پس اللہ تعالے نے اوسکے بیٹو کے بدن کو آگ پر حرام کر دیا
ہے ای اللہ اونکی برائی کو انکی نیکی کے واسطے بخشدے یہ موضوع ہی اور
اسکی اسناد مین مجہول ہین حدیث اللہ تعالے نے مجھکو خلیل بنایا
ہے جیسا کہ اوسنے ابراہیم کو خلیل بنایا ہی - اور میری منزل اور
ابراہیم کی جنت مین ہونگی اور عباس ہمارے درمیان مثل ایماندار
کی ہی درمیان دو خلیلون کے اسکو عقیلی نے ابن عمر سے مرفوعا
روایت کیا ہی اور یہ موضوع ہی اور کہا ابن عدی نے اس حدیث
کا اصل کسی ثقہ سے نہین آیا ہی - اور اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے
حدیث ایک جماعت نے بنی ہاشم سے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو سوال کیا کہ کتابت معاویہ سے لوٹائی جاوے

فنزل الوحی باختیاره و هو موضوع **حدیث**
انه صلی الله تعالی علیه و اله وسلم اخذ القلم
من ید علی فدفعه الی معویة هو موضوع
حدیث اول من یختصم من هذه الامة علی
و معویة موضوع **حدیث** هبط جبرئیل
علی و معه قلم من ذهب ابریز فقال ان العلی
الاعلی یقرئک السلام و یقول لک حبیبی قد
اهدیت هذا القلم من فوق عرشی الی معویة
ابن ابی سفیان فاوصله الیه و مره ان یکتب اية
الکرسی بخطه بهذا القلم و یشکله و یعجمه و
یعرضه علیک فانی قد کتبت له من الثواب
بعدد کل من قرأ اية الکرسی من ساعة تکتبها
الی یوم القیمة الخ هو موضوع و اکثر رجاله
مجاهیل و قد رواه ابن عساکر من وجه اخر قال
فی المیزان الخبر باطل و رواه النقاش من وجه
اخر و فی اسناده وضاع **حدیث** کان ابن خطل
یکتب قدام النبی صلی الله علیه و اله وسلم و کان
اذا نزل غفور رحیم کتب رحیم غفور و اذا
نزل سمیع علیم کتب علیم سمیع فقال له النبی
صلی الله علیه و اله وسلم اعرض ما کنت املی علیک
فلما عرضه قال النبی صلی الله علیه و اله وسلم
ما کذا املیت علیک فاراد النبی صلی الله
علیه و اله وسلم ان یستکتب معویة فکره ان یاتی
منه ما اتی من ابن خطل فاستشار جبرئیل فقال
استکتبه فانه امین هو موضوع و فی اسناده

پس وحی معویہ کی پسندیدگی پر نازل ہوا یہ موضوع ہے **حدیث**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کے ہاتھ سے قلم لیکر معویہ کو
دیدی یہ موضوع ہے **حدیث** پہلے اس امت سے
جو جھگڑا کرینگے علی اور معویہ ہیں موضوع ہے **حدیث**
جبرائیل میری طرف آیا اور اوسکے پاس قلم خالص سونے
کی تھی۔ اور کہا اللہ تعالی آپ کو سلام کہتا ہے۔ اور تجھے کہتا ہے
ای میرے حبیب بھیجی یہ قلم اوپر عرش سے معویہ بن ابی سفیان کو لیے
ہدیہ کی ہے پس یہ اسکو دیدو اور اسکو حکم کرو کہ آیۃ الکرسی
اپنے خط سے ساتھ اس قلم کے لکھے اسکے حرفون کی عمدہ
شکلیں اور نقطے بنائے اور آپ پر پیش کرے اسلیے کہ مینے
اسکے لیے ثواب ان شخصون کی تعداد کے موافق لکھا ہے
جو آیۃ الکرسی اس ساعت سے لے کر قیامت تک پڑھتے رہینگے
الخ یہ موضوع ہے۔ اور اکثر راوی اسکے مجہول ہین اور ابن
عساکر نے اسکو دوسری وجہ سے روایت کیا ہے۔ کہا میزان
مین یہ خبر باطل ہے اور نقاش نے اور وجہ سے روایت کی ہے
اسکی اسناد مین وضاع ہے **حدیث** ابن خطل حضرت کے
آگے لکھتا تھا اور جب غفور رحیم نازل ہوتا تو وہ رحیم غفور لکھتا
اور جب سمیع علیم نازل ہوتا وہ علیم سمیع لکھتا اوسکو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اوپر پیش کر جو کچھ مین تجھے
پڑھتا تھا جب اوسنے پیش کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معویہ
کو منشی بنانیکا ارادہ کیا اور مکروہ جانا کہ اس سے بھی ابن خطل
جیسی بات نہ ہو جاوے۔ پس جبرائیل سے مشورہ
لیا۔ اونہوں نے کہا اسکو منشی بناؤ اس لیے
کہ وہ امین ہے۔ یہ موضوع ہے۔ اور اس کی
اسناد مین

اصرم بن حوشب الهمدانی وهو كذاب ورواه
ابن عساكر من وجه اخر وفی اسناده متروك
حديث الامناء عند الله ثلاثة انا وجبريل
ومعوية قال النسائی وابن حبان والخطيب انه
باطل والواضع له علی بن عبد الله بن الفرج
البزدانی وروی من وجه اخر قال فيه النسائی وابن
حبان باطل موضوع وقال ابن عدی هو باطل من كل
وجه وقال اطال صاحب اللآلی من ذكر طرق هذا
الحديث وليس فيها شیٔ يصح ومن جملتها عن ابن
عباس ان جبريل جاء الی رسول الله صلی الله
عليه واله وسلم وعنده معوية يكتب بين يديه
فقال يا محمد ان كاتبك هذا الامين وفی
اسناده مجاهيل ورواه الطبرانی من وجه اخر
وفی اسناده من لا يعرف وقال فی الميزان هذا
خبر باطل وقال ابن عدی باطل حديث ان النبی
صلی الله عليه واله وسلم استشار ابا بكر وعمر فی
الامر فقالا الله ورسوله اعلم فقال ادعوا لی
معوية فلما وقف بين يديه قال احضروه
امركم واشهدوه امركم فانه قوی امين روی
الطبرانی عن عبد الله بن بشر مرفوعا وفی
اسناده مروان بن جناح ولا يحتج به وقال فی
اللآلی مروان روی له ابو داود وابن ماجة
وقال الدارقطنی لا باس به وله شاهد عند
ابن عساكر عن ابن عمر مرفوعا بنحوه حديث
ان النبی صلی الله عليه واله وسلم ناول معوية

اصرم بن حوشب ہمدانی ہے اور وہ کذاب ہے اور ابن عساکر
نے دوسری وجہ سے روایت کی ہے اور اسکی اسناد مین متروک ہے
حدیث امین اللہ تعالے کے نزدیک تین ہین مین اور جبرائیل
اور معویہ کہا نسائی اور ابن حبان اور خطیب نے یہ باطل ہے
اور واضع اسکا علی بن عبد اللہ بن الفرج البزدانی ہے اور
دوسری وجہ سے مروی ہے کہا نسائی اور ابن حبان نے وہ بھی
باطل اور موضوع ہے اور کہا ابن عدی نے یہ کل وجہ سے باطل ہے
اور صاحب لآلی نے اس حدیث کی طرق کے ذکر مین بہت
اطالت کی ہے اور انمین کوئی شی صحیح نہین ہے اور بعض انمین سے
ابن عباس سے ہے کہ جبرائیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
آیا اور اونکے روبرو معویہ لکہہ رہا تہا کہا اوسنے اے محمد یہ کاتب
آپکا البتہ امین ہے اور اسکی اسناد مین مجہول ہین اور طبرانی
نے اور وجہ سے روایت کی ہے اور اسکی اسناد مین ایسا راوی ہے
جو معلوم نہین کہ کون ہے اور کہا میزان مین یہ خبر باطل ہے
اور کہا ابن عدی نے باطل ہے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے ابو بکر اور عمر کے ساتہہ ایک کام مین مشورہ کیا انہونے
کہا اللہ اور رسول بہتر جانتا ہے فرمایا معویہ کو بلاؤ جب وہ آیا اور آپکے روبرو
کہڑا ہوا فرمایا آنحضرت نے اسکو اپنے کام کی خبر دو اسلیے کہ یہ امین
ہے اسکو طبرانی نے عبد اللہ بن بشر سے مرفوعا روایت کیا ہے
اور اسکی اسناد مین مروان بن جناح ہے اور وہ حجت کے لائق
نہین ہے اور کہا لآلی مین مروان سے ابو داؤد اور
ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور کہا دارقطنی نے
اسکا کچہ خوف نہین ہے اور اسکے لیے شاہد ابن
عساکر مین ہے ابن عمر سے مرفوعا اسکی مثل ہے
حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے معویہ کو

سہما وقال خذ هذا السہم حتی تلقانی بہ
فی الجنة رواه الخطیب عن ابی هريرة مرفوعا و
ابن حبان عن جابر مرفوعا وهو موضوع فی اسناده
من ليس بشیٔ وقد روی عن انس و ابن عمر مرفوعا
حديث ان جعفر بن ابی طالب اهدی الی
النبی صلی الله علیه و اله وسلم سفرجلا فاعطی
معوية ثلث سفرجلات و قال تلقانی بهن فی الجنة
قال ابن حبان موضوع وقال الخطيب الحديث غير
ثابت وجعفر قتل فی موتة ومعوية انما اسلم
عام الفتح فلعن الله الكذابين وقد روی بلفظ
ان النبی صلی الله تعالی علیه و اله وسلم اهدی
له سفرجلات من الطائف الخ وروی انه صلی الله
علیه و اله وسلم دفع الی معوية سفرجلة الخ
حديث يبعث معوية يوم القيمة وعليه رداء
من نور الايمان رواه ابن حبان عن حذيفة مرفوعا
وقال موضوع وفی اسناده جعفر بن محمد الانطاكی
يروی الموضوعات **حديث** لا افتقد احدا من
اصحابی غير معوية بن ابی سفيان لا اراه ثمانين
عاما او سبعين عاما ثم تقبل الی علی ناقة
من المسك الاذفر حشوها رحمة الله قوائمها
من الزبرجد فاقول معوية فيقول لبيك فاقول
اين كنت منذ ثمانين سنة عاما فيقول فی
روضة تحت عرش ربی يناجينی واناجيه و
يقول هذا عوض ما كنت تشتم فی الدنيا رواه
ابن عدی عن انس مرفوعا وقال موضوع وفا

تیر مکڑا یا اور فرمایا اسکو پکڑ لے تاکہ تو میری ملاقات اسکے
ساتھہ جنت مین کریگا۔ اسکو خطیب نے ابی ہریرہ سے مرفوعا اور
ابن حبان نے جابر سے مرفوعا روایت کیا ہی اور یہ موضوع ہے
اسکی اسناد مین ایسا شخص ہے جو کچھ شئے نہین ہے اور انس اور
ابن عمر سے مرفوعا بھی مروی ہے **حدیث** جعفر بن ابیطالب نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سفرجل ہدیہ بھیجا آنحضرت نے تین
سفرجل معٰویہ کو دیے۔ اور فرمایا تو انکے ساتھہ جنت مین میری
ملاقات کریگا کہا ابن حبان نے موضوع ہی اور کہا خطیب نے یہ حدیث
ثابت نہین ہے اسلیے کہ جعفر جنگ موتہ مین قتل ہوا ہی اور معٰویہ
سال فتح مکہ مین اسلام لایا ہی لعنت کری اللہ تعالے کذابون پر
اور ان الفاظ سے بھی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
طائف سے بیہ ہدیہ بھیجا گیا الخ اور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے معٰویہ کو سفرجل دیا الخ **حدیث** قیامت کے
دن معٰویہ اس حالت مین اٹھایا جائیگا کہ اوسپر چادر ایمان
کی نور سے ہوگی اسکو ابن حبان نے حذیفہ سے مرفوعا روایت کیا
ہے اور کہا موضوع ہی۔ اور اسکی اسناد مین جعفر بن محمد الانطاکی
ہی موضوعات روایت کرتا ہی **حدیث** مین اپنے اصحابون سے سوا معٰویہ
بن ابی سفیان کے کسی کو گم نہین پاتا مین اسکو اسی سال یا ستر
سال سے نہین دیکھا۔ پھر میریطرف ایک اونٹنی پر (سوار ہوکر)
آئیگا وہ اونٹنی کستوری اذفر سے ہوگی اسکا اوسکا اللہ کی
رحمت سے ہوگا۔ اور پاؤن اوسکی زبرجد سے۔ مین کہون گا معٰویہ
کہیگا حاضر ہون مین پھر مین کہونگا تو اسی برس سے کہان تھا
کہیگا ایک باغ مین جو نیچے عرش اللہ تعالی کے ہے وہ مجھہ بات کرتا تھا
اور مین اس سے کرتا تھا اور کہتا ہی اللہ تعالی یہ بدلہ ہی اوس چیز کا جو تو
دنیا مین گالی دیا گیا ہی اسکو ابن عدی نے انس سے مرفوعا روایت

الخطيب باطل اسنادا ومتنا ونراه مما وضعه
الوكيل يعني عبد الله بن جعفر الوكيل فان رجال
اسناده كلهم ثقات وقال ابن عساكر بعد حكايته
كلام الخطيب وروي من وجه اخر ثم ساق اسناده
من طريق ليس فيها الوكيل المذكور ثم قال
هذا حديث منكر وفيه غير واحد من المجاهيل
وقال الحاكم سمعت ابا العباس محمد بن يعقوب
بن يوسف يقول سمعت اسحق بن ابراهيم الحنظلي
يقول لا يصح في فضل معوية حديث انتهى قلت
قد ذكر الترمذي في الباب الذي ذكره في مناقب
من سننه ما هو معروف فليراجع واما هذه
الاكاذيب المذكورة هنا فامرها بين حديث
لكل امة فرعون وفرعون هذا الامة معوية هو
موضوع حديث اذا رايتم معوية يخطب على منبري
فاقتلوه رواه ابن عدي عن ابن مسعود مرفوعا
وهو موضوع وفي اسناده عباد بن يعقوب وهو
رافضي واخر كذاب قال العقيلي لا يصح في هذا
المتن شيء وقد رواه الخطيب عن جابر مرفوعا
بلفظ فاقبلوه بالباء الموحدة وزاد فانه امين
مامون واكثر اسناده مجاهيل كما قال الخطيب و
قال ابن عدي هذا اللفظ مع بطلانه قد قرئ
بالباء الموحدة ولا يصح ايضا حديث ان النبي
صلى الله عليه وآله وسلم سمع صوت غنا فقال
انظروا ما هذا قال ابو برزة فصعدت فنظرت
فاذا معوية وعمرو بن العاص يتغنيان فجئت

خطیب نے اسناد اور متن اسکا باطل ہے اور ہم جانتے ہین کہ اسکو وکیل
یعنے عبد اللہ بن جعفر نے بنایا ہی اسلیے کہ راوی اسکے سب ثقہ
ہین اور کہا ابن عساکر نے بعد حکایت کلام خطیب کے یہ اور وجہ
سے بھی مروی ہے پہر اوسنے ایسی طریق سے ذکر کیا ہی کہ جسمین
وکیل مذکور نہین پہر کہا یہ حدیث منکر ہے اور اسمین کئی
مجہول ہین اور کہا حاکم نے مینے ابا العباس محمد بن یعقوب
بن یوسف سے سنا ہی کہا اوسنے مینے اسحق بن ابراہیم
الحنظلی سے سنا ہی کہ کہتا تہا معویہ کی فضیلت مین کوئی حدیث
صحیح ثابت نہین ہوئی انتہے مین کہتا ہون ترمذی نے اس
باب مین جسمین اوسنے مناقب ذکر کیے ہین وہ شئی ذکر کی ہے جو
معروف ہے پس اوسکیطر [illegible] جھوٹ جو مذکور ہوئے
ہین اونکا حال ظاہر ہے حدیث ہر امت کیلیے فرعون
ہے اور اس امت کا فرعون معاویہ ہے موضوع ہے حدیث
جب تم معویہ کو میرے منبر پر خطبہ پڑہتے دیکہو تو اوسکو قتل کرو
اسکو ابن عدی نے ابن مسعود سے مرفوعًا روایت کیا ہی اور موضوع ہے
اور اسکی اسناد مین عبادہ بن یعقوب ہے اور وہ رافضی ہے
اور دوسرا کذاب ہی کہا عقیلی نے اس متن مین کوئی شئی صحیح نہین
ہوئی اور اسکو خطیب نے جابر سے مرفوعًا ساتھ ان الفاظ کے روایت کیا
ہے پس اسکو قبول کرو اور زیادہ کیا کہ یہ امین مامون ہے اور اکثر
اسناد اسکی مجہول ہی جیسا کہ خطیب نے کہا ہی اور کہا ابن عدی نے
یہ الفاظ باوجودیکہ باطل ہین باموحدہ سے پڑہے گئے ہین
اور یہ بھی صحیح نہین حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے مغنا کا آواز سنا فرمایا دیکہو یہ کیا ہے کہا ابو برزہ
نے مین بلند ہوا اور دیکہا کہ معویہ اور ابن العاص
گا رہے ہین ۔ پہر مین آیا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

فاخبرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال
اللہم ارکسہما فی الفتنۃ رکسا ودعہما الی النار
دعا رواہ ابو یعلی عن ابی برزۃ مرفوعا وقد
ذکرہ ابن الجوزی فی موضوعاتہ وقال لا یصح
یزید بن ابی زیاد کان یتلقن قال فی اللآلی
ہذا لا یقتضی الوضع والحدیث اخرجہ احمد فی
المسند قال حدثنا عبد اللہ بن محمد ثنا
ابن فضیل ثنا یزید بن ابی زیاد عن سلیمان بن
عمرو بن الاحوص عن ابی برزۃ فذکرہ ولہ
شاہد من حدیث ابن عباس ذکرہ الطبرانی
فی الکبیر بنحوہ ورواہ من طریق اخر عنہ و
ذکر فیہ ان المغنیین معویۃ بن رافع وعمرو بن
رفاعۃ بن التابوت قال فی اللآلی وہذہ
الروایۃ ازالت الاشکال وثبت ان الوہم وقع
فی الحدیث الاول فی لفظۃ واحدۃ وہی قولہ
ابن العاص وانما ہو ابن رفاعۃ احد المنافقین
واللہ اعلم حدیث نعم العبد صہیب لو لم
یخف اللہ لم یعصہ قال السبکی لم یظفر بہ
فی شئ من کتب الحدیث وقال ابن حجر انہ ظفر
بہ لابن قتیبۃ لکن بلا سند حدیث ان عمار بن
یاسر قال لابی موسی سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یلعنک قال انہ استغفر لی قال
عمار شہدت اللعن ولم اشہد الاستغفار رواہ ابن
عدی وقال والبلاء فیہ من محمد بن علی العطار
المذکور فی اسنادہ لا من حسین الاسقر قال

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی فرمایا آپنے ای اللہ ان کو فتنہ
مین اوندہا کر۔ اور آگ کی طرف ہانک لے۔ اسکو ابو یعلی نے
ابی برزہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور ابن جوزی نے
اسکو موضوعات مین ذکر کیا ہے۔ اور کہا صحیح نہین یزید
بن ابی زیاد دیکہتا تہا۔ کہا لآلی مین یہ بات اوسکے وضع کو
نہین چاہتی۔ اور حدیث کو احمد مسند مین لایا ہی۔ کہا
حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن محمد نے کہا حدیث کی ہمکو ابن
فضیل نے کہا حدیث کی ہمکو یزید بن ابی زیاد نے سلیمان بن
عمرو بن الاحوص سے اوسنے ابی برزہ سے تا کہ اسکو ذکر کیا اور
اسکے لیے شاہد ابن عباس سے ہے اسکو طبرانی نے کبیر مین
اسکی مثل ذکر کیا ہے۔ اور اوسنے دوسرے طریق سے اوسی سے روایت
کی ہے۔ اور اوسمین ذکر کیا کہ دو لوگ گانے والے معویہ بن رافع
اور عمرو بن رفاعہ ابن التابوت ہین کہا لآلی مین اس روایت
نے اعتراض دور کردیے ہین۔ اور ثابت ہو گیا کہ وہم پہلی
حدیث مین ایک لفظ مین ہی یعنے ابن العاص مین حالانکہ
وہ ابن الرفاعہ ہے جو منافقون سے ہی واللہ اعلم حدیث
بہتر بندہ صہیب ہے اگر نہ خوف کرتا اللہ سے تا بہی اوسکی
بیفرمانی نہ کرتا۔ کہا سبکی نے مین اسپر کسی کتب حدیث
مین ظفر نہین ہوا۔ کہا ابن حجر نے ابن قتیبہ اسپر ظفر ہوا ہی
لیکن بغیر سند کے حدیث عمار بن یاسر نے ابی موسی سے
کو کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
کہ تجہ پر وہ لعنت کرتے ہے تجہے کہا اوسنے میرے لیے آپنے
بخشش بہی مانگی ہی کہا عمار نے مین لعنت کے وقت حاضر تہا
استغفار کیوقت مین حاضر نہ تہا۔ اسکو ابن عدی نے روایت کیا ہی اور
کہا بلا اسمین محمد بن علی العطار سے ہو جو اسکی اسناد مین مذکور ہے حسین الاسقر

فی اللآلی لعطار و تقۃ الخطیب فی تاریخہ وقد
ذکر ہذا الحدیث ابن الجوزی فی موضوعاتہ
فاضا حدیث ابو بکر اوزن امتی وارحمہا
وعمر بن الخطاب خیر امتی واکملہا وعثمان
بن عفان احیا امتی واعدلہا وعلی بن ابی
طالب ولی امتی واوسمہا وعبد اللہ بن مسعود
امین امتی واوصلہا وابو ذر ازہد امتی و
ارفقہا وابو الدرداء اعدل امتی وارحمہا ومعویہ
بن ابی سفیان احلم امتی واجودہا رواہ العقیلی عن
شداد بن اوس مرفوعا وقال لا یتابع بشیر بن
زادان علی ہذا الحدیث ولا یعرف الا بہ وقال
ابن الجوزی فیہ مجروحون والمتہم بہ بشیر قال
فی اللآلی راویا عن اللسان لابن حجر قال ابن ابی حاتم
سالت ابی عنہ فقال صالح الحدیث حدیث
اللہم انک بارکت لامتی فی صحابتی فلا تسلبہم
البرکۃ وبارکت لاصحابی فی ابی بکر فلا تسلبہ
البرکۃ واجمعہم علیہ ولا تنتشر امرہ اللہم واعز
عمر بن الخطاب وصبر عثمان بن عفان ووفق علیا
واغفر لطلحۃ وثبت الزبیر وسلم سعدا ووفق
عبد الرحمان والحق بی السابقین الاولین من
المہاجرین والانصار والتابعین باحسان رواہ
الخطیب عن الزبیر مرفوعا قال ابن الجوزی موضوع
وفیہ ضعفاء اشدہم سیف بن عمر وقال فی اللآلی
لہ طریق اخر رواہ الخطیب ورواہ ابن عساکر
بخ بخ اقبلت بایات وکذا لعباس من عقاب

لآلی مین عطار کی خطیب نے تاریخ مین توثیق کی ہے۔ اور ابن
جوزی نے اس حدیث کو موضوعات مین ذکر کیا ہے اور صواب
کو پہونچا ہے حدیث ابو بکر میری امت سے وزن دار اور رحم والا
ہی اور عمر بن الخطاب میری امت سے بہتر اور اکمل ہی اور عثمان بن
عفان میری امت سے زیادہ حیا والا اور عدل والا ہی اور علی بن
ابی طالب میری امت سے ولی اور زیادہ حسین ہے اور عبد اللہ بن مسعود
میری امت سے امین اور بہت وصل کرنیوالا ہی اور ابو ذر میری امت سے
زیادہ زہد اور نرمی والا ہی۔ اور ابو الدردا میری امت سے زیادہ عادل
اور رحم کرنیوالا ہی۔ اور معویہ بن ابی سفیان میری امت سے زیادہ حلیم اور
سخی ہی اسکو عقیلی نے شداد بن اوس سے مرفوعا روایت کیا ہی اور کہا
بشیر بن زادان کا اس حدیث پر کوئی تابع نہین ہوا اور وہ نہین معلوم
ہوا مگر اسی کے ساتھہ اور کہا ابن جوزی نے اسمین مجروح ہین اور متہم اسکا
اسکی بشیر ہے کہا لآلی مین ابن حجر کی لسان سے اونے نقل کی ہی کہا
ابن ابی حاتم نے مینے اپنے باپ کو اسکی بابت پوچھا کہا اونے صالح الحدیث
ہی حدیث اے اللہ تو نے میری امت کے واسطے صحابو نمین برکت دی
ہے پس اونسے برکت نہ چھین لے اور تو نے میرے اصحابونکے واسطے ابو بکر مین
برکت دی ہی پس اوس سے برکت نہ چھین لے اور اوسپر اونکو جمع کر اور اوسکا
امر پراگندہ کر اے اللہ اور عزت دے عمر بن الخطاب کو اور صبر دے عثمان
بن عفان کو اور توفیق دے علی کو اور بخش دے طلحہ کو اور ثابت رکھہ
زبیر کو اور سلامت رکھہ سعد کو اور عزت دے عبد الرحمن کو اور لاحق کر میرے
ساتھہ پہلے مہاجرین اور انصار اور تابعین کو ساتھہ احسان کے اسکو
خطیب نے زبیر سے مرفوعا روایت کیا ہی۔ کہا ابن جوزی نے
موضوع ہے اور اسمین کئی ضعیف ہین اشد اونسے سیف بن عمر
ہی اور کہا لآلی مین اسکے لیے اور طریق بھی ہے اسکو خطیب اور ابن عساکر
نے روایت کیا ہی حدیث عباس کی اولاد کی جھنڈے

خراسان جاؤ بغي الاسلام فمن سار تحت لوائهم
لم تنله شفاعتي يوم القيمة هو موضوع وقال
الجوزجاني هذا حديث باطل وقال في اسناده عمرو
بن واقد وليس بشيء قال في اللآلي رواه الترمذي
وابن ماجة حديث اذا خرجت الرايات السود
فاستوصوا بالفرس خيرا فان دولتنا معهم رواه
الخطيب عن ابن عباس وروي عن ابي هريرة انه
قال سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم
يقول اذا اقبلت الرايات السود من قبل المشرق
فان اولها فتنة واوسطها هرج واخرها ضلالة
وفي اسنادهما مجهول ومتروك ورواه الازدي
عن ابن مسعود مرفوعا اذا اقبلت الرايات السود
من خراسان فأتوها فان فيها خليفة الله المهدي
وقال ابن الجوزي لا اصل له وذكره في الموضوعات
قال ابن حجر في القول المسدد لم يصب ابن الجوزي
فقد اخرجه احمد في مسنده من حديث ثوبان و
في طريقه علي بن زيد بن جدعان وهو ضعيف لكنه
لم يتعمد الكذب فيحكم على حديثه بالوضع اذا
انفرد فكيف وقد توبع من طريق آخر اخرجه احمد
والبيهقي في الدلائل من حديث ابي هريرة رفعه
يخرج من خراسان رايات سود لا يردها شيء
حتى ينصب بايليا وفي سنده رشدين بن سعد
وهو ضعيف وقد اخرج الحاكم في المستدرك من
حديث ابن مسعود بلفظ انا اهل بيت اختار الله لنا
الآخرة على الدنيا وانه سيلقى اهل بيتي تطريدا

خراسان کیطرف سے ساتھہ بغاوت اسلام کے آئینگے یعنی جو
شخص اونکے جھنڈونمین سیر کریگا اوسکو قیامت کے دن میری شفاعت
نہ پہونچیگی یہ موضوع ہے۔ اور کہا جوزجانی نے یہ حدیث باطل ہے اور
کہا اسکی اسناد مین عمرو بن واقد ہے اور وہ کچھہ شی نہیں ہے۔ کہا لآلی مین
ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے حدیث جب جھنڈے سیاہ نکلینگے
تو فارسیونکو بھلائی کی وصیت کرو اسلیے کہ ہمارا غلبہ اونکے ساتھہ ہے
اسکو خطیب نے ابن عباس سے روایت کیا ہے اور ابو ہریرہ سے مروی ہے
کہ کہا اونہون نے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے
جب جھنڈے سیاہ مشرق کیطرف سے آئینگے پس اول اونکا فتنہ
ہے اور اوسط اونکا ہلاکت ہے اور آخر اونکا گمراہی ہے ان دونو
کی اسناد مین مجہول اور متروک ہے۔ اور ازدی نے ابن مسعود سے مرفوعا
روایت کی ہے۔ جب جھنڈے سیاہ خراسان سے آئینگے پس اون
کی طرف آؤ اسلیے کہ اونمین خلیفہ اللہ تعالے کا مہدی ہے
اور کہا ابن جوزی نے اسکا کچھہ اصل نہین اور موضوعات مین
اسلیے اسکو ذکر کیا ہے۔ کہا ابن حجر نے القول المسدد مین ابن جوزی
صواب کو نہین پہونچا اسلیے کہ اوسکو احمد نے مسند مین ثوبان سے روایت
کی ہے اور اسکے طریق مین علی بن زید بن جدعان ہے اور وہ ضعیف ہے
لیکن اوسنے جان بوجھہ کر کذب نہین بولا تاکہ اوسکی حدیث پر اوس
وقت منفرد ہونیکی وضع کا حکم کیا جائے کسطرح ہو حالانکہ دوسرے
طریق سے اوسکی متابعت ہوگئی ہے اسکو احمد اور بیہقی نے دلائل مین ابوہریرہ
سے مرفوعا روایت کیا ہے جھنڈے سیاہ خراسان سے نکلینگے اونکو کوئی
شے رد نہ کریگی تاکہ ایلیا مین گاڑے جاینگے اور اسکی سند مین رشدین بن
سعد ہے اور وہ ضعیف ہے اور حاکم نے مستدرک مین ابن مسعود سے ان الفاظ
روایت کیا ہے۔ ہم اہل بیت ہین ہمارے لیے اللہ تعالے نے آخرت
کو دنیا سے پسند کیا ہے اور قریب ہے کہ میرے اہل بیت تطرید

وتشريدا حتى ترفع رايات سود من المشرق
فيسالون الحق فلا يعطونه فيقاتلون فينصرون
فمن ادركه منكم او من اعقابكم فليات امام
اهل بيتي ولو حبوا على الثلج فانها رايات هدى
يدفعون الى رجل من اهل بيتي يواطي اسمه اسمي
واسم ابيه اسم ابي فيملاها قسطا وعدلا
كما ملئت جورا وظلما وروى نحوه ابو الشيخ في
الفتن وروى الخطيب عن ثوبان مرفوعا ويل لامتي
من بني العباس الى ان قال هلاكهم على يد رجل
من اهل بيت هذه واشار الى ام حبيبة وفي
اسناده منكر ومتروك **حديث** يا عباس
اذا كان خمس وثلاثين ومائة فهي لك ولولدك
منهم السفاح ومنهم المنصور ومنهم المهدي هو
موضوع **حديث** اكرموا الانصار فانهم ربوا
الاسلام كما يربى الفرخ في وكره في اسناده كذاب
حديث احبوا العرب لثلاث لاني عربي والقرآن
عربي وكلام اهل الجنة عربي رواه العقيلي عن
ابن عباس مرفوعا وقال لا اصل له وقد ذكره
ابن الجوزي في الموضوعات وقال في اللآلي الحديث
اخرجه الطبراني والحاكم في المستدرك وصححه و
البيهقي في شعب الايمان وتعقبه الذهبي فقال
يحيى بن يزيد ضعفه احمد وغيره والعلاء بن
عمر الحنفي ليس بعمدة ومحمد بن الفضل متهم فلا يصلح
للمتابعات قال واظن الحديث موضوعا وله شاهد
رواه الطبراني في الاوسط عن ابي هريرة قال

اور تشرید کی ملاقات کرینگے تاکہ سیاہ جھنڈے مشرق سے بلند
کیے جاینگے وہ حق کا سوال کرینگے پس نہ دیے جاینگے پھر وہ جنگ کرینگے
اور لوٹین گے پس جو شخص تم مین سے یا تمہارے پچھلون سے اسکو پائے
پس چاہیے کہ اہل بیت کو امام کے پاس آئے اگرچہ گھٹنون کے بل برف
پر چلنا پڑے اسلیے کہ وہ جھنڈے ہدایت کے ہین لوگ ان جھنڈون
کو میرے اہل بیت مین سے ایک مرد کیطرف دینگے اوسکا نام میرے
نام کو مطابق اور اوسکے باپکا نام میرے باپکے مطابق ہوگا پس وہ
زمین کو انصاف اور عدل سے یہ کریگا جیسا کہ پہلے ظلم اور زلم
سے تھی اور اسکی مثل ابو الشیخ نے فتن مین روایت کی ہے اور خطیب نے
ثوبان سے مرفوعا روایت کی ہے ہلاکت ہے میری امت کیلیے بنی عباس سے
تاکہ فرمایا ہلاکت انکی اون اہل بیت کے مرد کے ہاتھ پر ہے اور اشارت ام حبیبہ
کی طرف کی اسکی اسناد مین منکر اور متروک ہے **حدیث** اے عباس جب
ایک سو پینتیس ١٣٥ھ ہوگا پس وہ تیرے لیے اور تیری اولاد کے لیے ہے انمین سے
سفاح اور منصور اور مہدی ہوگا یہ موضوع ہے **حدیث** انصار کی تعظیم
کرو اسلیے کہ وہ اسلام کو پالنے والے ہین جیسا کہ چوزہ اپنے گھونسلے
مین پرورش پاتا ہے اسکی اسناد مین کذاب ہے **حدیث** عربون کو
تین چیزون کے واسطے دوست رکھو اسلیے کہ مین عربی ہون اور
قرآن عربی ہے اور کلام اہل جنت کی عربی ہے اسکو عقیلی نے ابن عباس سے
مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا ہے اسکا کچھ اصل نہین ہے اور ابن جوزی نے اسکو
موضوعات مین ذکر کیا ہے اور کہا لآلی مین اس حدیث کو طبرانی اور حاکم نے
مستدرک مین اور صحیح بھی اسنے کیا ہے اور بیہقی نے شعب الایمان مین روایت
کیا ہے اور ذہبی نے اسکا تعقب کیا ہے اور کہا یحیی بن یزید کی احمد وغیرہ نے
تضعیف کی ہے اور علاء بن عمر الحنفی عمدہ نہین ہے اور محمد بن الفضل متہم
ہے پس صلاحیت متابعت کی نہین رکھتا کہا اور مین ظن کرتا ہون
یہ حدیث موضوع ہے اور اسکی لیے شاہد ہے اسکو طبرانی نے اوسط مین ابی ہریرہ سے

[illegible]

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انا
عربي والقرآن عربي ولسان اهل الجنة عربي
حديث خير الناس العرب وخير العرب قريش
وخير قريش بنو هاشم وخير العجم فارس وخير
السودان النوبة الخ هو موضوع وفي اسناده مجهولون
حديث ابغض الكلام الى الله الفارسية
هو موضوع حديث ان رجلا قتل بالمدينة
لا يدرى من قتله فقال النبي صلى الله عليه وآله
وسلم ابعده الله انه كان يبغض قريشا رواه
العقيلي عن جابر مرفوعا وقال لا اصل له وذكره
ابن الجوزي في الموضوعات حديث از الحبشة نجد
امنحيا وان فيهم ليمنا فاتخذوهم وامتهنوهم
فانهم اقوى شيء رواه ابن عدي عن جابر مرفوعا
في اسناده حبيب كاتب مالك كذاب قال ابن عدي
احاديثه كلها موضوعة حديث دعوني
من السودان انما الاسود لبطنه وفرجه رواه
الخطيب عن ابن عباس مرفوعا وفي اسناده يحيى
ابن ابي سليمان المدني وهو منكر الحديث وقال في
اللآلي روى له ابو داود والترمذي والنسائي و
قال ابو حاتم يكتب حديثه وليس بالقوي وذكره
ابن حبان في الثقات والحديث اخرجه الطبراني من
طريقه وقد رواه العقيلي عن ام ايمن مرفوعا وفي
اسناده خالد بن محمد بن خالد بن الزبير قال ابو حاتم
هو مجهول وقال في اللسان ذكره ابن حبان في
الثقات حديث انه صلى الله عليه وآله وسلم

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین عربی ہون اور قرآن
عربی ہی۔ اور زبان اہل جنت کی عربی ہے حدیث بہتر
آدمیون سے عرب ہین اور بہتر عرب سے قریش ہین اور بہتر قریش
سے بنو ہاشم ہین اور بہتر عجم سے فارس ہی۔ اور بہتر سودان سے
نوبہ ہی الخ یہ موضوع ہے اور اسکی اسناد مین کئی مجہول ہین حدیث
بہت غصہ دلانیوالی کلامون کی طرف اللہ تعالی کی فارسی ہے الخ
یہ موضوع ہے حدیث ایک آدمی مدینہ مین قتل کیا گیا اور اسکا
قاتل معلوم نہ ہوا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی اوسکو
دور کیا ہی وہ قریش سے بغض رکھتا تہا۔ اسکو عقیلی نے جابر سے مرفوعًا
روایت کیا ہی اور کہا اسکا کچہہ اصل نہین ہے اور ابن جوزی نے
اسکو موضوعات مین ذکر کیا ہی حدیث حبشیون مین دلیری اور
جوانمردی ہے اور اونمین یمن ہے اونکو پکڑو اور محنت کراؤ اونسے
اسلیے کہ وہ قوی ہین اسکو ابن عدی نے جابر سے مرفوعًا روایت
کیا ہی۔ اسکی اسناد مین حبیب ہے جو مالک کا کاتب ہی وہ کذاب ہے
کہا ابن عدی نے کل حدیثین اسکی موضوعہ ہین حدیث مجہکو سودان
سے چہوڑو اسلیے کہ وہ بطن اور فرج کو سیاہ کرنیوالا ہی اسکو خطیب نے
ابن عباس سے مرفوعًا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین یحیی بن
ابی سلیمان المدنی ہی اور وہ منکر الحدیث ہی اور کہا لآلی مین اس سے
ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے روایت کی ہی اور کہا ابو حاتم
نے اسکی حدیث لکہی جاتی ہے۔ اور قوی نہین اور ابن حبان نے اسکو ثقات
مین ذکر کیا ہے اور حدیث کو طبرانی نے اوسکے طریق سے روایت
کیا ہے اور عقیلی نے ام ایمن سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور اسکی
اسناد مین خالد بن محمد بن خالد بن الزبیر ہے کہا ابو حاتم نے
یہ مجہول ہے۔ اور کہا لسان مین اسکو ابن حبان نے
ثقات مین ذکر کیا ہی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

رای طعامًا فقال لمن هذا قال لعباس للحبشة
اطعمهم واکسوهم قال لا تفعل انهم ان جاعوا سرقوا
وان شبعوا زنوا رواه الدارقطنی عن ابن عباس
مرفوعا وفی اسناده عمرو بن حفص المکی ولیس بشئ
وقد تفرد به وقد روی ابن عدی نحوه عن عائشة
بلفظه الزنجی اذا شبع الخ وفی اسناده عنبسة البصری
وهو متروک وروی الطبرانی نحوه عن ابن عباس
مرفوعا وقال لا خیر فی الحبش اذا جاعوا سرقوا
وان شبعوا زنوا وان فیهم لخلتین حسنتین
اطعام الطعام وباس عند الباس وهو من روایة
عوسجة عن ابن عباس وهی لہ ابو داود مجهول
حدیث زوجوا الاکفاء وتزوجوا الاکفاء واختاروا
لنطفکم وایاکم والزنج فانه خلق مشوه رواه
ابن حبان عن عائشة مرفوعا وفی اسناده محمد
بن مروان السدی وهو کذاب وله طریق اخر
عند ابی نعیم فی الحلیة **حدیث** اترکوا الترک ما
ترکوکم قال ابن حبان فی اسناده سلمة بن حفص
الاسدی یضع الحدیث وقال ابن الجوزی موضوع
قد اخرجه ابو الشیخ فی کتاب الفتن ورواه
الطبرانی من طریق اخر **حدیث** ان ابا
هریرة رای رجلا فاعجبته هیئته فقال ممن
انت قال من النبط قال تنح عنی سمعت رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم یقول قتلة الانبیاء
واعوان الظلمة فاذا اتخذوا الریاع وشیدوا
البنیان فالهرب الهرب رواه العقیلی عن ابی هریرة

طعام دیکھا فرمایا یہ کس کے لیے ہی کہا عباس نے حبشیون کے لیے ہی
مین اونکو کہلاتا ہون اور پہناتا ہون فرمایا (یہ کام) نہ کر یہ
لوگ اگر بہوکے ہون چوری کرتے ہین اور اگر سیر ہون زنا کرتے
ہین اسکو دارقطنی نے ابن عباس سے مرفوعًا روایت کیا ہی اور اسکی
اسناد مین عمرو بن حفص المکی ہی اور وہ کچہ شی نہین ہے حالانکہ وہ
اسکے ساتھ متفرد ہوا ہی اور ابن عدی نے مثل اسکی عائشہ سے مرفوعا
روایت کی ہی اور لفظ اوسکے یہ ہین زنگی جب سیر ہو الخ اسکی اسناد
مین عنبسة البصری ہے اور وہ متروک ہی اور طبرانی نے مثل اسکی ابن عباس
سے مرفوعا روایت کی ہی اور فرمایا حبشیون مین بہلائی نہین ہے
جب بہوکے ہوتے ہین چوری کرتے ہین اور اگر سیر ہون زنا کرتے ہین اور
دو خصلتین اونمین نیک ہین طعام کہلانا اور خوف کے وقت خوف
کرنا یہ روایت عوسجہ کی ہی ابن عباس سے اور سے ابو داود نے روایت
کی ہی اور مجہول ہی **حدیث** اپنی کفو والون کو نکاح کر دو اور اپنی
کفو مین نکاح کرو اور اپنے نطفہ کیلیے پسند کرو اور زنگیون سے بچو
اسلیے کہ وہ خلقت جلی ہوئی ہی اسکو ابن حبان نے عائشہ سے مرفوعا
روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین محمد بن مروان السدی ہے اور وہ
کذاب ہی اور اسکے لیے ابی نعیم نے حلیہ مین دوسرا طریق ذکر کیا ہے
حدیث ترکون کو چہوڑو جبتک وہ تمکو چہوڑین کہا ابن حبان نے
اسکی اسناد مین سلمہ بن حفص السدی ضاع ہی اور کہا ابن جوزی نے
موضوع ہی اور ابو الشیخ اسکو کتاب الفتن مین لایا ہے اور طبرانی نے
دوسرے سے روایت کی ہی **حدیث** ابو ہریرہ نے ایک آدمی دیکہا اور اس
کی شکل اوسکو پسند آئی کہا تو کس سے ہے کہا اوسنے نبط سے کہا
ابو ہریرہ نے مجہسے دور ہو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ کہتے تھے
(یہ لوگ) نبیون کے قاتل ہین اور ظالمونکے مددگار ہین پس جب وہ کہ بنائیں
پکڑین اور بنیاد مین محکم کرین تو اونسے بہاگو بہاگو اسکو عقیلی نے ابو ہریرہ سے

مرفوعا وفی اسنادہ عبد الرحمن بن مالك
بن مغول قال ابو داود كذاب یضع الحدیث
حدیث انه جاء رجل من الحبشة الی رسول
الله صلی الله علیه وآله وسلم فقال فضلتم علینا
بالصور والالوان والنبوة افرایت ان امنت
بمثل ما امنت به وعملت بمثل الذی عملت به
انی كائن معك فی الجنة قال نعم والذی نفسی
بیده انه لیری بیاض الاسود من مسیرة الف
عام الخ رواه ابن حبان عن ابن عمر مرفوعا و
قال باطل لا اصل له وقد رواه الطبرانی وذکر
له شاهدا احمد فی المسند حدیث اتقوا
الیهود والهنود ولو بسبعین بطنا هو موضوع
حدیث اتخذوا السودان فان فیهم ثلاثة
من سادات اهل الجنة لقمان الحکیم والنجاشی
وبلال رواه ابن حبان عن ابن عباس مرفوعا
قیل لا یصح وفی اسناده من لا یحتج به وقد
ذکره ابن الجوزی فی موضوعاته وقد اخرجه
الطبرانی وله شاهد اخرجه الحاکم فی المستدرك
من حدیث واثلة مرفوعا السودان ثلاثة لقمان
وبلال ومهجع مولی رسول الله صلی الله علیه و
سلم وقال صحیح الاسناد حدیث بینما النبی صلی
الله علیه وآله وسلم بفناء الکعبة اذ نزل علیه
جبریل فقال یا محمد انه سیخرج فی امتك رجل
یشفع فیشفعه الله فی عدد ربیعة ومضر فان
ادرکته فسله الشفاعة لامتك قال یا جبریل

مرفوعا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد میں عبد الرحمان بن مالک بن
مغول ہی کہا ابو داؤد نے کذاب وضاع ہی حدیث ایک مرد حبشہ
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا تمکو ہمپر
صورت اور رنگ اور نبوت میں فضیلت دی گئی ہی مجکو خبر دو
اگر میں بھی آپکی مثل ایمان لاؤں اور آپ جیسے عمل کروں تو کیا میں
آپکے ساتھ جنت میں ہونگا فرمایا آنحضرت نے ہان قسم ہی اس
ذات کی جسکے ہاتھ میں میرا نفس ہی یہ سیاہی کے بدل سفیدی
البتہ ہزار برس کے مفاصلہ سے دیکھ رہا ہے الخ اسکو ابن حبان
نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہی اور کہا باطل ہی اسکو کچھ اصل
نہیں اور طبرانی نے بھی روایت کی ہی اور احمد نے اسکے لیے شاہد اسکا
ذکر کیا ہے حدیث یہود اور ہنود سے بچو اگرچہ ستر پشت سے
(مسلمان ہوں) یہ موضوع ہے حدیث حبشیوں سے (دوستی)
بناؤ اسلیے کہ ان میں تین آدمی سردار اہل جنت کے ہیں لقمان
حکیم اور نجاشی اور بلال اسکو ابن حبان نے ابن عباس سے
مرفوعا روایت کیا ہے کہا گیا ہے صحیح نہیں اور اسکی اسناد
میں وہ شخص ہے جو حجت پکڑنے کے لائق نہیں ہے اور ابن
جوزی نے اسکو موضوعات میں ذکر کیا ہے اور طبرانی بھی اسکو
لایا ہے اور اسکے لیے شاہد ہی اسکو حاکم نے مستدرک میں واثلہ
سے مرفوعا روایت کیا ہے حبشی تین ہیں لقمان اور بلال اور
مہجع غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کہا یہ صحیح الاسناد
ہے حدیث ہم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی دہلیز میں
بیٹھے تھے ناگاہ اونپر جبرائیل نازل ہوا اور کہا اے محمد قریب ہے کہ تیری
امت میں ایک آدمی شفاعت کرنیوالا نکلیگا پس اللہ تعالی اسکی
شفاعت ربیعہ اور مضر کی تعداد کی برابر قبول کریگا اگر تو اوسکو پاوے
تو اوس سے اپنی امت کیلیے شفاعت طلب کر فرمایا آنحضرت نے اے جبرائیل اسکا

وماصفته قال اما اسمه فاویس الخ رواه ابن
حبان عن ابن عمر مرفوعا وذکر حدیثا طویلا
وقال باطل فی اسناده محمد بن ایوب کان یضع
والذی صح فی اویس کلمات یسیرة معروفة
وقد رواه ابن عساکر والرویانی فی مسنده
وابونعیم فی الحلیة قال فی اللآلی واسناده لا باس
به وقد ساقه فی الجامع الکبیر فی مسند ابی هریرة
ومسند عمر **حدیث** انه دخل الحسین بن علی
علی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فضمه واقعده
الی جنبه ثم قال یولد لابنی هذا ابن فقال
له علی اذا کان یوم القیمة نادمناد من بطنان
العرش الا لیقم سید العابدین فیقوم هو و
یولد له ابن یقال له محمد فاذا رأیته یا جابر فاقرئه
علیه السلام واعلم ان بقاءك بعد ذلك الیوم
قلیل فما لبث جابر بعد ذلك الا بضع عشر
یوما حتی توفی وفی اسناده محمد بن زکریا
العلائی وهو المتهم به وقال ابن الجوزی موضوع
وقد رواه ابن عساکر عن جابر مرفوعا
حدیث ان الحسن البصری کان یقول ولدتنی امی
لیلة الاربعاء فحملونی الی النبی صلی الله علیه وآله
وسلم فدعا لی ومسح یده علی راسی وقال اللهم
نزهه فی العلم رواه الخطیب عن جابر بن عبدالله
الیمانی عنه وقال جابر کان کذابا جاهلا بما یقول
وکلامه باطل من کل الوجوه ولم یولد الحسن فی
زمن النبی صلی الله تعالی علیه وآله وسلم **حدیث**

اور اوسکی صفت کیا ہی کہا اوسنے لیکن نام اوسکا اویس ہے الخ اسکو
ابن حبان نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہے اور لمبی حدیث
اوسنے ذکر کی اور کہا باطل ہے اسکی اسناد مین محمد بن ایوب وضاع ہے
اور اویس کے حق مین جو چیز صحیح ہوئی ہے وہ چند کلمے معروف ہین
اور ابن عساکر اور رویانی نے مسند مین اور ابونعیم نے حلیہ مین
اسکو روایت کیا ہے کہا لآلی مین اسکی اسناد کا کچھ خوف نہین ہے
اور یہ حدیث جامع کبیر مین مسند ابی ہریرہ اور مسند عمر مین ہے
حدیث حسین بن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل
ہوا اوس سے آنحضرت نے معانقہ کیا اور اوسکو اپنی ایک طرف بٹھلایا
پھر فرمایا اس میرے بیٹے کے ہان ایک بیٹا ہوگا نام اوسکا علی ہوگا
جب قیامت کا دن ہوگا وسط عرش سے ایک آواز کرنیوالا آواز
کریگا خبردار چاہیے کہ سردار عابدون کا کھڑا ہو جاے پس وہ کھڑا ہوگا اور
اوسکے ہان ایک بیٹا ہوگا اور اوسکا نام محمد ہوگا اے جابر جب تو اوسکو
دیکھے تو اوسکو میرا سلام کہہ اور تو جان لے کہ اسدن کے بعد تیری حیاتی
تھوڑی رہ گئی ہے پس جابر بعد اسکے دس دن ٹھہرا تاکہ فوت ہوگیا اور
اسکی اسناد مین زکریا العلائی ہے اور وہ اسکے ساتھ متہم ہے
اور کہا ابن جوزی نے موضوع ہے اور ابن عساکر نے جابر سے مرفوعا
روایت کیا ہے **حدیث** حسن بصری کہتا تھا مجھے میری
مان نے بدھ کی رات مین جنا ہے پھر مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس لے گئی میرے لیے آنحضرت نے دعا کی اور اپنا
ہاتھ میرے سر پر رکھا اور کہا اے اللہ اسکو علم مین پاک
کر اسکو خطیب نے جابر بن عبداللہ الیمانی سے روایت کی
ہے اور کہا جابر کذاب تھا اور جو کہتا تھا وہ بھول جاتا تھا
اور کلام اوسکی کل وجہ سے باطل ہے اور حسن نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مین پیدا نہین ہوا۔ **حدیث**

انه صلی الله تعالی علیه وآله وسلم قال
یزید لا بارک الله فی یزید الطعان اللعان اما
انه نعی الی حبیبی حسین اتیت بتربته ورایت
قاتله اما انه لا یقتل بین ظهرانی قوم ولا ینصرونه
الا عمهم الله بعقاب هو موضوع واضعه عمرو بن علی
بن مالک الاشنانی وقد روی نحوه ابو الشیخ فی
الفتن وطوله **حدیث** سیکون فی امتی
رجل یقال له وهب یهب الله له الحکمة ورجل
یقال له الغیلان هو اضر علی امتی من ابلیس رواه
ابو یعلی عن عبادة بن الصامت مرفوعا وهو موضوع
وقال ابن حبان لا اصل له قال فی اللآلی اخرجه
عبد بن حمید فی مسنده والطبرانی **حدیث** یکون فی
امتی رجل یقال له محمد بن ادریس اضر علی امتی
من ابلیس ویکون فی امتی رجل یقال له ابو حنیفة هو
سراج امتی هو موضوع وفی اسناده وضاعان
مامون بن احمد السلمی واحمد بن عبد الله الجویباری
والواضع له احدهما وقد رواه الخطیب عن ابی هریرة
مرفوعا واقتصر علی ما ذکره فی ابی حنیفة قال الخطیب
موضوع وضعه محمد بن سعید المروزی البورقی
ثم قال هکذا احدث به فی بلاد خراسان ثم حدث
به فی العراق وزاد فیه وسیکون فی امتی رجل
یقال له محمد بن ادریس فتنته اضر علی امتی من
ابلیس هذا الافک لا یحتاج الی بیان بطلانه
حدیث عالم قریش یملأ الارض علما یعنی
الشافعی هو موضوع قاله الصغانی **حدیث**

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے یزید طعان اور لعان
میں برکت نہ دی خبردار مجھے میرے حبیب حسین کی موت کی خبر
دی گئی ہے میں اوسکی مٹی لایا گیا ہوں اور قاتل اوسکا دکھلایا گیا
ہوں خبردار جس قوم میں وہ قتل کیا جائیگا اور اوس قوم نے اوسکی مدد
نہ کی ہوگی اونکو عذاب میں شامل کریگا یہ موضوع ہے واضع اسکا
عمرو بن علی بن مالک الاشنانی ہے اور اسکی مثل ابو الشیخ نے فتن
میں بڑی لمبی روایت کی ہے **حدیث** قریب ہے کہ میری امت میں ایک
مرد ہوگا نام اوسکا وہب ہوگا اللہ تعالی اوسکو حکمت بخشدیگا
اور ایک اور مرد ہوگا اوسکا نام غیلان ہوگا وہ میری امت کو شیطان
سے زیادہ ضرر دینے والا ہے اسکو ابو یعلی نے عبادہ بن صامت سے مرفوعا
روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے اور کہا ابن حبان نے اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور
کہا لآلی میں اسکو عبد بن حمید نے مسند میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے
حدیث میری امت میں ایک مرد ہوگا اوسکا نام محمد بن ادریس ہوگا
وہ میری امت کو شیطان سے زیادہ ضرر دینے والا ہے اور میری امت میں ایک
مرد ہوگا اوسکا نام ابو حنیفہ ہوگا وہ میری امت کا چراغ ہے یہ موضوع ہے
اور اسکی اسناد میں دو وضاع ہیں مامون ابن احمد اسلمی اور احمد بن عبد اللہ
الجویباری اور ان دونوں میں سے ایک اسکا واضع ہے اور خطیب نے
ابو ہریرہ سے مرفوعا ذکر کیا ہے اور اوسنے ابو حنیفہ کے ذکر پر ہی اقتصار
کیا ہے کہا خطیب نے موضوع ہے اسکو محمد بن سعید المروزی البورقی نے بنایا
ہے پھر کہا اوسنے میں اسیطرح بلاد خراسان اور عراق میں حدیث کیا گیا
ہوں اور اوسمیں زیادہ کیا ہے اور جلدی ہے میری امت میں
ایک مرد ہوگا اوسکا نام محمد بن ادریس ہے اوسکا فتنہ میری امت پر شیطان کے
فتنے سے زیادہ ضرر والا ہے اور اس جھوٹ کے بطلان کے واسطے بیان کرنیکی کچھ حاجت
نہیں **حدیث** قریش کا عالم زمین کو علم سے پر کر دیگا یعنی امام شافعی
صغانی نے کہا کہ یہ موضوع ہے **حدیث**

یحیی فی اخر الزمان رجل یقال له محمد بن کرام یحیی السنة والجماعة هجرته من خراسان الی بیت المقدس کهجرتی من مکة الی المدینة هو موضوع وفی اسناده مجاهیل و واضعه اسحق بن محمشاد علی مذهب الکرامیة وله مصنف فی فضائل محمد بن کرام کله کذب **بحث** فیمن ادعی الصحبة کذابا منهم مکلبة بن ملکان الخوارزمی زعم ان له صحبة وانه غزی مع رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اربعا وعشرین غزوة وکان فی حدود اربعین ومائة قال الذهبی وابن حجر وغیرهما انه شخص کذاب ولا وجود له وقال ابن کثیر فی جامع المسانید اعجوبة من العجائب مکلبة بن ملکان امیر خوارزم بعد الثلاثمائة تقلیل ادعی الصحبة وانه غزی فی زمن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اربعا وعشرین غزوة فان قد صح السند الیه هذه الدعوی فقد افتری فی الدعوی ان لم یکن السند الیه صحیحا وهو الاغلب علی الظن فقد یتفکه بعض الرواة ولم یروعنه الا المظفر بن عاصم العجلی ولست اعرفه والغالب انه نکرة لا یعرف انتهی ومنهم سرمالک ملک الهند فی بلد قنوج قال له سبع مائة سنة وزعم ان النبی صلی الله علیه واله وسلم نفذ الیه حذیفة واسامة وصهیبا وغیرهم یدعونه الی الاسلام فاجاب واسلم قال الذهبی هذا کذب واضح وزعم ایضا انه رای النبی صلی الله علیه واله وسلم مرتین مرة

آخر زمانہ مین ایک مرد ہوگا اوسکا نام محمد بن کرام ہوگا وہ سنت کو زندہ کریگا اوسکی ہجرت خراسان سے طرف بیت المقدس کی مثل میری ہجرت کے ہے مکہ سے طرف مدینہ کی یہ موضوع ہے اور اسکی اسناد مین کئی مجہول ہین اور واضع اسکا اسحق بن ممشاد کرامی مذہب والا ہے اور اسکے لیے محمد بن کرام کی فضیلت مین ایک تصنیف ہے کل وسکا کذب ہے **بحث** ان کذابون مین جنہون نے صحبت کا دعوی کیا ہے بعض اونسے مکلبہ بن ملکان الخوارزمی ہے کہا اوسنے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحبت کی ہے اور مینے آپکے ساتھ ملکر چوبیس ٢٤ جنگ کیے ہین اور وہ ایک سو چالیس سن مین تھا کہا ذہبی اور ابن حجر وغیرہ نے یہ شخص کذاب ہے یا اوسکا وجود ہی نہین ہے اور کہا ابن کثیر نے جامع المسانید مین یہ اعجوبہ عجائبات سے ہے کہ مکلبہ بن ملکان امیر خوارزم کا تھوڑی مدت تین سو برس کے بعد ہوا ہے اوسنے دعوی کیا ہے کہ مینے صحبت کی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملکر چوبیس جنگ کیے ہین اگر یہ سند اس دعوے سے اوس شخص تک پہونچ جائے تو پہر اوسنے اس دعوی مین بڑا افترا کیا ہے اور اگر اوس شخص تک سند صحیح نہ پہونچے (اور یہی غالب ظن ہے) تو پہر کسی راوی کا اوسپر افترا ہے اور اوس سے نہین روایت کرتا مگر مظفر بن عاصم العجلی اور مین اسکو نہین جانتا اور غالب یہی ہے کہ وہ منکر نامعلوم ہے انتہی۔ اور بعض اونمین سے سرمالک مالک ہند کا شہر قنوج مین ہوا ہے۔ کہا اوسنے میری عمر سات سو برس ہے اور کہا اوسنے میری طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ اور اسامہ اور صہیب وغیرہ کو بھیجا ہے اور وہ مجھے اسلام کیطرف بلاتے تھے۔ مینے اونکا کہنا قبول کیا اور اسلام لایا۔ کہا ذہبی نے یہ کذب ظاہر ہے اور پہر کہا اوسنے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مرتبہ دیکھا ہے

بمكة ومرة بالمدينة ومات سنة ثلاث وثلا
وثلاثمائة وهو ابن ثمان مائة سنة واربع و تسعين
ومنهم جابر بن عبد الله اليماني قيل العقيلي حدث
ببخارا بعد المائتين انه راى النبي صلى الله عليه
وآله وسلم قال في اللسان كان كذابا جاهلا
بعيد الفطنة ومنهم جبير بن الحرث قال ابن حجر
في اللسان عن الامير عبد الكريم ابن نصر قال
كنت مع الامام الناصر في بعض متنزهاته للصيد
فلقينا في ارض قفر بعض العرب فاستقبلنا
مشايخهم وقالوا يا امير المؤمنين عندنا تحفة
هي انا كلنا ابناء رجل واحد وهو حي يرزق وقد
ادرك النبي صلى الله عليه وآله وسلم وحضر معه
الخندق واسمه جبير بن الحرث فمشوا اليه فاذا
هو في عمود الخيمة معلق مثل هيئة طفل فكشف
شيخ العرب عن وجهه وتقرب الى اذنه وقال يا
ابتاه ففتح عينيه فقال هذا الخليفة جاء يزورك
فحدثهم فقال حضرت مع النبي صلى الله عليه وآله
وسلم الخندق فقال احضر يا جبير جبرك
الله ومتع بك واوصاني وذلك في جمادى الاولى و
سنة ثلاث وسبعين وخمسمائة ومنهم رتن الهندي
قال الذهبي وما ادراك ما رتن شيخ دجال بلا
ريب ظهر بعد الستمائة فادعى الصحبة وقيل
انه مات سنة اثنين وثلاثين وستمائة وقد
كذب وكذبوا عليه ومنهم معمر بن شريك ادعى الصحبة
وانه عاش اربعمائة سنة قال ابن حجر وهذا

ایک مرتبہ مکہ مین دوسری مرتبہ مدینہ مین۔ اور تین سو تینتیس
سن مین مرا ہے اور اوسکی عمر آٹھ سو چورانوین ۹۴ برس کی تھی اور
بعض اونمین جابر بن عبد اللہ الیمانی ہی کہا گیا ہی وہ عقیلی ہے دو سو
برس کے بعد اوسنے بخارا مین بیان کیا ہی کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا ہی۔ کہا لسان مین یہ کاذب جاہل بعید العقل تہا۔ اور بعض
اونمین جبیر بن الحرث ہی کہا ابن حجر نے لسان مین امیر عبد الکریم
ابن نصر سے کہا اوسنے مین امام ناصر کے ساتہ شکار کیلیے اوسکے
بعض متنزہات مین تہا پس ہمکو پس ہمکو چند عرب مین بے آب و
گیاہ مین ملے ہمنے اونکے مشایخ کیطرف استقبال کیا اور انہون
نے کہا ای امیر المؤمنین ہمارے پاس ایک تحفہ ہی وہ یہ ہی کہ ہم سب
ایک مرد کی اولاد ہین اور وہ زندہ ہی کہاتا پیتا ہے اور اوسنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے اور جنگ مین اونکے ساتھ
حاضر ہوا ہی۔ اور نام اوسکا جبیر بن الحارث ہی پہر وہ اوسکی طرف چلے
دیکہا تو وہ ایک خیمہ کے عمود سے معلق ہے جیسے مثل لڑکے کی ہیئت
پس شیخ العرب نے اپنے منہ سے پردہ کہولا اور اوسنے اوسکے کان کے قریب ہوکر
کہا ای ہمارے باپ تو اوسنے آنکھیں کھولین پس اسنے کہا یہ خلیفہ آپ
کی زیارت کو اسلیے آیا ہی اسکو کوئی حدیث سناؤ کہا اوسنے مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ جنگ خندق مین حاضر ہوا ہون مجہو آنحضرت نے فرمایا
ای جبیر اسکو کہو اللہ تعالی تجہی پیوند رکہی اور تیری ساتہ لوگون کو نفع دے
اور مجہو وصیت کی اور یہ واقعہ جمادی الاولی سن پانچ سو تہتر مین ہے
اور بعض اونمین رتن الہندی ہے کہا ذہبی نے کس چیز نے تجہو بتایا ہی کہ رتن
الہندی کون ہی وہ بیشک شیخ دجال ہی بعد چہ سو برس کے ظاہر ہوا
پہر اسنے صحبت کا دعوی کیا ہی اور کہا گیا ہی وہ چہ سو بتیس سن مین مرا ہی
اور اوسنے کذب بولا ہے اور بعض اونمین معمر بن شریک ہی اوسنے صحبت کا
دعوی کیا ہی اور وہ چار سو سن تک زندہ رہا ہے کہا ابن حجر نے

ادعا کرنا ان کا صحابیت کا

من جنس رتن ومنهم قيس بن تميم الطائي
الكيلاني حدث سنة سبع عشرة وخمس مائة
بمدينة كيلان عن النبي صلى الله عليه واله
وسلم وسمع منه جماعة اكثر من اربعين حديثا
قال ابن حجر هو من نمط شيخ العرب ورتن الهندي
ومنهم عثمان بن الخطاب ابو عمرو البلوي المعروف
بابن ابي الدنيا الاشج قال الذهبي في الميزان
ظهر على اهل بغداد وحدث بعد الثلثمائة عن
علي بن ابي طالب فافتضح وكذبه النقاد ومات سنة
سبع وعشرين وثلثمائة ومنهم علي بن عثمان
بن خطاب قال ابن حجر حدث سنة احدى عشرة
وثلثمائة بالقيروان عن علي بن ابي طالب و
زعم انه رأى الخلفاء الاربعة ومنهم جعفر بن نسطور
ادعى ان النبي صلى الله عليه واله وسلم دعا له
لطول العمر وعاش ثلثمائة واربعين سنة قال
في الذيل بل لا وجود له وهو احد الكذابين الذين
ادعوا الصحبة بعد المائتين انتهى ومما يدفع
دعاوى هؤلاء اجماع اهل العلم على ان اخر الصحابة
موتا في جميع الامصار ابو الطفيل عامر بن واثلة
الجهني وكان موته سنة اثنتين ومائة بمكة

بحث اخر في النسخ الموضوعة فمنها الاربعون
الودعانية وهي التي يقال لها في ديار اليمن
السلبقية صرح بذلك جماعة من الحفاظ قال
الصغاني واول هذه الودعانية كان الموت
فيها على غيرنا كتب واخرها ما من بيت الا وملك

جنس رتن کی ہی اور بعض اونسے قیس بن تمیم الطائی الکیلانی
ہے پانچ سو سترہ سن میں شہر کیلان میں اوسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے حدیث کی ہی اور ایک جماعت نے چالیس حدیثوں سے زیادہ اوسسے
سنی ہین کہا ابن حجر نے یہ شیخ العرب اور رتن الہندی کے طریقے
پر ہی اور بعض اونسے عثمان بن الخطاب ابو عمرو البلوی المعروف
بابن ابی الدنیا الاشج ہے کہا ذہبی نے میزان مین یہ اہل بغداد
مین ظاہر ہوا ہے اوسنے تین سو برس کے بعد علی بن ابی طالب
سے حدیث کرنی شروع کی پس خوار ہوا اور نقادون نے اوسکی
تکذیب کی ہی اور تین سو ستائیس سن مین مرا۔ اور بعض اونسے
علی بن عثمان بن خطاب ہی کہا ابن حجر نے اوسنے تین سو
گیارہ سن مین قیروان مین علی بن ابی طالب سے حدیث کرنی
شروع کی اور کہا اوسنے مینے خلفاء اربعہ کو دیکھا ہی۔ اور بعض
اونسے جعفر بن نسطور ہی اوسنے دعوی کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے میرے لیے دعا طول عمر کی کی ہی یہ تین سو چالیس برس زندہ
رہا ہے کہا ذیل مین اسکا کچھ وجود نہین ہے یہ ایک جہوٹون سے
ہے جنہون نے دو سو برس کے بعد صحبت کا دعوی کیا ہے انتہی اور ان
سب کے دعوی کو اجماع اہل علم کا اس بات پر کہ تمام صحابہ
سے پیچھے سب جگہون مین ابو الطفیل عامر بن واثلہ الجہنی مرے ہین باطل
کرتا ہے اس لیے کہ موت اوس کی ایک سو دو سن ہجری
مکہ مین ہوا ہے۔ **بحث** دوسری موضوعہ نسخون
کے بیان مین۔ بعض اون مین سے الاربعون الودعانیہ ہے
اور اوسی کا نام یمن کی ولایت مین السلبقیہ ہے ایک
جماعت نے حفاظ سے اوسکی تصریح کی ہی کہا صغانی نے پہلی حدیث
اوس ودعانیہ سے یہ ہے اسمین موت ہمارے غیر پر لکھی ہوئی
تھی اور آخر اوس کے یہ ہی کوئی گھر ایسا نہین کہ جسکے دروازے

يقف على بابه كل يوم خمس مرات الخ قال في
الذيل ان الاربعين الودعانية لا يصح منها حديث
مرفوع على هذا النسق في هذه الاسانيد وانما
تصح منها الفاظ يسيرة وان كان كلامها حسنا
وموعظة فليس كل ما هو حق حديثا بل عكسه
وهي مسروقة سرقها ابن ودعان من واضعها
زيد بن رفاعة ويقال انه الذي وضع رسائل
اخوان الصفا وكان من اجهل خلق الله في الحديث
واقلهم حياء واجراهم على الكذب انتهى قد
ذكر هذا الذهبي في مؤلفاته وكرره ومنها
كتاب فضل العلم لشرف الدين البلخي واوله
من تعلم مسئلة من الفقه ومنها وصايا علي
رضي الله عنه قال في الخلاصة كلها موضوعة
سوى الحديث الاول وهو انت مني بمنزلة هرون من
موسى قاله الصغاني ومنها وصايا علي كلها التي اولها
يا علي لفلان ثلاث علامات وفي اخرها النهي
عن المجامعة في اوقات مخصوصة كلها موضوعة
وقال في اللآلي وكذا وصايا علي موضوعة واتهم
بها حماد بن عمرو وكذا وصاياه التي وضعها عبد الله
بن زياد ومنها احاديث الموضوعة باسناد واحد
احاديث الشيخ المعروف بابن ابي الدنيا وهو
الذي يزعمون انه ادرك عليا وعمر طويلا ومنها
احاديث ابن نسطور الرومي واحاديث بشر و
نعيم وسالم وخراش ودينار عن انس كلها
موضوعة ومنها احاديث ابي هداية العقيسي ومنها

ہر دن مین پانچ مرتبہ فرشتہ کھڑا ہوا الخ کہا ذیل الاربعین الودعانیہ
سے کوئی حدیث مرفوع اس طریق پر ان اسانید مین ثابت نہین ہے
لیکن اوس سے تھوڑے الفاظ صحیح ہوتے ہین اگرچہ کلام اوسکی حسن اور
موعظت ہو پس نہین یہ بات کہ جو حق ہو وہ حدیث ہو بلکہ امر برعکس
اسکے ہی اور یہ نسخہ چوری کا ہی اسکو ابن ودعان نے واضع اسکے زید بن
رفاعہ سے چورایا ہی۔ اور کہا گیا ہی اوسی نے رسائل اخوان الصفا بنائے
ہین اور یہ شخص اللہ تعالی کی خلقت سے حدیث مین بڑے درجہ کا جاہل
اور بے حیا اور کذب پر دلیر تہا انتہی اسکو ذہبی نے اپنی تالیفات مین بار
بار ذکر کیا ہے۔ اور بعض اونسے کتاب فضل العلم شرف الدین
البلخی کی ہے۔ اور اول اوسکا یہ ہے جو شخص ایک مسئلہ
فقہ سے سیکھے الخ بعض اونسے وصایا علی رضی اللہ عنہ
کی ہین۔ کہا خلاصہ مین وہ سب کے سب موضوع ہین سوائے
پہلی حدیث کے اور وہ یہ ہے تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کی ہے
موسی سے۔ کہا صغانی نے اور بعض اونسے وصایا علی کے ہین
جنکی پہلی یہ حدیث ہی ای علی فلان کے لیے تین علامتین ہین
اور آخر اونکے یہ ہی مجامعت سے اوقات مخصوصہ مین منع کیا ہے
سب کی سب موضوع ہین۔ اور کہا لآلی مین اسیطرح وصایا علی
کے موضوع ہین اور متہم ساتھ انکے حماد بن عمرو ہے۔ اور ویسا ہی وہ
وصایا جنکو عبد اللہ بن زیاد نے بنایا ہے۔ اور بعض اون سے
احادیث موضوعہ ایک اسناد سے حدیثین شیخ کی جو معروف ساتھ
ابن ابی الدنیا کے ہی اور یہ وہ شخص ہے جو لوگ کہتے ہین اوسنے علی
اور عمر کی بہت مدت تک صحبت کی ہی۔ اور بعض اون سے حدیثین
ابن نسطور رومی کی اور حدیثین بشر اور نعیم اور سالم
اور خراش۔ اور دینار کی انس سے ہین سب کی سب موضوع
ہین اور بعض اونسے حدیثین ابی ہدایہ العقیسی کی ہین اور بعض اونسے

الكتاب المعروف بمسند انس البصري مقدار
ثلثمائة حديث يرويه سمعان المهدي عن انس
واوله امتي في سائر الامم كالقمر في النجوم قال
في الذيل لا يكاد يعرف الصفت به نسخة موضوعة
قبح الله واضعها وقال في اللسان هي من رواية
محمد بن مقاتل الرازي عن جعفر بن هارون عن
سمعان قال الصغاني ومنها الاحاديث التي ترو
في تسمية احمد لا يثبت منها شئ ومنها خطبة
الوداع عن ابي الدرداء واولها الا لا يركب احدكم
البحر عند ارتجاجه قال في اللآلي وكذا الخطبة
الاخيرة عن ابي هريرة وابن عباس بطولها موضوعة
وقال في الوجيز قال ابن عدي كتبت جملة عن محمد
ابن محمد بن الاشعث عن موسى بن اسمعيل بن
موسى بن جعفر عن ابائه عن علي رفعها وهي نسخة
فيها الف حديث عامتها مناكير قال الدارقطني
انه من ايات الله وضع ذلك الكتاب يعني العلويات
قال ابن حجر وسماه السنن كله بسند واحد منها
لا خيلي ابقى من الذهم ولا امرة كامرة العلم ومنها
نسخة من رواية عبد الله بن احمد عن ابيه عن
علي الرضا عن ابائه كلها موضوعة باطلة و
منها نسخة وضعها اسحق الملطي قال ابن عدي
كلها وضعها هو ومنها النسخة المروية عن ابي جريج
عن عطاء بن سعيد وفيها الوصية لعلي في
الجماع وكيفية الجماع كلها كذب ومنها كتاب العروس
لابي الفضل جعفر بن محمد بن علي قال الديلمي كلها

کتاب جو معروف ساتھہ مسند انس بصری کے ہی مقدار تین سو حدیث
کے سمعان المہدی انس سے روایت کرتا ہے اور اول اوسکا یہ ہے
میری امت تمام امتون مین مثل چاند کی ہی ستارون مین کہا
ذیل مین یہ معلوم نہین ہو سکتا اسکو ایک نسخہ موضوعہ کہین سے
ملگیا تہا۔ اللہ تعالی اوسکو واضع کو خوار کرے کہا لسان مین یہ محمد بن
مقاتل الرازی سے اونسے جعفر بن ہارون سے اونسے سمعان سے مروی ہے
کہا صغانی نے اور بعض اونسے وہ حدیثین ہین جو احمد کی نام سے
مروی ہین اونسے کوئی شئے ثابت نہین ہے۔ اور بعض اونسے خطبہ
وداع کا ابی الدرداء سے ہی اول اوسکا یہ ہی خبردار کوئی تم مین سے
دریا مین وقت اوسکی اتمجاج کے سوار نہ ہو کہا لآلی مین ایسا
ہی خطبہ اخیرہ ابی ہریرہ سے اور ابن عباس سے بطولہا موضوع ہین اور
کہا وجیز مین کہا ابن عدی نے تمام اسکا محمد بن محمد بن الاشعث
سے اونسے موسے بن اسمعیل بن موسے بن جعفر سے اونسے اپنے باپون
سے اونہون نے علی سے مرفوعا نقل کیا ہے اور اس نسخہ مین قریب ہزار
حدیث کے ہے عام اوسکے مناکیر ہین کہا دارقطنی نے یہ اللہ تعالی
کی علامتون سے ہے اونسے اس کتاب یعنی العلویات کو بنایا ہی کہا ابن
حجر نے اور نام اوسکا اونسے سنن رکہا ہی اور تمام کتاب ایک سند
سے ہی ایک حدیث اونسے یہ ہے۔ لا خیلی الیغی من الدہم ولا امرۃ کامرۃ
العلم۔ اور بعض اونسے وہ نسخہ ہے جو عبد اللہ بن احمد سے اونسے
اپنے باپ سے اونسے علی الرضا سے اونسے اپنی باپون سے مروی ہے تمام موضوع
باطل ہی۔ اور بعض اونسے وہ نسخہ جسکو اسحق الملطی نے بنایا ہی کہا ابن
عدی نے تمام یہ اوسی نے بنایا ہی۔ اور بعض اونسے وہ نسخہ جو ابی جریج سے
اونسے عطاء بن سعید سے روایت کیا ہے اور اوسمین وصیت علی کی جماع کے
باب مین مذکور ہی تمام وہ کذب ہے۔ اور بعض اونسے کتاب العروس ابی
الفضل جعفر بن محمد بن علی کی ہے کہا دیلمی نے وہ تمام

واهية لا يعتمد عليها واحاديثه منكرة
ومنها نسخة احمد بن اسحق بن ابراهيم بن نبيط
بن شريط عن ابيه عن جده كلها موضوعة
فهذه النسخة المشهورة عند اهل الحديث
بالوضع ونحو نسخ موضوعة غيرها معروفة
عند من يعرف هذه الصناعة واكثرها من وضع
الرافضة وهي موجودة عند اتباعهم وقد
قدمنا في باب فضائل القران ذكر الكتب الموضوعة
في التفسير **بحث** ثالث في ذكر الوضاعين
المشهورين المكثرين من الكذب على رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم قال ابن الجوزي الوضاعون
خلق كثير ومن كبارهم وهب بن وهب يعني
القاضي البختري قاضي الرشيد ومحمد بن
السائب الكلبي ومحمد بن سعيد الشامي المصلوب
وابو داود النخعي واسحق بن نجيح الملطي وغياث
بن ابراهيم والمغيرة بن سعيد الكوفي واحمد
عبد الله الجويباري ومامون بن احمد الهروي
ومحمد بن عكاشة الكرماني ومحمد بن القاسم
الطايكاني ومحمد بن زياد اليشكري انتهى وقال
النسائي الكذابون المعروفون بالوضع اربعة ابن
ابي يحيى بالمدينة والواقدي ببغداد ومقاتل
بن سليمان بخراسان ومحمد بن سعيد المصلوب
بالشام قال ووضع الجويباري وابن عكاشة و
محمد بن تميم الفاريابي اكثر من عشرة آلاف حديث
فخلق الله علماء يذبون ويوضحون الصحيح و يفضحون

واہی ہے اسپر اعتماد نہین ہو سکتا - اور حدیثین اوسکی منکرہ ہین۔
اور بعض ونسے نسخہ احمد بن اسحق بن ابراہیم بن نبیط بن شریط
کا جو وہ اپنے باپ سے وہ دادا سے روایت کرتا ہے وہ تمام موضوع ہے
یہ نسخہ موضوعہ اہل حدیث مین مشہور ہین پہر اور نسخے موضوعہ
بھی ہین اونکو وہ شخص جانتا ہے جو اس صناعت مین مہارت
رکھتا ہے اور اکثر رافضیونکی بناوٹ سے ہین یہ اونکے متبعین
کے پاس موجود ہین - اور ہمنے باب فضائل القرآن مین ذکر
کتابہین موضوعہ تفاسیر کا کر دیا ہے **بحث** تیسری ان
وضاعون کے بیان مین جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر
کذب بولنے مین مشہور ہین کہا ابن جوزی نے وضاع بہت
لوگ ہین بڑون سے کچھ یہ ہین وہب بن وہب یعنی قاضی
البختری قاضی الرشید و محمد بن السائب الکلبی و محمد بن
السعید الشامی المصلوب و ابو داؤد النخعی و اسحق بن
نجیح الملطی و غیاث بن ابراہیم و المغیرہ بن سعید
الکوفی و احمد بن عبد اللہ الجویباری و مامون بن احمد
الہروی و محمد بن عکاشہ الکرمانی و محمد بن القاسم
الطایکانی و محمد بن زیاد الیشکری انتہے اور کہا
نسائی نے جو کذاب معروف بالوضع ہین - وہ چار
ہین - ابن ابی یحیی مدینہ مین - اور واقدی بغداد
مین - اور مقاتل بن سلیمان خراسان مین ہے اور
محمد بن سعید المصلوب شام مین کہا گیا ہے بناوٹ
الجویباری اور ابن عکاشہ اور محمد بن تمیم الفاریابی
کی دس ہزار حدیث سے زیادہ ہے - پس اللہ تعالی
نے عالم پیدا کیے ہین جو کہلاتے ہین - اور صحیح کو
ظاہر کرتے ہین - اور قبیح کو

القبیح فهم حراس الارض و فرسان الدین کثرهم
الله تعالی الی یوم القیمة قال ابن الجوزی ان من وقع
فی حدیثه الموضوع والکذب والقلب انواع منهم
من غلب علیهم الزهد فغفلوا عن الحفظ و منهم
من ضاعت کتبه فحدث من حفظه فغلط
ومنهم قوم ثقات لکن اختلطت عقولهم فی اخر
اعمارهم ومنهم من روی الخطا سهوا فلما تبین له
الصواب لم یرجع انفة من ان ینسب الی الغلط ومنهم
زنادقة وضعوا القصد افساد الشریعة وایقاع الشك
والتلاعب بالدین قال حماد بن زید وضعت الزنادقة
اربعة الاف حدیث ولما اخذ ابن ابی العوجاء لیضرب
عنقه قال وضعت فیکم اربعة الاف حدیث احرم
فیها الحلال واحل الحرام ومنهم من یضع نصرة
لمذهبه تاب رجل من المبتدعة فجعل یقول انظروا
عمن تاخذون هذا الحدیث فانا کنا اذا هوینا
امرا صیرناه حدیثا ومنهم من یضع حسبة ترغیبا
وترهیبا و مضمون فعلهم ان الشریعة ناقصة
تحتاج الی تتمة ومنهم من اجاز وضع الاسانید
لکلام حسن و منهم من قصد التقرب الی السلطان
ومنهم القصاص لانهم یریدون احادیث ترقق
وتنفق وفی الصحاح نقل مثل ذلك ثم ان الحفظ
شق علیهم وتنفق اعدم الدین و یحضرهم
جهال وما اکثر ما تعرض علی احادیث فی مجلس
الوعظ قد ذکرها قصاص الزمان فاردها
فیحقد بن علی انتهی ومن اسباب الوضع ما یقع

خوار کرتے ہین وہ نگہبان زمین کے ہین اور سوار دین کے ہین
قیامت تک اونکو اللہ تعالے زیادہ کرے کہا ابن جوزی نے
جن شخصون کی حدیث مین وضع اور کذب اور قلب واقع
ہوا ہے وہ کئی قسمین ہین بعض اونمین وہ شخص ہین کہ انپر
زہد غالب ہوا پس حفظ سے غافل ہو گئے اور بعض اونمین سے
وہ ہین کہ کتابین اونکی ضائع ہو گئین پس حفظ سے حدیث
کرنی شروع کی اور غلطی کی اور بعض اونمین سے قوم ثقون کی ہے
لیکن آخر عمر مین اونکی عقل مختلط ہو گئی۔ اور بعض وہ ہین
جنہون نے سہو سے خطا بولا۔ پھر جب اونکو صواب معلوم ہوا
اوس غیرت کی مارے کہ ہمکو لوگ غلطی کی طرف منسوب کرینگے
رجوع نہ کیا اور بعض اونمین سے زندیق ہین اونہون نے قصد شریعت مین فساد
ڈالنے کے لیے اور لوگون کو شک مین واقع کرنیکے لیے اور دین کے ساتھ کھیلنے
کو لیے بنائی ہین کہا حماد بن زید نے زندیقون نے چار ہزار حدیث بنائی
ہے جنمین اونمین حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیا ہے بعضون نے اپنے
مذہب کی نصرت کے لیے بنائی ہین۔ ایک شخص نے بدعتیون سے توبہ
کی پھر وہ کہتا تہا دیکھو تم جس سے یہ حدیث پکڑو اسلیے کہ جب ہم
کسی امر کا قصد کرتے تھے اوسکو ہم حدیث بنا لیتے تھے اور بعض اونمین سے
ان گمان پر بناتا ہے کہ یہ ترغیب اور ترہیب ہے مضمون انکے فعل کا یہ ہے
کہ شریعت ناقص ہے تمامیت کی حاجت رکہتی ہے اور بعضون نے
سند و نکا بنانا کلام کی تحسین کے لیے جائز رکہا ہے اور بعضون نے
سلطان کا تقرب حاصل کرنیکے لیے بنائی ہین اور بعض اونمین سے قصہ خوان ہین
اسلیے کہ یہ ایسی حدیثون کا ارادہ رکہتے ہین جو نرمی اور رخرچ پر دال
ہون اور صحیح حدیثین اونکی مثل بہت ہین لیکن جب اونکو یاد کرنا
مشکل ہو گیا تو اونہون نے عدم دین کو خرچ کیا اور اونکے پاس جاہل
حاضر ہوتے ہین اور اکثر اوقات مجھپر حدیثین مجلس وعظ مین پیش کیجاتی

۳ ہین اور قصہ خوان اوس زمانہ کا اونکو ذکر کرتے ہین مین اونکو رد کرتا ہون وہ مجھسے کینہ رکھتے ہین انتہی اور اسباب وضع سے یہی) ۴ اور جب ابن ابی العوجا قتل کرنیکے لیے پکڑا گیا کہا اوسنے مینے چار ہزار حدیث بنائی ہے

لا دین له عند المناظرة فی الجامع من الاستدلال
علی ما یقوله کما یطابق هواه تنفیقا لجداله و
تقویما لمقاله واستطالة علی خصمه ومحبة للغلبة
وطلبا للریاسة وفرارا من الفضیحة اذا ظهر علیه
من یناظره ومن اسبابه تنفیق المدعی للعلم
لنفسه علی من یتکلم عنده اذا عرض البحث عن
حدیث ووقع السؤال عن کونه صحیحا او ضعیفا
او موضوعا فیقول من کان فی دینه رقة وفی
علمه دغل هذا الحدیث اخرجه فلان وصححه
فلان وینسب ذلک الی مؤلفات یقل وجودها لیظهر منه
بانه قد اطلع علی ما لم یطلعوا علیه وعرف ما لم
یعرفوه وربما لم یکن قد قرع سمعه ذلک اللفظ
المسؤل قبل هذه المرة فان هذا نوع من انواع و
شعبة من شعب الکذب وقد یسمعه من لم یقف
علی حقیقة حاله فیعتقد صحة ذلک وینسب ذلک
الکلام الی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
ویقول رواه فلان وصححه فلان کما قال ذلک
المخذول **باب** فضائل الامکنة والازمنة

حدیث اربع مدائن من مدن الجنة
فی الدنیا مکة والمدینة وبیت المقدس ودمشق
واربع مدائن من مدن النار فی الدنیا القسطنطینیة و
طبریة وانطاکیة المحترقة وصنعاء وان المیاه
العذبة والریاح اللواقح من تحت صخرة بیت
المقدس رواه ابن عدی عن ابی هریرة مرفوعا
وفی اسناده الولید بن محمد الموقری وهو کذاب

رکھے دین مجلسون مین مناظرہ کے وقت اپنے قول پر جیسے اونکی
خواہش ہوتی ہے اپنے جدال کی رواج دینے کے لیے اور اپنی کلام کے
قائم کرنے کے لیے وخصم پر غلبہ کیجانیکے لیے اور غلبہ کی محبت کے واسطے
اور ریاست کی طلب کے لیے اور خواری سے بھاگنے کے واسطے جب انپر
اونکا خصم غلبہ پاوے بنا لیتے ہین۔ اور اسباب وضع سے یہ بھی ہے مدعی
اپنے علم کے رواج دینے کے واسطے اوس شخص پر جسسے کلام کر رہا ہے
جب کسی حدیث سے بحث پیش ہو اور سوال اوسکے صحیح ہونے یا ضعیف
ہونے یا موضوع ہونے سے واقع ہو (بناتا ہے) پس جس شخص کے دین مین
سستی ہو اور اوسکے علم مین کھوٹ ہو کہتا ہے کہ اس حدیث کو فلان نے روایت
کیا ہے اور فلان نے اسکی تصحیح کی ہے اور ایسی مولفات کا نام لیتا ہے
جنکا وجود کم ہوتا ہے اسکے گروہ کو یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یہ اتنی کتابین
جانتا ہے کہ ہم نہین جانتے اور اسقدر پہچانتا ہے کہ ہم نہین پہچانتے
اور اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ یہ لفظ مسؤل اس بار سے پہلے اسکے کانون
نے کبھی سنا بھی نہین ہوتا پس یہ ایک نوع ہے انواع وضع سے اور شعبہ ہے شعب کذب
سے اور کبھی اوسکو وہ شخص سنتا ہے جو حقیقت حال پر واقف نہین ہوتا
پس اسکی صحت کا اعتقاد کر لیتا ہے اور اوس کلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کی منسوب کر دیتا ہے اور کہتا ہے فلان نے اسکو روایت کیا ہے اور فلان نے اسکی
تصحیح کی ہے جیسا کہ اس خوار نے کہا ہے **باب** مکان اور زمان کی فضیلت مین

حدیث دنیا مین چار شہر جنت کے شہرون سے ہین مکہ اور مدینہ اور
بیت المقدس اور دمشق اور چار شہر دنیا مین آگ کے شہرون سے
ہین قسطنطنیہ اور طبریہ اور انطاکیہ جلا ہوا اور صنعا اور میٹھا
پانی۔ اور ہوائین بار دار بیت المقدس کے پتھر کے نیچے
سے ہین۔ اسکو ابن عدی نے ابی ہریرہ سے مرفوعا
روایت کیا ہے۔ اور اس کی اسناد مین الولید بن
محمد الموقری ہے۔ اور وہ کذاب ہے ++

باب فضائل الامکنة والازمنة

قال ابن عدی هذا منکر لا یرویه عن الزهری
غیر الموقری ورواه ایضا ابن عساکر من وجه
اخر قال ابو عبدالله السقطی لیس هی صنعاء الیمن
انما هی صنعاء بارض الروم وذکر البلاذری ان
انطاکیة المحترقة بارض الروم احرقها العباس
ابن الولید انتهی والحدیث قد اورده ابن الجوزی
فی الموضوعات فاصاب **حدیث** جنان هذه
الدنیا دمشق الشام ومرو خراسان وصنعاء
الیمن وجنة هذه الجنان صنعاء ذکره بعض المورخین
من الیمنیین لم اقف علیه فی کتاب من کتب الحدیث
حدیث یاتی علی الناس زمان یکون افضل
الرباط رباط جدة رواه ابن عدی عن ابن عمر
مرفوعا وفی اسناده محمد بن عبد الرحمن البیلمانی
ولیس بشیء حدث عن ابیه بمائتی حدیث موضوعة
حدیث اربعة ابواب من ابواب الجنة مفتحة
فی الدنیا اولهن الاسکندریة وعسقلان و
قزوین وفضل جدة علی هؤلاء کفضل بیت الله
الحرام علی سائر البیوت رواه ابن حبان عن علی
مرفوعا وفی اسناده عبد الملک بن هرون وهو
کذاب قال فی المیزان والسند ظلمة الیه فما
ادری من اختلقه **حدیث** اهل مقابر
عسقلان یزفون الی الجنة کما تزف العروس الی
زوجها رواه ابن عدی عن ابن عمر وفی اسناده بشیر
ابن میمون ولیس بشیء وقد رواه ابن حبان من وجه
اخر وفی اسناده حمزة بن ابی حمزة وهو وضاع

کہا ابن عدی نے یہ منکر ہے اسکو زہری سے سوائے موقری کے روایت
کوئی نہین کرتا۔ اور اسکو ابن عساکر نے بھی دوسری وجہ سے روایت
کی ہو کہا ابو عبداللہ السقطی نے یہ صنعا یمن کا نہین بلکہ یہ صنعا ارض
جو روم کی زمین ہے ہے اور بلاذری نے ذکر کیا ہو کہ انطاکیہ جلا ہوا روم کی
زمین ہے اسکو عباس بن الولید نے جلایا تھا انتہے اور حدیث کو ابن
جوزی موضوعات مین لایا ہے پس صواب کو پہونچا ہے۔
حدیث محبت دنیہ والے اس دنیا کے تمام مین دمشق اور
خراسان مین مرو اور یمن مین صنعا ہین اور جنتان محبت
دنیہ والون کے صنعا ہی یمن کے بعض مورخون نے یہ ذکر کیا ہے
اور مین اسپر کسی کتاب مین کتب حدیث سے واقف نہین ہوا
حدیث لوگون پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ افضل رباط اسوقت
رباط جدہ کی ہوگی۔ اسکو ابن عدی نے ابن عمر سے مرفوعا روایت
کیا ہے۔ اور اسکی اسناد مین محمد بن عبد الرحمان البیلمانی ہی اور وہ
کچھ شے نہین ہے اور اسنے اپنے باپ سے دو سو حدیث موضوع بیان کی ہے
حدیث چار دروازے جنت کو دروازون سے دنیا مین کہلے ہوئے ہین پہلا
انکا اسکندریہ ہے اور عسقلان اور قزوین اور فضیلت جدہ کی ان
سب پر مثل فضیلت خانہ کعبہ کی ہو تمام گھر پر اسکو ابن حبان
نے علی سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین
عبد الملک بن ہارون ہے۔ اور وہ کذاب ہی۔ کہا میزان
مین اور سند اس تک ظلم ہے مین نہین جانتا کس نے
اسکو بنایا ہے **حدیث** عسقلان کے مقبرہ کے لوگ اسطرح جنت
کی طرف بھیجے جاوینگے جیسے دلہن خاوند کیطرف بھیجی جاتی
ہے اسکو ابن عدی نے ابن عمر سے روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین بشیر
ابن میمون ہے اور یہ کچھ شے نہین ہے اور ابن حبان نے دوسری وجہ
سے روایت کی ہی اسکی اسناد مین حمزہ بن ابی حمزہ ہی اور وہ وضاع ہے

وقد روى احمد فى المسند من حديث انس مرفوعا عسقلان احد العروسين يبعث الله منها يوم القيمة سبعين الفا لا حساب عليهم ويبعث منها خمسين الف شهيد وفودا الى الله وبها صفوف الشهداء رؤسهم منقطعة فى ايديهم تثج اوداجهم دما يقولون ربنا واتنا ما وعدتنا على رسلك ولا تخزنا يوم القيمة انك لا تخلف الميعاد فيقول صدق عبيدى اغسلوهم بنهر البيضة فيخرجون منها نقياء بيضا فيسرحون فى الجنة حيث شاؤا هذا الحديث اورده ابن الجوزى فى الموضوعات وقال فى اسناده ابو عقال هلال ابن زيد يروى عن انس اشياء موضوعة قال ابن حجر فى القول المسدد هذا الحديث فى فضائل الاعمال والتحريض على الرباط وليس فيه ما يحيله الشرع ولا العقل فالحكم عليه بالبطلان بمجرد كونه من رواية ابن عقال لا يتجه وطريقة الامام احمد معروفة فى التسامح فى احاديث الفضائل دون احاديث الاحكام هذا كلامه ولا يخفاك ان هذا مراوغة من الحافظ ابن حجر وخروج عن الانصاف فان كون الحديث فى فضائل الاعمال وكون طريقة احمد معروفة فى التسامح فى احاديث الفضائل لا يوجب كون الحديث صحيحا ولا حسنا ولا يقدح فى كلام من قال فى اسناده وضاع ولا يستلزم صدق ما كان كذبا وصحة ما كان باطلا فان كان ابن حجر يسلم ان ابا عقال

اور احمد نے مسند مین انس سے مرفوعا روایت کی ہی عسقلان ایک دولہن ہے اللہ تعالی اوس سے قیامت کو دن ستر ہزار آدمی ایسے اٹھائیگا جنکا حساب نہ ہوگا - اور پچاس ہزار اوس سے شہید جو اللہ تعالے کی طرف قاصد ہین اوٹھائیگا - اور اوسمین صفین شہیدون کی ہونگی سر اونکے کٹے ہوئے اونکے ہاتہون مین ہونگے - اونکی آنتین خون بہائین گی کہینگے ای ہمارے رب دے ہمکو جو تونے ہمارے ساتہہ اپنے رسولون کے (ہاتہہ سے) وعدہ کیا ہی اور قیامت کے دن ہمکو خراب کر بیشک تو وعدہ خلاف نہین کرتا کہیگا اللہ تعالے میرے بندون نے سچ کہا ہے انکو سفید نہر مین نہلاؤ پس وہ اوس سے صاف سفید نکلینگے پہر جنت مین جہان چاہین چرینگے - اس حدیث کو ابن جوزی موضوعات مین لایا ہی اور کہا اسکی اسناد مین ابو عقال ہلال بن یزید ہی انس سے موضوع چیزین روایت کرتا ہی کہا ابن حجر نے القول المسدد مین اس حدیث مین بیان فضائل اعمال کا اور سرحد ملک کی پاسبانی پر برانگیختہ کرنیکا ذکر ہے اور اسمین کوئی ایسی شے نہین جسکو عقل اور شرع محال سمجھے پس اسپر حکم بطلان کا کرنا بمجرد اسکے راوی ابن عقال سے اچھا نہین ہے اور طریقہ امام احمد کا فضائل کی حدیثون مین تسامح کرنا سوائے احکام کی حدیثون کے معروف ہی - یہ کلام اوسکی ہی اور پوشیدہ نہین کہ یہ حافظ ابن حجر سے مراوغت ہے اور انصاف سے نکلنا ہے اسلیئے کہ ہونا حدیث کا فضائل اعمال مین اور امام احمد کا فضائل کی حدیثون تسامح کرنا حدیث صحیح اور حسن ہونے کو واجب نہین کرتا اور اوس شخص کی کلام کو جس نے کہا ہے کہ اسکی اسناد مین وضاع ہے قدح نہین کرتا - اور کذب کی صدق کو - اور باطل کی صحت کو لازم نہین پکڑتا - پس اگر ابن حجر اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ ابا عقال

یروی الموضوعات فالحق ماقاله ابن الجوزی
وان کان ینکر ذلک فکان الاولے به التصریح
بالانکار والقدح فی دعوے ابن الجوزی ثم ذکر
ابن حجر بعد کلامه السابق ان لهذا الحدیث
شاهدا من حدیث ابن عمر و ذکر الحدیث المتقدم
وقال لیس فیه سوے بشیر بن میمون ضعیف وله
شاهد اخر اخرجه ابو یعلی عن عبد الله بن بجینه
انه صلی النبی صلی الله علیه و اله وسلم علی اهل
تلک المقبرہ فسالوا بعض ازواجه فسالته
فقال هی مقبرة اهل عسقلان وله شاهد اخر
ذکره الدولابی فی الکنی عن سعید بن جبیر عن
ابن عباس مرفوعا یبعث فی المقبرة فی عسقلان
سبعون الف شهید یشفع کل منهم لعدد ربیعه
ومضر وروے سعید بن منصور مرسلا عن عطاء
الخراسانی قال بلغنی ان رسول الله صلی الله
علیه و اله وسلم قال یرحم الله اهل المقبرة ثلاث
مرات فسئل عن ذلک فقال تلک مقبرة یکون
لعسقلان وروی نحوه عبد الرزاق فی مصنفه
عن عائشة مرفوعا وقد روے ابن النجاری عن انس
مرفوعا والطبرانی عن ابن عباس مرفوعا فی
فضل رباط عسقلان حدیث یجلو الله
ثلاث قری یوم القیمة من زبرجد خضر اترف
الی ازواجهن عسقلان و الاسکندریه وقزوین
رواه ابو نعیم عن انس مرفوعا وفی اسناد عبد الله
بن عمر الاصبهانی وضاع حدیث ستفتح

موضوعات روایت کرتا ہے تو حق وہی ہے جو ابن الجوزی نے
کہا ہی۔ اور اگر اسبات کا انکار کرتا ہی تو پہر اسکو ساتہہ انکار او ابن
جوزی کو دعوی مین قدح کی تصریح کرنی لائق ہے پہر ابن حجر نے
بعد کلام سابق کے ذکر کیا ہی کہ اس حدیث کو لیے ابن عمر سے
شاہد ہی اور پہلی حدیث کو اوسنے ذکر کرکے کہا ہی کہ اسمین سوائے
بشیر بن میمون کے اور کوئی ضعیف نہین ہے اور اسکے لیے اور شاہد ہے
اسکو ابو یعلی عبد اللہ بن بجینہ سے لایا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم
نے اون مقبرہ والون پر نماز پڑہی پس لوگون نے بعض ام المومنین
سے سوال کیا اونسے آنحضرت سے سوال کیا فرمایا یہ مقبرہ اہل عسقلان
کا ہے اور اسکے لیے اور شاہد ہے۔ اسکو دولابی نے کنی مین
سعید بن جبیر سے اونے ابن عباس سے مرفوعا ذکر کیا ہے۔
عسقلان کے مقبرہ سے ستر ہزار شہید اوٹہائے جائینگے ہر ایک
اونمین ربیعہ اور مضر کی تعداد کے برابر شفاعت کرے گا
اور سعید بن منصور نے مرسلا عطا خراسانی سے روایت کی ہے
کہا اونے مجھی پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار
فرمایا ہے یا اللہ رحمت کر مقبرہ والونپر۔ آنحضرت سے اوسکی
بابت سوال ہوا فرمایا یہ مقبرہ عسقلان مین ہی اور اسکی مثل
عبد الرزاق نے مصنف مین عائشہ سے مرفوعا روایت کی ہی اور
روایت کی ہی ابن النجار نے انس سے مرفوعا اور طبرانی نے ابن
عباس سے مرفوعا رباط عسقلان کی فضیلت مین حدیث
قیامت کے دن اللہ تعالے تین گاؤن کو زمرد سے
ایسی عورت بنائیگا جو اپنے خاوند کے لیے تیار ہوتی ہے
عسقلان اور اسکندریہ اور قزوین۔ اسکو ابو نعیم نے
انس سے مرفوعا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین
عبد اللہ بن عمر اصبہانی وضاع ہے حدیث تمہارے لیے

عليكم الآفاق ويفتح عليكم مدينة يقال لها
قزوين من رابط فيها اربعين كان له في الجنة
عمودين من ذهب عليه زبرجدة خضراء عليها قبة
من ياقوتة حمراء لها سبعون الف مصراع من
ذهب على كل مصراع زوجة من الحور العين رواه
ابن ماجة في سننه عن انس مرفوعا وفي اسناده
داؤد بن المحبر وهو وضاع وفي اسناده ايضا
ضعيف ومتروك وقد اورده ابن الجوزي في
الموضوعات فاصاب ولعل هذا هو الحديث
الذي يقال ان في سنن ابن ماجة حديثا
موضوعا حديث رفعت لي الارض فرايت
مدينة اعجبتني فقلت يا جبريل اي مدينة
هذه قال نصيبين فقلت اللهم عجل فتحها
واجعل فيها للمسلمين بركة رواه ابن عدي
عن ابي هريرة مرفوعا وقال حديث منكر وفي
اسناده عبد السلام بن محمد الحضرمي وهو يعني لا
ومحمد بن كثير بن مروان يروي عن الليث وغيره
الاباطيل والبلاء منه حديث تميم ما رايت
في الروم مدينة مثل مدينة انطاكية ما رايت
اكثر مطرا منها فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم
وذلك ان فيها التوراة وعصى موسى ورضراض
الالواح ومائدة سليمان في غار من غيرانها
الخ رواه ابن حبان عن تميم وقال عبد الله بن السري
المدايني يعني المذكور في اسناده يروي عن ابي عمران
الجوني العجائب التي لا شك انها موضوعة +

شہر فتح ہونگے اور تمہارے لیے ایک شہر فتح ہوگا نام اوسکا قزوین ہے
جو شخص اوسمین چالیس رات تک سرحد کی پاسبانی کرے اوسکے لیے جنت مین
سونے کے دو ستون ہین اوسپر زبرجد سبز ہوگا اونپر ایک قبہ یاقوت سرخ سے
ہوگا۔ اوسکی ستر ہزار چوکھٹ سونے کی ہوگی ہر ایک چوکھٹ پر ایک گشادہ
آنکھون والی حور ہوگی۔ اسکو ابن ماجہ نے انس سے مرفوعًا روایت
کیا ہے۔ اور اسکی اسناد مین داؤد بن المحبر ہے اور وہ وضاع ہے
اور بھی اسکی اسناد مین ضعیف اور متروک ہین اور ابن جوزی نے اسکو
موضوعات مین لکھا ہے اور صواب کو پہونچا ہے شاید وہ یہی
حدیث ہے کہ کہا جاتا ہے کہ سنن ابن ماجہ مین حدیث موضوع
ہے حدیث میرے لیے زمین دکھلائی گئی ہے پس مینے
ایک شہر دیکھا ہے وہ مجھے بہت پسند آیا ہے تو مینے کہا اے
جبرائیل یہ کونسا شہر ہے کہا نصیبین مینے کہا الٰہی اسد جلدی
اسکو فتح کر اور اسکو مسلمانون کے لیے برکت دے اسکو ابن عدی
نے ابی ہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے۔ اور کہا حدیث
منکر ہے۔ اور اسکی اسناد مین عبد السلام بن محمد الحضرمی
ہے اور وہ مجہول ہے اور محمد بن کثیر بن مروان لیث وغیرہ سے
اباطیل روایت کرتا ہے اور بلا اسی سے ہے حدیث
تمیم کی مینے روم مین کوئی شہر مثل شہر انطاکیہ کی نہین
دیکھا کسی شہر مین اس سے زیادہ مینہ نہین برستا فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اسلیے ہے کہ اسمین توراۃ اور موسیٰ
کا عصا اور تختون کے ٹکڑے اور دسترخوان سلیمان کا
اوسکی غارون سے کسی غار مین ہے الخ اسکو ابن حبان نے تمیم
سے روایت کیا ہے اور کہا اوسنے عبد اللہ بن السری المدائنی
یعنے جو مذکور اسکی اسناد مین ہے ابی عمران الجونی سے
عجائبات روایت کرتا ہے جنکے موضوع ہونے مین کچھ شک نہین ہے

حدیث ان مصر ستفتح علیکم بعدی فانتجعوا خیرها ولا تتخذوها قرارا فانه یساق الیها اقل الناس اعمارا رواه ابو سعید بن یونس عن موسی بن علی بن رباح عن ابیه عن جده وقال منکر جدا وفی اسناده مطهر بن الهیثم وهو متروک قال فی اللآلی دونه ابن ماجة والحدیث اخرجه ابن شاهین وابن السکن فی الصحابة وابن السنی وابو نعیم فی الطب حدیث ان ابلیس دخل العراق فقضی حاجته منها ودخل الشام فطرد حتی بلغ میسان ثم دخل مصر فباض وفرخ وبسط عبقریه رواه الازدی عن ابن عمر مرفوعا وفی اسناده ضعفاء وفیه احمد بن عبد الرحمن بن اخی ابن وهب قال ابن الجوزی کذاب وادخل الحدیث فی الموضوعات وقال فی اللآلی کلا بل احمد ثقة روی له مسلم وقد تابعه حرملة کما رواه الطبرانی قول عمر لما فتحت خراسان مالی ولک یا خراسان وددت ان بینی وبین خراسان جبالا من نار والف سد کل سد مثل یاجوج وماجوج فقال علی بن ابی طالب مهلا یا ابن الخطاب هذا اتیت بعلم محمد واطلعت علی علم محمد فان لله بخراسان مدینة یقال لها مرو اسسها اخی ذو القرنین ثم ذکر کلاما طویلا عدد فیه کثیرا من مدائن خراسان وهو موضوع بلا شک وفی اسناده ابو عصمة نوح بن ابی مریم وهو

مرو من خراسان و

حدیث میرے بعد جلدی تم پر مصر فتح ہوگا پس اوس سے جو حاصل کرو اور اوسکو جائے قرار نہ بناؤ اسلیئے کہ کم عمر آدمی اسکی طرف چلائے جائینگے اسکو ابو سعید بن یونس نے موسے بن علی بن رباح سے اونے اپنے باپ سے اور اونے اپنے دادا سے روایت کی ہے اور کہا یہ بہت منکر ہے اور اسکی اسناد مین مطہر بن ہیثم ہے اور وہ متروک ہے کہا لآلی مین اس سے ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو ابن شاہین نے اور ابن السکن نے صحابہ مین اور ابن السنی اور ابو نعیم نے طب مین روایت کی ہے حدیث شیطان عراق مین داخل ہوا اور اوسنے اپنی حاجت پوری کی اور شام مین داخل ہوا تو وہان سے ہانکا گیا تاکہ میسان مین پہنچا پھر مصر مین داخل ہوا وہان انڈے دیے اور بچے نکالے اور اپنی کپڑی بچھائی اسکو ازدی نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین ضعیف ہین اور اسمین احمد بن عبد الرحمن بن بھائی ابن وہب کا ہے کہا ابن جوزی نے کذاب ہے اور اس حدیث کو اونے موضوعات مین داخل کیا ہے اور کہا لآلی مین ہرگز بات نہین ہے بلکہ احمد ثقہ ہے اور اوس سے مسلم نے روایت کی ہے اور حرملہ اسکا تابع ہوا ہے جیسا کہ طبرانی نے روایت کیا ہے قول عمر کا جب خراسان فتح ہوا مجھکو خراسان سے کیا (علاقہ) ہے اور خراسان کا مجھسے کیا (علاقہ) ہے مین دوست رکھتا ہون کہ میرے اور خراسان کے بیچ مین آگ کے پہاڑ ہون اور ہزار دیوار مثل دیوار یاجوج اور ماجوج کی ہو — کہا علی بن ابی طالب نے چھوڑ دے اے ابن خطاب کیا علم محمد کا تیرے پاس ہے اور محمد کے علم پر تونے اطلاع پائی ہے پس تحقیق اللہ تعالے کے لیے خراسان مین ایک شہر ہے نام اوسکا مرو ہے اسکو بسایا ہے میرے بھائی ذو القرنین نے پھر اونے لمبی کلام ذکر کی اور اوسمین اونے بہت خراسان کے شہر کا شمار کیا ہے یہ بلا شک موضوع ہے اور اسکی اسناد مین ابو عصمہ نوح بن ابی مریم ہے اور وہ

واضعه حديث ان الناس سيمصرون
امصارا ويمصرون مصرا يقال لها البصرة
فان انت اتيتها فسكنت فيها فاجتنب مسجدها
وسوقها واحسبها قال وعليك بضواحيها
فيكون بها خسف ومسخ قال انس فمن هناك
سكنت القصر رواه ابن عدي عن انس مرفوعا
وفي اسناده عمار بن زربي قال ابن الجوزي كذاب
وادخل الحديث في موضوعاته من اجله قال في
اللآلي اخرجه ابو الشيخ في الفتن وله طريق آخر
اخرجه ابو داود في سننه فذكر نحوه قال
الحافظ العلائي هذا الحديث ذكره ابن الجوزي
في الموضوعات وتعلق فيه بعمار بن زربي ولم
ينفرد به بل له سند آخر رواه ابو داود وساقه
ثم قال في اسناد ابي داود رجاله رجال الصحيح كلهم
وقد رواه الطبراني في الاوسط من طريق ثالث
حديث تبنى مدينة بين دجلة ودجيل
لهي اسرع ذهابا في الارض من الوتد الحديد في
الارض الرخوة رواه الخطيب وابن عدي والطبراني
عن انس مرفوعا وفي اسناده متروك ومجهول و
الحديث منكر وقال في الميزان باطل وللحديث طرق
كثيرة جدا قد استوفاها صاحب اللآلي وفي
بعضها التصريح بانها بغداد حديث
مصر اطيب الارضين ترابا وعجمها اكرم العجم
انسابا قال ابن حجر لا اعرفه مرفوعا وانما يعرف
معناه عن عمرو بن العاص حديث الخبيزة

اسکا واضع ہی حدیث قریب ہی کہ لوگ بہت شہر دیکھین گے اور
ایک شہر کو اپنی قرارگاہ بنائین گے نام اوسکا بصرہ ہے اگر تو اوسمین آئے
اور اوسمین سکونت اختیار کرے تو اوسکی مسجد اور بازار سے بچیو (راوی
کہتا ہے) مین گمان کرتا ہون یہ بھی آپنے کہا ہی اور لازم پکڑ گرد اسکا
اسمین خسف اور مسخ ہوگا کہا انس نے مین اسلیے گھر مین سکونت رکھتا
ہون - اسکو ابن عدی نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد
مین عمار بن زربی ہے کہا ابن جوزی نے کذاب ہی اور حدیث
کو اوسنے اسی باعث سے موضوعات مین داخل کیا ہے کہا لآلی مین اسکو
ابو الشیخ فتن مین لایا ہے اور اسکے لیے اور طریق بھی ہی ابو داود اسکو
اسکی مثل سنن مین لایا ہے - کہا حافظ علائی نے اس حدیث کو ابن
جوزی نے موضوعات مین ذکر کیا ہے اور وہ اسمین عمار بن
زربی کے ساتھہ متعلق ہوا ہے اور وہ متفرد نہین ہوا بلکہ
اوسکی لیے سند اور بھی ہے اسکو ابو داود لایا ہے پہر کہا اوسنے اسناد
ابو داود کی راوی تمام صحیح کے راوی ہین اور طبرانی نے اسکو اوسط
مین طریق ثالث سے روایت کیا ہے حدیث دجلہ اور دجیل
کے درمیان ایک شہر بنایا گیا ہو وہ زمین کی اندر جانے مین لوہے
کی میخ سے جو زمین نرم مین ہو حال جلدی کرنیوالا ہے - اسکو
خطیب نے اور ابن عدی اور طبرانی نے انس سے مرفوعا روایت
کیا ہے اور اسکی اسناد مین متروک و مجہول ہی اور حدیث
منکر ہے اور کہا میزان مین باطل ہے - اور حدیث کی لیے بہت
طرق ہین انکو صاحب لآلی لایا ہے اور بعض مین تصریح ہے
کہ وہ شہر بغداد ہے حدیث مصر کی مٹی سب زمینون سے
اچھی ہے اور عجم اوسکا سب عجمون سے اکرم ہے - کہا ابن
حجر نے مین اسکو مرفوع نہین جانتا ولیکن معنے اسکے
عمرو بن العاص سے مشہور ہین حدیث خبیزہ +

روضة من رياض الجنة ومصر خزائن الله في
ارضه قال في الذيل هو من نسخة نبيط الكذاب
حديث الجفاء والبغي بالشام لا يصح في اسناده
متروك حديث بابان في الجنة مفتوحان
عبادان وقزوين واول بقعة امنت بمحمد صلى
الله عليه وآله وسلم عبادان واول بقعة امنت
بعيسى بن مريم نصيبين في اسناده متهم +
حديث لولا ان الله اقسم بيمينه وعهده لا
يبعث بعدي نبيا لبعث من قزوين الف نبي هو
موضوع حديث اللهم ارحم اخواني
بقزوين لا يصح وكذا لا يصح حديث يكون لامتي مدينة
يقال لها قزوين الساكن بها افضل من ساكن
الحرمين وكذا من بات بالري ليلة واحدة
صلى فيها وصام فكانما بات في غيره الف ليلة
صامها وقامها وكذا حديث اخاف على الري
قزوين ان يغلب عليهما العدو حديث اني
لاجد نفس الرحمن من اليمن قال في المختصر لم اجده
فائدة الاحاديث التي يرويها المؤرخون من اهل
اليمن في فضل صنعاء لا يصح منها شيء ولا اعرف
لها اسنادا في كتاب من كتب الحديث وقد جمعها
بعضهم فكانت اربعين حديثا وكذا ما يذكرونه
من الاحاديث في فضل زبيد كحديث اللهم
بارك في زبيد وفي ربيع وكذا الاحاديث التي
يذكرونها في فضل جامع صنعاء وفضل البقعة
المسماة بين المسموزة والمنقورة في مؤخرة

ایک باغ ہے جنت کے باغون سے اور مصر زمین مین اللہ تعالی
کا خزانہ ہے۔ کہا ذیل مین یہ نسخہ نبیط کذاب سے ہے حدیث
ظلم اور سرکشی شام مین ہے یہ صحیح نہین ہے اسکی اسناد مین متروک
ہے حدیث دو دروازے جنت مین کہلے ہوے ہین عبادان اور
قزوین اور سب گاؤن سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ایمان
لایا ہے عبادان ہے اور سب گاؤن سے پہلے جو عیسے بن مریم علیہما
السلام کے ساتہ ایمان لایا ہے نصیبین ہے اسکی اسناد مین متہم
ہے حدیث اگر اللہ تعالی اپنے یمین اور عہد کی قسم نہ کہاتا کہ میرے
بعد نبی نہ اوٹھایگا تو البتہ قزوین سے ہزار نبی اوٹہاتا یہ موضوع ہے
حدیث اے اللہ میرے بہایون قزوین والون پر رحمت کر صحیح
نہین ہے اور اسیطرح یہ حدیث بھی صحیح نہین ہے میری امت
کیلیے ایک شہر ہوگا اوسکا نام قزوین ہے اوسمین سکونت کرنے
والا حرمین کے ساکن سے افضل ہے اور ایسا ہی یہ حدیث جو شخص رے
مین ایک رات رہکر نماز پڑہے اور روزے رکہے گویا غیر جگہ مین ہزار رات
رہکر نماز پڑہتا رہا اور روزے رکہتا رہا اور ایسا ہی یہ حدیث مین رے اور
قزوین پر خوف کرتا ہون کہ اونپر دشمن غلبہ پائے حدیث مین
پاتا ہون نفس رحمن کا یمن سے کہا مختصر مین نے اسکو نہین پایا۔
فائدہ وہ حدیثین جو مورخ اہل یمن سے صنعا کی فضیلت مین
روایت کرتے ہین اونسے کوئی شی صحیح نہین ہے اور نہ مین انکی کسی
کتاب حدیث مین سند جانتا ہون اور بعضون نے انکو جمع کیا ہے
تو وہ چالیس حدیثین ہوئی ہین اور ایسی ہی وہ حدیثین جو فضیلت
زبید مین ذکر کرتے ہین مثل اس حدیث کی اے اللہ برکت کر
زبید اور ربیع مین۔ اور ایسی ہی وہ حدیثین جنکو فضیلت
جامع صنعا مین اور اوسجگہ کی فضیلت مین جو درمیان مسمورہ
اور منقورہ کے موخرہ مین نام رکہا گیا ہے ذکر کرتے ہین +

كلها باطلة وكذا الاحاديث التي يذكرونها
في فضل جامع الجند من بلاد اليمن وقد توسع
المؤرخون في ذكر الاحاديث الباطلة في
فضائل البلدان ولاسيما بلدانهم فانهم
يتساهلون في ذلك غاية التساهل ويذكرون
الموضوع ولا ينبهون عليه كما فعل الربيع في
تاريخه الذي سماه قرة العيون باخبار اليمن
الميمون وتاريخه الاخر الذي سماه بغية المستفيد
باخبار مدينة زبيد مع كونه من اهل الحديث
وممن لا يخفى عليه بطلان ذلك فليحذر المتدين
من اعتقاد شئ منها او روايته فان الكذب في
هذا قد كثر وجاوز الحد وسببه ما جبلت عليه
القلوب من محبة الاوطان والشغف بالمنشا
حديث يوم السبت يوم مكر ومكيدة
ويوم الاحد يوم بناء وعروس ويوم الاثنين
يوم سفر وتجارة ويوم الثلاثاء يوم دم ويوم
الاربعاء يوم نحس ويوم الخميس يوم دخول
على السلطان وقضاء الحوائج ويوم الجمعة يوم
خطبة ونكاح رواه ابن حبان عن ابي هريرة مرفوعا
وفيه انهم كانوا يقولون له في كل يوم وله
ذلك يا رسول الله فيقول لكذا وهو موضوع
وفي اسناده مجاهيل وضعفاء وقد رواه تمام في
فوائده من حديث ابي سعيد **حديث** الجمعة حج
المساكين وفي لفظ الجمعة حج فقراء امتي لا اصل
له **حديث** من اصبح يوم الجمعة صائما

سبکی سب باطل ہین اور ایسا ہی وہ حدیثین جو یمن کے شہرون
سے جامع جند کی فضیلت مین ذکر کیے گئی ہین اور مؤرخون نے
شہرونکی فضیلت مین باطل حدیثون کے ذکر کرنیمین بہت
توسع کیا ہے خصوصًا اپنے اپنے شہرون مین وہ لوگ اوسمین نہایت
درجہ کا تساہل کرتے ہین اور موضوع ذکر کرتے ہین اور اوسپر
تنبیہ نہین کرتے جیسا کہ ربیع نے اپنی تاریخ مین جسکا نام قرۃ
العیون باخبار الیمن المیمون ہے اور دوسری کا نام بغیۃ المستفید
باخبار مدینہ زبید ہے کیا ہو باوجودیکہ وہ محدث تھا اور ان شخصون
سے تھا جنپر بطلان اونکا پوشیدہ نہین ہے پس چاہیے کہ متدین
ایسی چیزون کے اعتقاد اور روایت سے پرہیز کرے اسلیے کہ
کذب اسمین بہت ہوگیا ہے اور حد سے تجاوز کر گیا ہے اور سبب
اسکا یہ ہے دلونمین وطنونکی محبت اور جائے پرورش کی الفت جبلی
ہے **حدیث** ہفتہ کا دن مکر اور فریب کا ہے اور
اتوار کا دن بنا اور عرس کا ہے اور پیر کا دن سفر اور
تجارت کا ہے۔ اور منگل کا دن خون کا ہے اور بدھ کا دن
نحس ہے۔ اور جمعرات کا دن بادشاہون پر داخل ہونے
اور حاجتون کے پورا کرنے کا ہے۔ اور جمعہ کا دن منگنے اور
نکاح کا ہے اسکو ابن حبان نے ابی ہریرہ سے مرفوعًا روایت
کیا ہے۔ اور اسی مین ہے کہ وہ لوگ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکا سبب پوچھتے تھے کہ یہ کیا موجب
ہے آپ فرماتے تھے اسکا سبب یہ ہے۔ یہ موضوع ہے اور اسکی اسناد
مین کئی مجہول اور ضعیف ہین۔ اور تمام نے فوائد مین اسکو
ابی سعید سے ذکر کیا ہے **حدیث** جمعہ مسکینون کا حج ہے
اور ایک روایت مین ہے جمعہ میری امت کی فقیرونکا حج ہے اسکی کچھ
اصل نہین **حدیث** جو شخص جمعہ کے دن صبح ہی سے روزہ رکھے

وعاد مریضا واطعم مسکینا ویتبع جنازة لم
یتبعه ذنب اربعین سنة هو موضوع کما قال
ابن الجوزی وروی من وجه اخر **حدیث** من
اذا کان یوم الجمعة نادت الطیر الطیر والوحوش
الوحوش والسباع السباع سلام علیکم هذا
یوم الجمعة هو من نسخة موضوعة وکذا حدیث
اربعة یستانفون العمل المریض اذا برأ والمشرك
اذا اسلم والمنصرف من الجمعة ایمانا واحتسابا و
الحاج **حدیث** ابن عباس فی قوله تعالی
ایام نحسات حیث قال الایام کلها خلق الله
بعضها سعودا وبعضها نحوسا وما من شهر الا
وفیه سبعة ایام نحسات الی ان قال ویوم
الاربعاء اذا کان اخر الشهر فذلك یوم نحس مستمر
قال ابن حجر هذا کذب علی ابن عباس ولا تحل روایته
حدیث لو سافر رجل یوم السبت من مشرق
الی مغرب لرده الله عز وجل الی موضعه قال
صلاح الدین هذا الحدیث منکر وموضوع **حدیث**
لا یبدو جذام ولا برص الا یوم الاربعاء فی اسناده
من یروی الموضوعات **حدیث** یوم الاربعاء
یوم نحس مستمر قال الصغانی موضوع وکذا قال ابن
الجوزی ورواه الخطیب وفی اسناده کذاب ورواه ابن
مردویه وفی اسناده متروك **حدیث** من بشرنی
بخروج صفر بشرته بالجنة قال الصغانی موضوع
وکذا قال العراقی **حدیث** اکثروا من الاستغفار فی
شهر رجب فان لله فی کل ساعة منه عتقاء من النار

اور مریض کی عیادت کرے اور مسکین کو طعام کہلاوے اور جنازے
کی تابعداری کرے اوسکی چالیس برس تک گناہ تابع نہیں ہوتے یہ موضوع ہے
جیسا کہ ابن جوزی نے کہا ہے اور دوسری وجہ سے بھی مروی ہے **حدیث**
جب جمعہ کا دن ہوتا ہے جانور جانوروں کو اور وحشی وحشیوں کو
اور درندے درندوں کو آوازہ کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) سلام ہو
تمپر یہ جمعہ کا دن ہے یہ نسخہ موضوعہ سے ہے اور ایسا ہی یہ حدیث
چار شخص نئے سرے سے عمل شروع کریں مریض جب تندرست ہو اور
مشرک جب مسلمان ہو اور جمعہ سے ایمان اور ثواب حاصل کرکے لوٹنے
والا اور حاجی **حدیث** ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں
کہا ہے (ایام نحسات) اللہ تعالی نے بعض دنوں کو سعد اور بعض کو
نحس پیدا کیا ہے اور کوئی مہینہ ایسا نہیں جسمیں سات دن نحس
نہ ہوں تا کہ کہا اور بدھ جب آخر مہینہ سے بدھ کا دن ہو تو وہ دن نحس
ہوتا ہے۔ کہا ابن حجر نے یہ ابن عباس پر کذب ہے اور اس
روایت کا بیان کرنا حلال نہیں ہے **حدیث** اگر کوئی
شخص ہفتہ کو دن مشرق سے مغرب کی طرف سفر کرے اوسکو اللہ
تعالے اوسی جگہ میں لوٹا دیگا۔ کہا صلاح الدین نے یہ حدیث منکر اور
موضوع ہے **حدیث** جذام اور برص نہیں شروع ہوتے
مگر بدھ کو دن۔ اسکی اسناد میں وہ شخص ہے جو موضوعات
روایت کرتا ہے **حدیث** بدھ کا دن ہمیشہ نحس کا دن
ہے۔ کہا صغانی نے موضوع ہے۔ اور ایسا ہی ابن جوزی نے
کہا ہے۔ اور خطیب نے بھی اسکو روایت کیا ہے اور اسکی اسناد
میں کذاب ہے اور ابن مردویہ نے روایت کیا ہے اسکی اسناد میں متروک ہے
حدیث جو مجھے صفر کے نکلنے کی خوشخبری دیوے میں اوسکو جنت کی خوشخبری
دونگا کہا صغانی نے موضوع ہے اور ایسا ہی عراقی نے کہا ہے **حدیث** ماہ رجب
میں بہت استغفار پڑھو اسلیے کہ اللہ تعالی اوسکی ہر ساعت میں آگ سے آزاد کرتا ہے

وان لله مدائن لا يدخلها الا من صام رجب قال فی الذیل فی اسناده الاصبغ لیس بشیء
حدیث فی رجب یوم ولیلة من صام ذلک الیوم وقام تلک اللیلة کان له من الاجر کمن صام مائة سنة الخ قال فی الذیل فی اسناده هیاج ترکوه وکذا ما ورد فی فضل صوم یوم منه او یومین قال فی الذیل ایضا اسناده ظلمات بعضها فوق بعض وفیه وضاع وکذا ما روی انه صلی الله علیه واله وسلم خطب قبل رجب بجمعة فقال یا ایها الناس انه قد اظلکم شهر عظیم رجب شهر الله الاصم تضاعف فیه الحسنات وتستجاب الدعوات وتفرج فیها الکربات هو حدیث منکر جدا وکذا من صام یوما من رجب وقام لیلة من لیالیه بعثه الله امنا یوم القیمة الخ فی اسناده کذاب وکذا حدیث من احیا لیلة من رجب وصام یوما منه اطعمه الله من ثمار الجنة الخ فی اسناده وضاع وکذا حدیث رجب شهر الله الاصم الذی افرده الله تعالی لنفسه فمن صام یوما منه ایمانا واحتسابا استوجب رضوان الله الاکبر الخ فی اسناده متروکان وکذا رجب شهر الله وشعبان شهری ورمضان شهر امتی وکذا فضل رجب علی الشهور کفضل القران علی سائر الکلام الخ قال ابن حجر موضوع وقال علی بن ابراهیم العطار فی رسالة له ان ما روی من فضل صیام رجب فکله موضوع او ضعیف +

اور اللہ تعالے کے شہر ہین اونمین نہ داخل ہوگا مگر وہ شخص جو رجب کے روزے رکھے کہا ذیل مین اسکی اسناد مین الاصبغ ہے وہ کچھ چیز نہین ہے **حدیث** رجب مین ایک دن اور رات ہے جو شخص اوس دن مین روزہ رکھے اور اوس رات مین کھڑا ہو تو اوسکے لیے اجر اوس شخص کے برابر ہوتا ہے جو سو برس روزہ رکھے الخ کہا ذیل مین اسکی اسناد مین ہیاج ہے اوسکو لوگون نے ترک کر دیا ہے اور ایسی وہ روایت ہے جسمین فضیلت اوسمین ایک دن کو روزے اور دو دن کے روزے کی وارد ہوئی ہے کہا ذیل مین اسکی اسناد مین بھی اندھیرے پر اندھیرا ہے اور اسمین وضاع ہے اور ایسی ہی یہ روایت جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ قبل رجب کے خطبہ پڑھا ہے پس فرمایا اے لوگو بڑا عظیم القدر مہینہ آیا رجب اللہ تعالے کا شہر اصم مہینہ ہے اسمین نیکیان دگنی ہوتی ہین اور دعائین قبول ہوتی ہین اور اوسمین مصیبتون سے کشائش ہوتی ہے یہ حدیث منکر ہے۔ اور ایسا ہی یہ حدیث جو شخص ایک دن رجب کے روزہ رکھے اور ایک رات نین اوسکی راتون سے کھڑا ہووے اوسکو اللہ تعالے قیامت کے دن بے غم اوٹھاویگا الخ اسکی اسناد مین کذاب ہے۔ اور ایسا ہی حدیث جو شخص رجب کی ایک رات زندہ رکھے اور ایکدن اوسمین روزہ رکھے اوسکو اللہ تعالی جنت کے میوون سے کھلاتا ہے الخ اسکی اسناد مین وضاع ہے اور ایسا ہی حدیث رجب اللہ تعالے کا مہینہ اصم ہے جسکو اللہ تعالی نے اپنے نفس کے لیے اکیلا کر رکھا ہے پس جو شخص ایکدن اوس مین ایمان اور ثواب کی امید پر روزہ رکھے اللہ تعالی کی رضا واجب ہو گئی الخ اسکی اسناد مین دو متروک ہین اور ایسا ہی یہ حدیث رجب اللہ تعالے کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے اور ایسا ہی یہ حدیث فضیلت رجب کی تمام مہینون پر مثل فضیلت قرآن کی ہے تمام کلامون پر الخ کہا ابن حجر نے موضوع ہے اور کہا علی بن ابراہیم العطار نے اپنے رسالہ مین جو رجب کے روزون کی فضیلت مین مروی ہے یہ کل

لا اصل له قال وكان عبد الله الانصاري لا
يصوم رجبا وينهى عنه ويقول لم يصح عن
النبي صلى الله عليه وآله وسلم في ذلك شئ
قال وكذا ما يفعل في هذه الازمان من اخراج
الزكوة في رجب دون غيره لا اصل له وكذا اكثر
اعتماد اهل مكة في رجب دون غيره لا اصل له
في علمي قال ومما احدث العوام صيام اول
خميس من رجب وكله بدعة ومما احدثوا
في رجب وشعبان اقبالهم على الطاعات
فيهما واعراضهم في غيرهما وما روي ان الله امر
نوحا بعمل السفينة في رجب وامر المؤمنين الذين
معه لصيامه موضوع وقد قدمنا بعض الاحاديث
الموضوعة في صيام رجب في كتاب الصيام +

حديث ما من عبد يبكي يوم قتل الحسين يعني
يوم عاشورا الا كان يوم القيمة مع اولي العزم
من الرسل قال في الذيل موضوع وكذا ما روي
من ان البكاء يوم عاشورا نور تام يوم القيمة هو
موضوع وضعته الرافضة وقد قدمنا في كتاب
الصيام ما في صيام عاشورا من الاحاديث الموضوعة

كتاب الصفات

حديث لما اسري بي الى بيت المقدس مر بي جبريل بقبر ابي
ابرهيم فقال انزل يا محمد فصل هنا ركعتين ثم
مر بي ببيت لحم فقال فصل ههنا وذكر حديثا
طويلا رواه ابن حبان عن ابي هريرة مرفوعا وفي
اسناده بكر بن زياد قال ابن حبان دجال يضع

جسکا اصل کچھ نہو کہا اونے اور عبد اللہ انصاری رجب مین کوئی
روزہ نہ رکہتا تہا بلکہ اس سے منع کرتا تہا اور کہتا تہا نبی صلی اللہ علیہ و
سلم سے اسمین کوئی شئی صحیح نہین ہوئی کہا اونے ایسا ہی ہے جو ان
وقتون مین رجب کے مہینہ مین زکوۃ نکالتے ہین غیر مین نہین
نکالتے اسکا کچھ اصل نہین ہے اور ایسا ہی ہے مکہ والون کا زیادہ
اعتماد کرنا رجب پر سوائے غیر کے اسکا بھی کچھ اصل میرے علم مین نہین
ہے کہا اونے ایسا ہی ہے جو عوام نے پہلی جمعرات رجب کا روزہ
پیدا کیا ہے یہ کل بدعت ہے اور ایسا ہی ہے جو عوام رجب و شعبان
مین عبادات پر اقبال کرتے ہین اور غیر دو مہینوں مین اعراض کرتے
ہین اور وہ جو مروی ہے کہ اللہ تعالی نے نوح علیہ السلام کو کشتی
کے بنانے کا حکم رجب مین کیا۔ اور مومنون کو جو اونکے ساتھ تہے
اونکو اوسکے روزے رکہنے کا حکم دیا موضوع ہے اور ہمنے بعض
احادیث موضوعہ کا حال جو رجب کے حق مین ہین کتاب الصیام مین
بیان کر دیا ہے **حدیث** جو آدمی حسین کے قتل کے دن روئے یعنی عاشورا
کے دن قیامت کے دن وہ اولو العظم پیغمبرون کے ساتھ ہوگا کہا ذیل
مین موضوع ہے اور ایسا ہی جو مروی ہے عاشورا کے دن رونا قیامت کے
دن نور تام ہوگا یہ موضوع ہے اسکو رافضیون نے بنایا ہے اور ہمنے کتاب
الصیام مین عاشورا کے دن کی موضوع احادیث کا حال بیان
کر دیا ہے۔

کتاب صفات کے بیان مین

حدیث جب مجھے بیت المقدس کا سیر کرایا
گیا مجھے جبرائیل قبر ابراہیم پر لیگیا۔ اور کہا اے محمد نازل ہو
اور اسجگہ دو رکعت نماز پڑہو۔ پہر مجھے بیت لحم مین لے
گیا۔ اور کہا نازل ہو اور اسجگہ نماز پڑہو۔ اور بہت لمبی حدیث
ذکر کی اسکو ابن حبان نے ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور
اسکی اسناد مین بکر بن زیاد ہے کہا ابن حبان نے یہ دجال وضاع ہے

كتاب الصفات

الحدیث قال الذهبی صدق ابن حبان +
حدیث ابی سعید عن النبی صلی الله علیه
واله وسلم فی قوله لا تدرکه الابصار قال لو ان
الجن والانس والشیاطین والملئکة منذ خلقوا
الی یوم فنائهم صفوا صفا واحدا ما احاطوا
بالله ابدا رواه ابن عدی وقد قال ابن الجوزی انه
موضوع وانه من عمل الکلبی قال فی اللآلی اخرجه
ابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویه فی تفاسیرهم
وقال الذهبی فی تاریخه هذا حدیث منکر لا
یعرف الا ببشر بن عمارة المکتب وهو ضعیف **حدیث**
انتهیت لیلة اسری بی الی السماء فرایت ربی
وبینی وبینه حجاب بارز فرایت کل شیء منه حتی رایت
تاجا مخوصا من اللؤلؤ رواه الخطیب عن انس
مرفوعا وفی اسناده قاسم الملطی کذاب قال الذهبی
اتی بطامة لا انطاق فذکر هذا الحدیث وقال
ابن الجوزی موضوع **حدیث** ان بین الله وبین
الخلق سبعین الف حجاب واقرب الخلق الی الله
تعالی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وان بینهم
وبینه اربعة حجب من نار وحجاب من ظلمة
وحجاب من غمام وحجاب من الماء رواه الدارقطنی
عن سهل بن سعد مرفوعا وفی اسناده حبیب بن حبیب
کان وضاعا وقال فی المیزان وهاه ابو زرعة
وترکه ابن المبارک وقد استدرک صاحب
اللآلی علی ابن الجوزی حکمه بوضع هذا الحدیث
واطال الکلام علیه وذکر له طرقا **حدیث**

کہا ذہبی نے ابن حبان نے سچ کہا ہے **حدیث** ابی سعید خدری
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر نقل کرتا ہے (اسکو آنکھین
نہین پاسکتین) کہا اونے اگر جن اور آدمی اور شیطان اور
فرشتے جسدن سے پیدا ہوئے ہین اس دن سے لیکر قیامت تک ایک
صف بناوین تو بہی اللہ تعالے کو احاطہ نہ کرسکین گے۔ اسکو
ابن عدی نے روایت کیا ہے اور کہا ابن جوزی نے موضوع ہی اور یہ
کلبی کا کام ہے کہا لآلی مین اسکو ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ اور
ابن مردویہ نے اپنی تفاسیرون مین نقل کیا ہے اور کہا ذہبی نے
تاریخ مین یہ حدیث منکر ہے نہین معلوم ہوئی مگر ساتھ بشر
بن عمارۃ المکتب کی اور وہ ضعیف ہی **حدیث** جس رات
مجہکو سیر کرایا گیا مین آسمان پر پہونچا پس مینے اپنے رب کو دیکہا
اور اوسکے درمیان ایک پردہ ظاہر تہا مینے ہر ایک شی اوس سے دیکہی
یہانتک کہ مینے تاج موتیون سے بنا ہوا دیکہا اسکو خطیب نے انس سے مرفوعا
روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین قاسم الملطی کذاب ہی کہا ذہبی نے
یہ اسقدر چیزین لایا ہی جو اونکی تماسکی طاقت نہین ہو سکتی اور
کہا ابن جوزی نے موضوع ہے **حدیث** اللہ تعالی اور خلقت کے
درمیان ستر ہزار پردہ ہے اور قریب تر خلقت سے طرف اللہ کی جبرائیل
اور میکائیل اور اسرافیل ہے حالانکہ اونکے اور اللہ کے درمیان چار
پردے ہین ایک پردہ آگ سے اور ایک پردہ اندہیرے سے اور ایک
پردہ بادل سے اور ایک پردہ پانی سے اسکو دارقطنی نے سہل بن
سعد سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین حبیب بن ابی
حبیب ہے اور وہ وضاع تہا اور کہا میزان مین اسکو ابو زرعہ نے
واہی کہا ہی اور ابن مبارک نے اسکو ترک کیا ہی اور صاحب لآلی نے
ابن جوزی کے اس حکم کا کہ یہ حدیث موضوع ہے تدارک کیا ہی اور اسپر
بہت لمبی کلام کی ہی اور اسکے لیے اوسنے کئی طرق ذکر کیے ہین **حدیث**